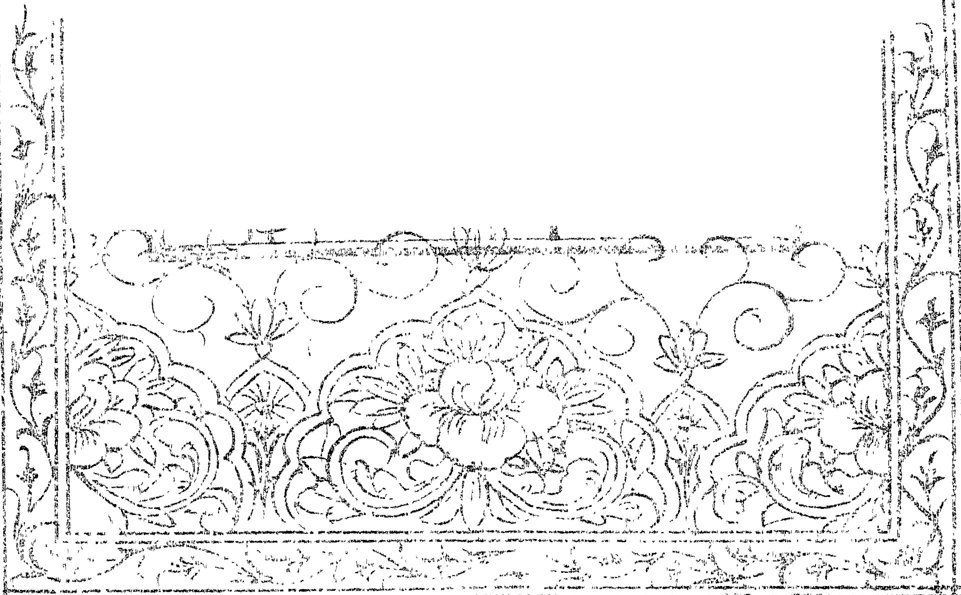


[illegible]

تحفۃ الحرمین

مطبع منشی نولکشور واقع ... طبع ...



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي قال في كتابه العظيم يا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم
من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء والصلاة
والسلام على سيدنا محمد المبعوث بشيرا ونذيرا وعلى آله الاطهار واصحابه
الابرار كلما ذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكره الغافلون بعد اسکے عرض کرتا
ہے مسکین محمد قطب الدین بن محی الدین شاہجہان آبادی تلمیذ شہرۂ آفاق مولانا محمد اسحق
صاحب دہلوی کا غفر الله له ولوالديه ولاستاذه ولجميع المؤمنين والمؤمنات وقاهم الله
عن آفات الدين في الدنيا والآخرة کہ ان دنوں میں کہ مہینہ شعبان سنہ [illegible] ہجری کا ہے فرمایش کی
میرے محب صادق برادر دینی محمد حسن خان ضیاء الدین احمد صاحب حفظه الله تعالى عن آفات الدين
کہ اگر ایک رسالہ حقوق بیان ہووے کہ بیچ شادی غمی کی رسموں قبیحہ کو اور تشریح وغیرہ کو تالیف کیا
جاوے تو بہت مناسب ہے کہ اکثر مرد و عورت حقوق آپس کے بہت قصور کرتے ہیں اور طرح بطرح کے منہیات کے

فرمائے ہوتی ہیں پس یہ ہیچمدان اگرچہ بہم الفرصت تھا لیکن بنظر نفع اور فلاح مسلمین کے قصد
کر دلالت اسکے لکھنے کا ہوا اور اسکو اوپر ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ کے روایات صحیحہ سے مرتب کیا
مقدمہ میں بیان وفائدہ ہی اتباع احکام خدا اور رسول کا اور بیان ہے تقویٰ اور شرک کا اور برائی اچھائی اور
جانے گناہوں کا اور ایک باب میں حقوق خاوند کے کہ بیوی پر ہیں اور دوسرے باب میں حقوق بیوی کے
کہ خاوند پر ہیں اور اسی ضمن میں شادی غمی کی بری رسمیں وغیر ذلک مذکور ہیں اور خاتمہ میں ایک خطبہ ہے
مشتمل اوپر احادیث صحیحہ اور نافعہ کے اور اسکا نام تحفۃ الزوجین رکھا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اسکو
دستور العمل اپنا کرے تا فلاح دارین حاصل ہو اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَ [illegible]
وَجَنِّبْنَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَالْاٰثَامِ مقدمہ جاننا چاہیے ہر مسلمان مرد و عورت کو کہ ہر ایک امر میں
فرمانبرداری کرے اللہ اور رسول کی اور دوست رکھے اللہ و رسول کو اور اونکے احکام کو اور بچے گناہوں
اور اچھا اور برا پہچانے گناہوں کو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ
أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ
إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا یعنی اے ایمان والو فرمانبرداری
کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور اونکی کہ صاحب حکم کے ہیں تم میں سے یعنی حاکم اور علما
اور خاوند وغیرہم بشرطیکہ خلاف شرع حکم نکریں پس اگر خلاف کرو تم کسی چیز میں تو پھیرو تم اوسکو
طرف اللہ کے یعنی کتاب اوسکی کے اور طرف رسول اوسکے کے یعنی اونکی زندگانی میں اور بعد اونکے اونکی سنت
کی طرف اگر ایمان رکھتے ہو تم ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ بہتر ہے اور بہت خوب ہے از روے مآل کار کے اور فرمایا
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ یعنی کہہ اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو
تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالیٰ اور فرمایا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

یعنی قسم ہے تیرے رب کی نہیں مومن ہونگے لوگ یہانتک کہ حکم بنادین تجکو بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف کرین
آپس مین پہر نہ پاوین اپنے دلون مین تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرے تو اور تابعدار ہون تیرے حکم کے تابعدار ہونا
اور فرمایا ہے وَمَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُولَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِینَ اَنعَمَ اللّٰہُ عَلَیہِم مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ
الصِّدِّیقِینَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِینَ یعنی اور جو کہ فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور
رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہے اللہ نے اونپر کہ وہ نبی ہین اور صدیق اور شہدا اور
صالحین ہین اور فرمایا ہے وَمَن یُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَد اَطَاعَ اللّٰہَ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرتا ہے
رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی اور فرمایا ہے یَومَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِینَ کَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ
لَو تُسَوّٰی بِہِمُ الاَرضُ یعنی دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اونہون نے اور
نافرمانی کی ہے رسول کی یہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنی ہو جاوین مٹی مانند زمین کے بسبب شدت
ہول و دہشت کے جیسے کہ اور آئی ہے وَیَقُولُ الکٰفِرُ یٰلَیتَنِی کُنتُ تُرٰبًا یعنی کہیگا کافر اے
کاشکے ہو جاتا مین مٹی اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کُلُّ اُمَّتِی یَدخُلُونَ الجَنَّۃَ
اِلَّا مَن اَبٰی قِیلَ وَمَن اَبٰی قَالَ مَن اَطَاعَنِی دَخَلَ الجَنَّۃَ وَمَن عَصَانِی فَقَد اَبٰی یعنی سب
امت میری داخل ہوگی جنت مین مگر جسنے انکار کیا عرض کیا گیا کہ کسنے انکار کیا فرمایا کہ جسنے اطاعت کی
میری داخل ہوا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق انکار کیا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی یَکُونَ ہَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئتُ بِہٖ یعنی نہیں پورا مومن
ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع واسطے اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی دین اسلام اور
شریعت اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یَا بُنَیَّ اِن قَدَرتَ
اَن تُصبِحَ وَتُمسِیَ لَیسَ فِی قَلبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافعَل ثُمَّ قَالَ لِی یَا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِن
سُنَّتِی وَمَن اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَد اَحَبَّنِی وَمَن اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الجَنَّۃِ یعنی اے

چھوٹی سی بیٹی میری اگر قدرت رکھی تو یہ کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اس حال میں کہ نہو تیرے دل میں کینہ و
ونفاق کسیکی طرف سے تو کر پھر فرمایا ای بیٹے میرے اور یہ صاف رہنا میری سنت ہے اور جسنے دوست رکھی
سنت میری پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے جنت میں اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس
اجمعین یعنی نہیں پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہوؤں میں بہت دوست طرف اوسکی باپ
اسکی سے اور فرزند اوسکی سے اور سب لوگوں سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من اکل طیبا
وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ ان ھذا
الیوم لکثیر فی الناس قال وسیکون فی قرون بعدی یعنی جسنے کھایا حلال اور عمل کیا موافق
سنت کے اور امن میں رہے لوگ ہلاکت وآفت اوسکی سے داخل ہوگا جنت میں یعنی پہلی جماعت کے ساتھ
پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ تحقیق یہ کام آجکے دن یعنی ہمارے زمانہ میں بہت ہے لوگوں میں
یعنی بعد اسکے کیا حال ہوگا فرمایا ہاں اس زمانہ میں تو بہت ہے اور قریب ہے کہ ہوگا اون لوگوں میں کہ بعد
میرے پیدا ہونگے یعنی منقطع نہیں ہوگی خیر امت میری سے بالکل اگرچہ تفاوت ہے قلت وکثرت کا اور آخر زمانہ
میں بھی لوگ متقی ہونگے اور فرماتا ہے اللہ جل شانہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس
ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون یعنی ای ایمان والو ڈرو اور بچو اللہ کی
گناہوں سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر نفس اوس چیز کو کہ آگے بھیجا ہے کل آنیوالی کے لیے یعنی روز قیامت کے لیے اور ڈرو
اللہ سے بلاشک اللہ خبردار ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم اور فرمایا ومن یتق اللہ یجعل لہ
مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب الآیۃ یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے پیدا کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے
راہ خلاصی کی یعنی سختی دنیا اور آخرت کی سے اور رزق دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان نہیں کرتا
آخر آیۃ تک ف آیا ہے حدیث شریف میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں جلتا ہوں

ایک آیۃ اگر عمل کریں اسپر لوگ تو کفایت کریگا انکو وہ آیۃ یہ ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ الخ انتہی حضرت
شیخ عبدالحق رح نے اسکی شرح میں لکھا ہے کہ یعنی اگر عمل کریں لوگ اسپر یعنی تقویٰ کریں تو البتہ کفایت
کریگا انکو طلب رزق سے اور رنج اوٹھانیسے بیچ اسباب اسکے کہ کہا ہے بعض مشائخ نے کہ ہر قوم کے لیے ایک حرفہ ہے
اور حرفہ ہمارا تقویٰ اور توکل ہے انتہی اور کتاب بغیۃ الطالب لنیل المطالب میں لکھا ہے کہ اصل
اور عمدہ تر بین اسباب دفع شر نفس کا تقویٰ ہے اور تمام خیر و سعادت دارین کی تقویٰ کے نیچے رکھی ہیں
اس جہت سے کہ مدار عبادت کا کہ موجب سعادت کی ہے تین چیزوں پر ہے ایک تو توفیق الٰہی بندے کو
عمل پر اور دوسرے اصلاح تقصیر عمل کی تا تمام ہو عمل اور تیسرے قبول کرنا حق تعالیٰ کا عمل کو اور دینا ان
تینوں چیزوں کا حق تعالیٰ کیطرف سے وعدہ کیا گیا ہے تقویٰ پر جو کوئی تقویٰ اختیار کرے البتہ ان چیزوں
مذکورہ کو پہونچے اور پہونچنا انکو البتہ موجب سعادت دارین کا ہے اور وعدہ عطا کرنے ان تینوں چیزوں کا
قرآن میں موجود ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی توفیق اور مدد خدا کی ساتھ متقیوں کے ہے
اور فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ
یعنی اے ایمان والو ڈرو خدا سے اور کہو بات محکم اصلاح کریگا یعنی سنوار دیگا خدا عمل تمہارے اور فرمایا
اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی قبول نہیں کرتا خدا عمل کو مگر متقیوں سے اور اور بہت چیزیں خیر
دین و دنیا کی مربوط ساتھ تقویٰ کے کی ہیں جیسے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ
شَیْئًا یعنی اگر صبر کرو اور تقویٰ کرو نہیں ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھ اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ آخر تک
جو کہ اوپر ابھی مذکور ہوئی اور فرمایا وَاتَّقُوْہُ وَاَطِیْعُوْنِ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی ڈرو اللہ سے
اور اطاعت کرو میری بخشیگا اللہ تمہارے لیے گناہ تمہارے اور فرمایا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ
یعنی اللہ دوست رکھتا ہے متقیوں کو اور فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی
الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے اور تھے وہ تقویٰ کرتے انکے لیے خوشخبری ہے

زندگانی دنیا میں اور آخرت میں اور سب سے بہتر بزرگ متقی ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
اَتْقٰکُمْ یعنی بالتحقیق بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہے اور بعد میں شریعت میں آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ خوش نہیں آتا تھا دنیا میں سوا متقی کے اور نصیحت ہے
ای فرزند آدم کے تقوی کر اور ایمان چاہیئے سوا اس کے فرمایا خدا تعالی نے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ
بَعِیْدٍ یعنی قریب کی گئی جنت واسطے متقیوں کے دور نہیں پس نجات مکروہات سے اور فراخی رزق کی اور مغفرت
گناہوں کی اور دوستی خدا تعالی کی اور بشارت خیر دنیا اور آخرت کی اور نزدیکی بہشت کی اور نزدیک
خدا تعالی کے وغیر ذالک وعدہ کیے گئے تقوی پر ہیں کہ متقی کو یہ سب چیزیں حاصل ہوتی ہیں جیسے کہ آیات
سابقہ میں مذکور ہیں اور معنی تقوی کے پاک کرنا دل کا ہے سب گناہوں سے اور ڈرنا اور پرہیز کرنا خدا تعالی
سے اور طاعت و عبادت کرنی اور نیکیوں میں یعنی آیتوں سے سمجھے جاتے ہیں اور مراتب تقوی کے تین ہیں تقوی
شرک سے اور تقوی بدعت سے اور تقوی معاصی فرعیہ سے جیسے کہ اس آیت میں مذکور ہیں لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا الآیۃ اور تقوی یعنی اجتناب کرنا فضول حلال سے
بھی حدیث مشہور سے ظاہر ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متقیوں کو اس سبب سے متقی کہتے ہیں کہ
ترک کرتے ہیں اوس چیز کو کہ اوس میں خوف نہیں ہے مخوف اسکو کہ پڑیں اوس چیز میں کہ اوس میں خوف ہے انتہی
پس تقوی چار قسم پر ہوا اور قسم اخیر اہم اور اعلی درجات تقوی کی اور موجب سعادت دارین اور
حاصل ہونے سب نعمتوں کی اور ساتھ ترک کرنے اسکے بندہ مستحق عتاب اور عیب اور حبس اور سرزنش کا
ہوتا ہے اور ساتھ کرنے اسکے پہونچنے والا تمام بھلائیوں اور قربتوں اور نعمتوں کا ہوتا ہے اور اسکو متقی
کامل کہتے ہیں والا تقوی شرک اور حرام اور گناہوں سے ہر مومن پر فرض ہے اور ساتھ ترک کرنے اسکے
جہنمی اور معذب ہوتا ہے اور ترتیب استعمال تقوی کی نفس میں یہ ہے کہ بقوت تمام قیام کرے نفس کو
تمام گناہوں سے باز رکھے اور تمام فضولیوں سے پرہیز کرے اور تمام اعضا کو لگام تقوی کی دے اور ہر عضو

کہ جن چیزوں کی بعد پیدا کیا گیا ہی استعمال مین لاوی اور عمل حرام و لایعنی سی باز رکھی تمام ہوا کلام صاحب مفتی کا پس ہر شخص کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کر کر اتباع سنت ہر حال مین اپنی پر لازم کری اور کفر و شرک اور بدعتون اور گناہون سی پرہیز کری اور کفر و گناہونکو اچھا اور مباح اور سہل اور سبک نہ جانے اور نہ اور کی کرنی پر راضی ہو کہ ملا علی رح نے شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی الرضاء بالکفر کفر و منہا استحلال المعصیۃ صغیرۃ کانت او کبیرۃ کفر اذا ثبت کونہا معصیۃ بدلالۃ قطعیۃ وکذا الاستہانۃ بہا کفر بان یعد ہینۃ سہلۃ و یرتکبہا من غیر مبالاۃ و یجریہا مجری المباحات فی ارتکابہا وکذا الاستہزاء علی الشریعۃ الغراء کفر لان ذلک من امارات تکذیب الانبیاء انتہی یعنی راضی ہونا ساتھ کفر کی کفر ہے بعض کفریات سی حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہے جبکہ ثابت ہو ہونا اوسکا گناہ ساتھ دلیل قطعی کے اور ایسا ہی حقیر و سبک جاننا گناہونکا کفر ہی باین نہج کہ گنی اونکو ہلکا اور سہل و مرتکب ہو اونکا بی پروا ہو کر اور قائم مقام مباحات کی کری اونکو عمل مین لاتی ہین اور ایسا ہی ٹھٹھا کرنا شریعت روشن پر کفر ہی اسلیے کہ یہ نشانی تکذیب انبیا کی سی ہی اور سید جمال الدین نے لکھا ہی کہ فان من لم ینکر بالقلب رضی بالمنکر فیکون کفرا یعنی جسنی نہ برا جانا برائی کو دل سی راضی ہوا ساتھ برائی کی پس ہوگا یہ کفر انتہی اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نے بیچ تفسیر واحاطت بہ خطیئتہ کی لکھا ہے کہ استباحت گناہ کا کفر ہی اور معنی استباحت کی یہ ہین کہ دل مین خوف عذاب کا اوس سے نہ رہی اور قبح اوسکا اعتقاد مین سی جاتا رہی گو جانی کہ اس گناہ کو شرع مین حرام کیا ہی اور اس سے منع شدید کیا ہی اور زبان سی بھی اقرار کری کہ یہ گناہ ہی اسلیے کہ معنی استباحت کی مباح جاننا ہی نہ مباح کہنا اور جب خوف عذاب کا گناہ سی جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد مین قبیح نہ رہا مباح ہوا اور معاملہ مباحات کا ساتھ اوس گناہ کے وقوع مین آیا ظاہر بینان فقہ سمجھتے ہین کہ انکار وارد ہونی حرمت اوسکی کا شرع مین بھی لازم

استقباحت کا ہی اور یہ معنی نادر الوقوع ہی از روی احادیث و آیات کی بیچ تحقیق استقباحت کی اسقدر کافی ہی
کہ مذکور ہوا انکار ورود حرمت اوسکی کا شرع مین ساتھہ دل یا زبان کی ضرور نہین بسا اوقات آدمی
یون اعتقاد کرتا ہی کہ شرع مین واسطی مصلحت عام کی تا رسم فاسد شائع نہو اور رفتہ رفتہ منجر ساتھہ
اور قبح کے نہو اس فعل کو حرام کیا ہی اور واسطے ترہیب و تخویف کے وعدہ عذاب کا اسپر کیا ہی والا فی نفسہ
یہ فعل کوئی وجہ قبح کی نہین رکہتا اور عقاب اسپر مرتب نہین ہوتا اس فرق کو خاطر مین نگاہ رکہنا
چاہیے کہ بیچ فہم اکثر احادیث و آیات اس باب کی کام مین آویگا انتہی پس اے بھائیو سرکشی کو چہوڑو اور
اس دنیا کی خاطر مستحق دوزخ کی نہو اور ڈرو اپنے رب کی سامنے کہڑی رہنے سے اور بچو گناہون سے اور تیار کرو توشہ آخرت کا
اپنی لیے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی فَأَمَّا مَن طَغَىٰ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ
وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ یعنی
جسنے سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو یعنی ساتھہ پیروی کرنے شہوات کی پس تحقیق جہنم ٹہکانا اوسکا ہے
اور جو کوئی ڈرا کھڑے رہنے سے آگے پروردگار اپنے کی اور منع کیا نفس امارہ کو خواہش نفسانی سے پس تحقیق ٹہکانا
اوسکا جنت ہی انتہی اسکی تفسیر جلالین مین یہ لکھی ہی کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ گنہگار دوزخ مین ہوگا اور
مطیع جنت مین پس سوچو اسکے مضمون کو اور کسی کے خاطر گناہ مین گرفتار ہو کہ روز آخرت کی کوئی کسی کے
کام نہین آنیکا جیسے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَ
أَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ یعنی پس جبکہ آویگا نفخہ دوسرا
جسدن بھاگیگا آدمی اپنی بھائی سے اور مان سے اور باپ سے اور جورو سے اور فرزندون سے ہر آدمی کے لیے
اونمین سے اوسدن ایک حال ہوگا کہ مشغول کریگا اوسکو حال غیر سے یعنی ہر شخص اپنی اپنی حال مین گرفتار ہوگا
کہ کوئی کسیکی طرف متوجہ نہین ہونیکا انتہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ اونہون نے
ایکدن یاد کیا آگ دوزخ کو اور روئین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے رولایا تجکو

کہا حضرت عائشہؓ نے کہ یاد کیا میں نے آگ دوزخ کو پس روئی میں پس آیا یاد کرو گی تم اپنے اہل کو دن قیامت کے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین جگہ کوئی کسیکو نہیں یاد کریگا ایک نزدیک
میزان کے یہانتک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اوسکی یا بھاری دوسرے وقت ملنے نامہ اعمال کے یہانتک
کہ جانے کہ آیا داہنے ہاتھ میں ملتا ہے نامہ اعمال یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کے پیچھے اور تیسرے وقت گذرنے کے
پل صراط پر جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہ حدیث مشکوۃ میں ابوداود کی نقل کی ہے
پس غرض ان تمام مضامین کے لکھنے سے یہ ہے کہ ہر مرد و عورت کو ہر حال میں فرمانبردار اللہ تعالی کا
اور اوسکے رسول مقبول کا ہونا چاہیئے تابعدار رہنا اور موافقت رکھنی بیبیوں کو لازم ہے یہ عمل اکسیر ہے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا
یعنی بلاشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کئے پیدا کریگا واسطے اونکے خدا تعالی دوستی کو یعنی باہم دگر دوستی
ہوگی پس بعضی بیبیاں عمل حب کی تلاش رکھتی ہیں اور بعضی مرد ڈھونڈتے پھرتے ہیں ایسے اعمال کو کہ بیوی
تابعدار رہے اور محبت رکھے یہ عمل کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالی کا بتایا ہوا عمل ہے اگر اسکے حق میں کہیں
کچھ شک آوے کافر ہو تو سمجھے بعد الحمد تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہے اصل مطلب اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا
لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا باب پہلا بیچ حق خاوندوں کے بیبیوں پر بیبیوں کو
کمال طاعت کرنی چاہیے اپنے خاوندوں کی کہ انکا بڑا حق ہے اون پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا
یعنی اگر میں حکم کرتا کسی کو کسیکے سجدہ کرنیکا تو البتہ حکم کرتا میں عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو یعنی
سجدہ کرانا کسیکو بھی درست نہیں سوائے پاک پروردگار کے اگر درست ہوتا کسیکے لیئے تو بیوی کو
حکم ہوتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے کہ بڑا حق ہے اسکا اوسپر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ یعنی جو عورت مری اس حال میں

رواہ الترمذی

کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی ہو داخل ہوگی بہشت مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اَلْمَرْأَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَہَا وَصَامَتْ شَہْرَہَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَہَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَہَا
فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ یعنی عورت جسوقت کہ پانچونوقت کی نماز پڑہی اور ماہ
مبارک کی روزے رکھی اور بچاوی اپنی ستر کو یعنی حرامکاری سے اور فرمانبرداری کرے اپنی خاوند کی پس اسکا
درجہ ہوگا اوسکا کہ داخل ہوگی بہشت مین جس دروازہ سے چاہیگی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَہٗ لِحَاجَتِہٖ فَلْتَاْتِہٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ یعنی
جبکہ بلاوے مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کی لیے چاہیے کہ آوے اوسکے پاس اگرچہ ہو تنور پر یعنی
کار ضروری کرتی ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا تُؤْذِیْ امْرَاَۃٌ زَوْجَہَا
فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ہُوَ
عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا یعنی نہین ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند
کو دنیا مین مگر کہ کہتی ہے جنتی بیوی اوسکی کہ حور بڑی آنکھون والی ہے نہ ایذا دے تو اسکو مارے تجکو اللہ نہین
ہے یہ مگر کہ وہ تیرے پاس مہمان ہے قریب ہے یہ کہ جدا ہو کر تجھسے آویگا ہمارے پاس اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ثَلٰثَۃٌ لَا تُقْبَلُ لَہُمْ صَلٰوۃٌ وَلَا تَصْعَدُ لَہُمْ حَسَنَۃٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ
حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْہِ فَیَضَعَ یَدَہٗ فِیْ اَیْدِیْہِمْ وَالْمَرْاَۃُ السَّاخِطُ عَلَیْہَا زَوْجُہَا
وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ یعنی تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی اونکی نماز اور نہین چڑہتی اونکی
کوئی نیکی آسمان پر ایک تو غلام بہاگا ہوا یہانتک کہ پھر آوے اپنے آقاؤن کی پاس اور اطاعت کرے
اونکی اور دوسری وہ عورت کہ خفا ہو اوسپر خاوند اوسکا یعنی بشرطیکہ حق پر خفا ہو اور تیسرے
نشے والا یہانتک کہ ہوشیار ہو پس بیویون کو چاہیے کہ ان حدیثون کے معنون مین غور
کر کر اپنے خاوندونکی تابعداری کرین اور تابعداری مین یہ قاعدہ کلیہ محفوظ رکھین کہ اگر خاوند بری بات

رواہ الترمذی

رواہ الترمذی

رواہ ابن ماجہ

رواہ البیہقی

فی شعب الایمان

کرنیکو کہی تو نہ کہا مانی اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنی نہین ہی تابعداری کرنی کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے اور اگر ضروری یا مباح بات کرنیکو کہی یا بری بات سی منع کری تو تابعداری اوسکی بدل و جان کری مثلاً خاوند نماز پڑہنے کو کہی تو بجالاوی حکم اوسکا کیونکہ اوسکے ترک کرنیمین بڑا گناہ لازم آتا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر یعنی جسنے نماز چہوڑی قصداً البتہ تحقیق وہ کافر ہوا یا ماہ مبارک کی روزہ رکہنے کو کہی تو اوسمین بہی اطاعت اوسکی کرے کیونکہ اوسکی ترک کرنے مین بڑا ہی ٹوٹا پاتا ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من افطر یوما من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلہ وان صامہ یعنی جسنے ایک روزہ رمضان کا افطار کیا بلا اجازت و بغیر مرض کے تو اوسکے بدلے اگر تمام زمانہ بہر روزے رکہیگا تو اوسکی فضیلت کو نہین پاویگا یا اگر زکوۃ اوسپر فرض ہی اور خاوند زکوۃ دینی کو کہی تو فرمانبرداری کرے اوسکی کیونکہ زکوۃ کی ندینے سی برا حال ہوگا قیامت کو کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من آتاہ اللہ مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیمۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیمۃ ثم یاخذ بلھزمتیہ یعنی بشدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم تلا ولا یحسبن الذین یبخلون الآیۃ یعنی جسکو اللہ نے مال دیا اور اوسنے زکوۃ اوسکی نہ ادا کی تو دن قیامت کے مال اوسکا بنایا جاویگا بصورت کالی سانپ کے کہ گری ہونگی بال اوسکے سر کے بسبب کثرت زہر اور درازی عمر اوسکی کے اوسکی آنکہو پر دو نقطے سیاہ ہونگی کہ برا سانپ ہوتا ہی وہ مانند طوق کے زکوۃ ندینے والے کے گلے مین چمٹیگا پہر اوسکی باچہین پکڑیگا پہر کہیگا کہ مین مال تیرا ہون مین خزانہ تیرا ہون پہر واسطے سند کے حضرت نے آیۃ کلام اللہ کی پڑہی اور نہ جانین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دی اونکو اللہ نے

[illegible]

نہیں

اپنی فضیلت کہ وہ بہتر ہوگا اونکے لیے بلکہ برا ہوگا اونکے لیے کہ روز قیامت کو بطور طوق کے ڈالا جاویگا
وہ مال کہ بخل کیا ساتھ اوسکے اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ
وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ
جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا
مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ۵ یعنی اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین
خرچ کرتے ہین خزانے اللہ کے بیچ راہ خدا کی یعنی زکوۃ وغیرہ نہین ادا کرتے پس خبر دے
اونکو عذاب دردناک کی اوسدن کہ گرم کیے جاوینگے وہ خزانے آگ جہنم مین پھر جلائی جاوینگی
اونسے پیشانیان اونکی اور پہلو اونکی اور کہا جاویگا اونکو کہ یہ وہی تو ہے کہ جمع کیے تھے تمنے اپنے
پس چکھو تم بدلا اوس چیز کا کہ تھے تم جمع کرتے اور خوبی زکوۃ کی جا بجا آئی ہے منجملہ اوسکے
ایک یہ آیۃ ہے آخر سورۂ روم مین وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ
ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۵ یعنی اور جو کچھ کہ دیتے ہو تم زکوۃ سے چاہتے ہو اوس سے خشنودی اللہ
تعالی کی پس وہی لوگ بڑھانیوالے یعنی ثواب مثال کے ہین اور اسی طرح اگر حج فرض کو کوئی
تو تابعداری اوسکی کرے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ مَلَکَ زَادًا وَّ
رَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا
یعنی جو کوئی مالک ہو زاد و راحلہ کا کہ پہونچا دے اوسکو طرف بیت اللہ کی اور حج نکرے پس نہین ہے
یعنی خرچ اور سواری کا
تفاوت اوسپر اسمین کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر یا طلب علم کو کوئی تو کہا مانے اوسکا کہ فرمایا ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہے
ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر یہ چند چیزین بطریق مثال کے لکھی گئی ہین حاصل یہ کہ جو ضروری اور
مباح چیزونکی کرنیکو خاوند کہے بدل و جان قبول کرے اونکو اور اگر بری باتون سے منع کرے

تو بار ہی اونسی اور بری باتین بہت ہین سب سے بری بات شرک و کفر ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ
الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ٭ یعنی شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور فرمایا ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ٭ یعنی جن لوگون نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری
آیتون کو وہ دوزخ کی رہنے والے ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے اور حدیث شریف مین آیا ہی عَنْ
مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ
لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ
أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ
صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ
كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ
الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ
عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللهِ ٭ یعنی روایت
معاذ سی کہ کہا نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ دس باتون کے فرمایا نہ
شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوی تو اور جلایا جاوی تو اور نافرمانی مان باپ کی
مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو نکلجانیکا اہل و مال سے اور نہ چھوڑ نماز فرض کو قصدًا اسلیے کہ تحقیق جسنے
چھوڑی نماز فرض قصدًا پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد و امان اللہ کا اور نہ پینا شراب اسلیے
کہ تحقیق وہ سر ہے ہر برائی کا اور بچا تو اپنی تئین گناہ سی اسلیے کہ تحقیق گناہ سے غضب الٰہی
نازل ہوتا ہی اور بچ تو بھاگنے سے جہاد مین سے اگرچہ ہلاک ہون لوگ اور جبکہ پہونچے لوگون کو موت
یعنی قحط یا وبا اور تو اونمین ہو پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنی عیال پر مال اپنا اور نہ اوٹھا
اون سی عصا اپنا واسطے تادیب کے یعنی تنبیہ کرتا رہ امور شرعیہ پر اور ڈرا اونکو یعنی بیچ

اوامر اور نواہی اللہ کے پس اگر عورت شرک و کفر کرتی ہے اور خاوند منع کرے تو اوسی وقت کہنا اوسکا
مانے اور توبہ اوس سے کرے اور نکاح پھر کر کرے کہ شرک و کفر سے نکاح جاتا رہتا ہے اور کفر لازم
آتا ہے اللہ و رسول کے نہ ماننے سے یا اون کے حقیر جاننے سے یا اونکی بے ادبی کرنے
سے یا اونکے احکام و خبروں کے نہ ماننے اور جھوٹ جاننے سے یا حقیر جاننے سے اونکو اور شرک کے
معنے جو اگلے علمانے بڑی بڑی کتابوں مین لکھے ہین اوسکا حاصل مولانا حضرت شاہ عبد القادر علیہ الرحمہ نے
ترجمہ قرآن مین کئی جا نقل کیا ہے چنانچہ وہ عبارتین اونکی بعینہ نقل کیجاتی ہین تا کہ عوام اچھی طرح سمجھ لین سورہ
بقرہ مین بیچ فائدہ آیہ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ کے یہ لکھا ہے اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا
نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانے مثلاً کسی کو سمجھے کہ اوسکو ہر ایک بات معلوم ہے
یا وہ جو چاہے سو کرسکتا ہے یا ہمارا بھلا برا کرنا اوسکے اختیار مین ہے اور اللہ کی تعظیم اوسپر خرچ کرے
مثلاً کسیکو سجدہ کرے اور اوس سے حاجت مانگے اوسکو مختار جانکر اور بیچ ترجمہ سورہ بنی اسرائیل کے
تفسیر وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ الخ مین لکھا ہے کہ مال مین ساجھا یہ کہ چیزونکی نیاز ٹھہراتے ہین کسی کی
فرض سمجھتے ہین اور اولاد مین یہ کہ ایک بیٹا کسی کی نیاز کا سمجھتا ہے دوسرا فلانے کا بخشا اور سورہ
نحل کے ترجمہ مین لکھا ہے کہ شکر کرتے ہین اوسکا اللہ ہی سے پہر لوگ اوسکی سرکار مین شریک ٹھہراتے ہین
اسواسطے انکو پوجتے سو یہ غلط ہے جو لوگ پوجتے ہین بزرگ جانکر وہ بزرگ درگاہ مین نہین اور کہتے شیطان اپنا
نام رکھکر انکو پوجواتا ہے انتہی اور اسی طرح مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے بیچ تفسیر سورہ جن کے آیہ
کَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا کی تفسیر مین لکھا ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ نزدیک تہے اس بات کے
یعنی آنحضرت سے طلب فرزند کی کرتا ہے اور کوئی طلب زر کی اور کوئی طلب حاجات دنیا کی و غیر ذلک اور
بسبب اس ہجوم کے اوسکی اوقات کو بھی منغص کرتے ہین اور آپ بیچ ورطہ شرک و کفر کے گرفتار
ہوتے ہین اور سمجھتے ہین کہ جب نور الٰہی اس بندے کے دل مین آیا بسبب کمال قرب و عبادت کے

تو یہ بندہ شریک کارخانہ خدائی کا ہوا اور اسکو اللہ کے نزدیک بیاد و قدر پیدا ہوئی ہے کہ جو کچھ وہ کہے
حق تعالی عمل مین لاتا ہے جیسے کہ دنیا مین صاحب خانہ کو خاطرداری مہمان کی ملحوظ ہوتی ہے اور ایسے
اہل دنیا متجسس رہتے ہین کہ بادشاہ اور امیر اور حاکم اور فوجدار جسکے گھر مین کر آتے ہین اوس سے حل
مشکلات اور حاجت روائی ڈہونڈہتے ہین اور ساتھ اسی خیال فاسد کی کہ بیچ حق بندگان خدا کی ساتھ
خدا کے بہم پہونچاتی ہین بیچ ورطہ پیر پرستی اور گور پرستی کے پڑتے ہین اور اس حادثہ مین جن اور آدمی
دونون شریک ہین انتہی اور مائۃ المسائل مین لکھا ہے کہ شرک شرع مین بمعنی کفر کے بھی استعمال
کیا گیا ہے چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے ترجمہ مشکوۃ مین لکھا ہے کہ اشراک باللہ شریک کرنا ہے ساتھ
خدا کے وجود مین یا عبادت مین اور مراد شرک سے کفر ہے جسطرح کا ہو انتہی اور خیالی حاشیہ شرح
عقائد کی مین لکھا ہے کہ قول اللہ تعالی کا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ ای یکفر بہ اور
کفر کو ساتھ شرک کے تعبیر کیا ہے اسلیے کہ کفار عرب تھے مشرک انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ باتین بھی
کفر و شرک کی ہین پوجنا سیتلا کا اور چوٹی رکھنی بچونکے سر پر یا بدہی یا بیڑا پہنانا اس نیت
سے کہ اس سے عمر دراز ہوتی ہے یا گنج بہرنا یا ہنسلی پہنانی اسی نیت سے یا دال نہ بھگونی یا چرخہ
نکاتنا یا آچار نڈالنا بعد کسیکی مرنیکے یہ جانکر کہ اس سے کوئی اور بھی مرجاویگا یا ایک رنگ کا کپڑا
وغیرہ پہننا ترک کردینا یہ جانکر کہ ہمارے بزرگ اسکو ترک کر گئے ہین جو کوئی اسکو پہنیگا خواہ مخواہ
ضرر اوسکو پہونچیگا یا تعزیہ وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سدو وغیرہ کو ماننا اور اوس سے خبرین غیب کی
پوچھنی اور اوسکو حاجت روا جاننا اور اسی طرح اگر بزرگونکو حاجت روا جانکر منتین اونکی مانی اور
شگون بد کو مؤثر جانے یعنی مثلاً اگر بلی راستہ کاٹ گئی یا چھینک ہوئی وغیر ذلک تو جس کام کو
چلے تھے وہ نہین ہونیکا یہ سمجھنا قبیل طیرہ کے سے ہے کہ جسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے الطیرۃ شرک یعنی شگون بد لینا شرک ہے غرضکہ جو شرک اور کفر کی باتین ہین انکا

اونکو ترک کرے کہ دنیا چند روزہ ہی اور وہان کوئی کام آویگا نہ مان نہ باپ نہ خصم نہ جورو نہ بچے
نہ اور کوئی پس کمال اقتضاء غفلت ہی کہ فرزند وغیرہ کی خاطر سی اپنی آخرت کو برباد کری کہ کلام اللہ اور
کتابین حدیث وغیرہ کی بھر رہی ہین اسکی برائی مین چنانچہ حضرت پیران پیر سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتی ہین کہ لوگ اس شرک سی غافل ہین کہ اپنی خواہش نفسانی کی تابع ہو رہے ہین جیسی کہ اللہ تعالی
فرماتا ہی اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ یعنی کیا دیکھا تونی اوسکو کہ پکڑا ہی اوسنے اپنی خواہش
نفسانی کو معبود اپنا پس خیال تو کیجیے کہ آپنے مطلق خواہش نفسانی کی پیروی کو شرک گنا چہ جائیکہ
صریح شرک ہو اور کلمات کفر سی کہ مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ شریف کی مین فتاوی عالمگیری سے
بتفصیل لکھے ہین پرہیز کرے اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ لائق ہی مسلمان کو یہ کہ پڑہا کرے
اس دعا کو صبح و شام اسلیے کہ یہ سبب ہی بچنے کی ورطہ شرک و کفر سے بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ
لِمَا لَا اَعْلَمُ کذا فی الخلاصۃ اور بڑی بات زناکاری ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی
اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَآءَ سَبِیْلًا یعنی پاس بھی نہ پھٹکو زنا کی کہ بلا شبہ وہ ہی بیحیائی اور بری
راہ اور حضرت ابن عباس سی منقول ہی کہ فرماتی ہین وہ مَا ظَھَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی
اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَی الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا کَثُرَ فِیْھِمُ الْمَوْتُ وَلَا
نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْھُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا
فِیْھِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَھْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْھِمُ الْعَدُوُّ یعنی نہین ظاہر ہوتی
خیانت کسی قوم مین مگر ڈالتا ہی اللہ اونکے دل مین خوف اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر
کہ کثرت ہوتی ہے اونمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو مگر کہ قطع
کیا جاتا ہی اونسے رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پہیلتا ہی اونمین کشت و خون

اور نہیں عہد شکنی کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہے اوپر اونکے دشمن انتہی یہ حدیث مشکوٰۃ کی باب تغیر
الناس میں ہے۔ اور بری بات ہے نامحرم کے سامنے ہونا اور کلام کرنا اوس سے اور نامحرم وہ ہے کہ جس سے
نکاح کرنا جائز ہو لیکن بعد اوسکے جیٹھ اور دیور چچا اور پھوپھا اور ماموں اور خالو کی اور بہنوئی وغیرہ ذالک
بھی نامحرم ہیں انسے پردہ کرنا ضرور ہے اور ایسے ہی غلام بھی مذہب حنفی میں اجنبی ہے محرم نہیں
اوس سے بھی پردہ کرے مثل اور اجنبیوں کی اور بری بات ہے خاوند کا مال بیجا صرف کرنا پس ان چیزوں
پر پرہیز کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسی بیوی کی تعریف کی ہے اس حدیث میں
قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَ
تُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا فِي مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ یعنی عرض کیا گیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ کونسی عورت بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے
خاوند کو جبکہ دیکھے اوسکو اور فرمانبرداری کرے اوسکی جبکہ حکم کرے اوسکو اور نہ مخالفت
کرے یعنی نہ خیانت کرے اوسکی بیچ نفس اپنے کے اور مال اوسکے ساتھ اوس چیز کے کہ ناگوار ہو
خاوند کو اور بری بات ہے ناپاک رہنا اور غسل نکرنا اور نماز کو ترک کرنا جیسے بعضی عورتوں کی عادت ہے
کہ اگر صبح کو نہانے کی حاجت ہو تو نہاتی نہیں بسبب شرم اور کسل کے اور نماز کو ترک کرتی ہیں
سبحان اللہ عین بیحیائی کو حیا جانتی ہیں کہ اپنے مالک حقیقی کی تو شرم نہیں کرتیں اور لوگوں کی
شرم کرتی ہیں بہت بری بات ہے یہ اور بری بات ہے ننگی نہانا گھر والوں کے سامنے اور ایک
پایخانہ میں کئی کئی عورتوں کو ملکر بیٹھنا کمال بیحیائی کی بات ہے ناف کے نیچے سے زانو کے نیچے تک عورتوں کو
بھی آپس میں ستر کا چھپانا واجب ہے اس بات کو سہل و سبک جاننا بہت ہی برا ہے خوف کفر ہے
اسمیں عیاذاً باللہ سبحانہ حیف ہے کہ اس سے عورتیں ایسی غافل ہیں کہ پروا بھی نہیں کرتیں اور
بری بات ہے مہندی کی بیج اور دھڑی جمانی ایسی کہ پانی اوسکے نیچے نہ پہونچے کہ غسل ہی نہیں اوترتا

اور وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ منہ بند کیے کو معلوم ہوتی ہو اور ... پٹی بھی ... نہیں ہوتا
کیونکہ منہ بند کیے پر بتانا ہونٹ باہر رہے وہ حد تو منہ کا ... جس ... کہ بسبب پٹی ... کی
کے اوپر ہوتی یہ پانی نہ پہونچا تو جز منہ کا خشک رہا پس وضو کامل نہ ہوا جب ثبوتا یا غسل نہ ہوا نماز
کیونکر ہوگی کہ طہارت شرط ہے نماز کی پس اس ... نماز ... ہیں ... افسوس ہے کہ ذرا سی زینت کے
لیے نماز کو برباد کر کے مستحق عذاب کی ہوں اسیطرح تنگ تنگ چوڑیوں کے پہننے سے کہ جس سے
کچھ ہاتھ خشک رہجاوے یا تیمم کرتے ہیں ہاتھ دوسرے ہاتھ پر کہیں نہ پہونچے تو وضو اور تیمم
نہیں ہوتا پس جب طہارت نہوئی تو نماز کہاں ہوئی اور بڑی بات ہے عورتوں کے حق میں
یہ کہ باریک کپڑے پہنکر مردوں کی اور کافر و فاسق عورتوں کی سامنے بے ستر رہیں کہ فرمایا ہے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صِنفانِ مِن اَہلِ النّارِ لَم اَرَھُما قَومٌ مَعَھُم سِیاطٌ کَاَذنابِ
البَقَرِ یَضرِبُونَ بِھا النّاسَ وَنِساءٌ کاسِیاتٌ عارِیاتٌ مُمِیلاتٌ مائِلاتٌ رُءُوسُھُنَّ
کَاَسنِمَۃِ البُختِ لا یَدخُلنَ الجَنَّۃَ وَلا یَجِدنَ رِیحَھا وَاِنَّ رِیحَھا تُوجَدُ مِن
مَسِیرَۃِ کَذا وَکَذا یعنی دو گروہ کہ دوزخیوں میں نہیں دیکھا میں نے اونکو یعنی بعد میرے پیدا ہونگے
ایک اونمیں سے وہ ہیں کہ اونکے ساتھ کوڑے ہونگے جیسے دُمیں گایوں کی ماریں گے اون سے
لوگوں کو یعنی ناحق از راہ ظلم کی اور دوسری وہ عورتیں کہ پہنی ہونگی کپڑے ظاہر میں اور ننگی ہونگی
حقیقت میں یعنی بعض بدن اونکا ڈہکا ہوگا اور بعض کھلا واسطے اظہار جمال کی جیسے کہ
دوپٹا پیٹھ پر ڈال لیتی ہیں اور سینہ اور پیٹ کہ جگہہ شہوت کی ہیں برہنہ رکھتی ہیں یا پہنینگی
باریک کپڑے کہ بدن اونکا اونمیں سے معلوم ہوتی ہو نگی پس وہ اگرچہ کپڑے پہنے ہونگی ظاہر میں
لیکن ننگی ہونگی حقیقت میں یا پہنینگی لباس فاخرہ اور ننگی ہونگی لباس تقوی سے کہ آخرت میں بسبب
تقوی کے لباس بہشت کی پہنینگی رجھانیوالی ہونگی لوگوں کو یا اوڑھنیاں سر پر سے اوتار ڈالینگی

تا دیکھیں لوگ منھہ اونکی مائل ہونگی یعنی لٹک چال چلیں گی کجرو ہونگی عفاف سے یعنی پارسا نہ
ہونگی یا میل کرنیوالیاں ہونگی یعنی آپ بھی رغبت کرینگی مردونکی طرف سر اونکے مانند کوہان بختی
اونٹونکی ہونگی ایکطرف جھکی ہوئے یعنی جیسے بعضی بانکی عورتونکی سرون پر جوڑے بالونکی ہوتی ہیں نہیں
داخل ہونگی وہ جنت میں اور نہیں پاوینگی وہ بو جنت کی حالانکہ تحقیق بو اوسکی البتہ
پائی جاویگی اتنی اتنی دور سے یعنی پانسو برس کی راہ سے پس خیال کرو ای بیویون کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسی برائی اور عذاب بیان فرمایا ہے عورتون باریک
کپڑے پہننے والیون اور بد وضعون کے لیے حیف ہے کہ بیویون کی بد وضع ہونیکے لیے دوزخی
بنیں اور جنت سے محروم رہیں اور گنی جاویں فاحشون میں کہ حضرت نے فرمایا ہے مَنْ تَشَبَّہَ
بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنی جو مشابہت کرتا ہے کسی قوم کی پس وہ اونہیں میں ہے اصل اس لباس
کی کسی فاحشہ نے نکالی ہے اونکو وضع اوسکی پسند آئی یہ بھی اونہیں کے ساتھہ شریک ہوئیں
اور دحیہ بن خلیفہ صحابی روایت کرتے ہیں کہ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِقَبَاطِیَّ فَاَعْطَانِیْ مِنْھَا قُبْطِیَّۃً فَقَالَ اصْدَعْھَا صَدْعَیْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَھُمَا
قَمِیْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَکَ تَخْتَمِرُ بِہٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرِ امْرَاَتَکَ اَنْ تَجْعَلَ
تَحْتَہٗ ثَوْبًا لَا یَصِفُھَا یعنی لائے گئے حضرت کے پاس کپڑے مصر کے باریک پس دیا مجکو
اونہیں سے ایک تھان اور فرمایا پھاڑ تو اسکو دو ٹکڑے پس قطع کر ایک کا اون میں سے
قمیص اور دے دوسرا اپنی بیویکو تاکہ اوڑھنی بنا دے اوسکی پس جبکہ پیٹھ پھیری دحیہ نے فرمایا آنحضرت صلعم
نے اور حکم کر اپنی بیویکو یہ کہ لگا لیوے اوسکے نیچے ایک کپڑا کہ نہ ظاہر کرے اوسکے بدن کو یعنی
وہ کپڑا باریک تھا کہ اوسمیں سے معلوم ہوتا تھا رنگ بالونکا اور جلد کا پس حضرت نے
فرمایا کہ اسکے نیچے اور کپڑا لگا لے تا نہ معلوم ہو رنگ جلد اور بالونکا اور روایت میں آیا ہے

اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہَا
ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْہَا وَقَالَ یَا اَسْمَآءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَمْ یَصْلُحْ
اَنْ یُّرٰی مِنْہَا اِلَّا ھٰذَا وَھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْہِہٖ وَکَفَّیْہِ یعنی اسما بیٹی ابی بکرؓ کی آئیں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ اوپر کپڑے باریک تھے پس منہ پھیر لیا
حضرتؐ نے اونکی طرف سے اور فرمایا کہ اے اسما تحقیق عورت جبکہ پہونچے حد بلوغ کو نہیں درست ہے کہ
دیکھا جاوے اوس سے مگر یہ اور یہ اور اشارہ کیا طرف منہ اور ہتیلیون اپنی کے اس حدیث
کی شرح میں حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تحقیق
بدن باریک کپڑے میں سے معلوم ہو تو حکم ننگے کا رکھتا ہے اور کتاب شرعۃ الاسلام میں لکھا ہے
کہ عورت ایسا لباس باریک نہ پہنے کہ رنگ بدن کا اسمین سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا
ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں سے روایت کرتا ہے کہ کہا اوسنے دَخَلَتْ حَفْصَۃُ
بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَۃَ وَعَلَیْہَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْہُ عَائِشَۃُ وَکَسَتْہَا
خِمَارًا کَثِیْفًا یعنی آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کی حضرت عائشہؓ کے پاس اس حال میں کہ
اوسکے سر پر اوڑھنی باریک تھی پس پہاڑ ڈالا اوسکو حضرت عائشہؓ نے اور اوڑھائی اوسکو اوڑھنی
پس ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورتنکو باریک کپڑا پہننا اور ایسا کپڑا پہننا کہ کچھ بدن ڈھکا رہے اور کچھ کھلا درست
نہیں ہے سوای چہرہ اور دونوں ہتیلیون اور دونوں پنجون کے اور باقی بیان ستر کا
انشاء اللہ تعالی دوسرے باب میں ہوگا اور اور بری رسم ہے لڑکے کو ریشمی کپڑے پہنانے
اور سونا چاندی پہنانا اور پٹے وغیرہ رکھنے اور افیون کھلانی اور اخیر کی دو چیزیں لڑکے کے لیے بھی
منع ہیں اور لڑکی کے لیے بھی اور اوپر کی چیزیں لڑکونکو لیے نہیں درست اور لڑکی کو لیے درست ہیں اور
منع ہونا انکا حدیثوں سے ثابت ہے بخوف درازی کے حدیثیں یہاں نقل کرتے نہیں ارشاد ہیں

کہ بہت رسمین کافرون اور فاسقون کی ہین اونسی بھی بچے جیسے بند ہین وار باندہنا اور منڈہا باندہنا اور نوتوٹی کا لوٹا بہرنا نیچے سنڈہے کی اور تیل چڑہانا اور رنگ اور اوبٹنا کہیلنا اور کنگنہ باندہنا اور دولہہ دولہن کی محبت کے لیے رسمین معلومہ کرنین اور وقت لانے دولہن کے بینڈ ہا یا مرغا ذبح کرنا اور گودی بہرنی اور سوای اونکی رسمین بری بری پرہیز کرے انسی کہ اکثر چیزونمین خوف کفر کا ہی عیاذًا باللہ سنہ اربعین مسائل ہین لکہا ہی کہ سہرہ کہ تار نقرہ وطلا کا ہو مردونکو اصلاً جائز نہین اسلیے کہ استعمال طلا کا مردون کے لیے مطلقًا حرام ہے اور استعمال نقرہ کا شقال سے کم واسطے چہاپ کے مردونکو جائز ہے جیسے کہ حدیث ترمذی مین وارد ہوا ہی کہ ایک شخص نے واسطے تیار کرنے چہاپ کے پوچہا کہ یارسول اللہ کس چیز سے بناؤن مین چہاپ فرمایا چاندی سے اور تمام نکراوسکو بقدر مثقال کی یعنی کم ایک مثقال سے ہو انتہی اور سوای چہاپ کی استعمال چاندی بھی مردونکو درست نہین کذا فی کتب الفقہ اور عورتونکو استعمال دونونکا جائز ہے مگر سہرہ کہ اوسکا استعمال عورتونکو بھی مکروہ ہی بسبب مشابہت کفار کے اور مشابہت کفار کی حرام ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جوکوئی مشابہت کرے کسی قوم کی پس وہ اونہین مین ہی انتہی اور سہرہ پہولونکا بھی بسبب مشابہت کفار کے جائز نہین بلکہ ہار اور پہول کہ دولہہ اور دولہن کے سر پر وقت نکاح کے یا بعد اوسکے باندہتی ہین بدعت ہی اور مشابہت ساتہہ گبرونکی اور بہت کافرون اور گبرون کی ہے احتراز لازم ہے چنانچہ بیچ کتاب مرآۃ الصفا کی کہ مطبور فتاوی سے ہی لکہا ہی کہ پہول اوپر سر دولہہ کے باندہنی اور دستارچہ یعنی پٹی تمامی یا مانند اوسکی کے سر پر کہینچنی بدعت ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ رسم گبرون کی ہے انتہی اور کنگنہ باندہنا دولہہ اور دولہن کے ہاتہون مین بھی رسوم کفار سے ہی چنانچہ اسی کتاب مین بیچ فصل نکاح کے فتاوی مطالب المومنین سے نقل کیا ہی کہ ایک قوم کے ہان رسم ہی کہ تہوڑی سی ہرسون اور اسبند ٹہلیہ کپڑے مین باندہتی ہین

کہ اوسکو کنگنہ کہتے ہین یہ فعل مشتمل اوپر بہت سی بدعتون اور گناہون کے ہی اعلی اوسکا یہ ہی
کہ یہ طریقہ ہنود کا ہی اور تشبیہ ہنود کی ساتھہ کفر ہی آگے دیکھو اور اسی کتاب کی فصل نکاح مین یہ بھی لکھا
ہی کہ ڈورا لعل باندہنا دولہہ کے ہاتہہ مین رسم گبرون کی ہی خوف اسکا ہی کہ کافر ہو اور ہنا فتح القدیر
مین لکہا ہی کہ ایک قوم کی یہان رسم ہی کہ تہلیون پر پہولی باندہتے ہین اور صندل ملتے ہین مشابہ
گبرون کے ساتھہ ہوتے ہین اور اسی کتاب مین ہی کہ ایک قوم کی یہان رسم ہی کہ تہوڑی سی شکر سوت
اور سپند لتہ مین باندہتی ہین اور اوسکو کنگنہ کہتی ہین اوسکو دولہہ کی ہاتہہ مین باندہتی ہین
یہ صحیح ہی کہ باندہنے والا اور راضی ہونیوالا کافر ہوتا ہی اور سید آدم بنوری نے اپنی کتاب مین کتاب
علم الہدی سے نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزون مین خوف کفر کا ہی
اور بعضی بدعت ہین ایسی کہ کوئی کہ وہ رسمین بجا لاوی علاقہ زوجیت کا درمیان مین سے برطرف
ہوجاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کے نزدیک صحیح نہین ہوتا ہی اور فرزند اوس نکاح سے کہ پیدا ہوتا ہی نسب
اوس فرزند کا ثابت نہین ہو اگر ثابت ہو ساتھہ حرامزادگی کے منسوب ہو ایک تو کنگنہ باندہنا
کہ یہ کفر صحیح ہی کہ باندہنے والا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہی دوسرے یہ کہ جلوہ
دیتے ہین کہ مشتمل اوپر طرح طرح کی فضیحتون اور رسوائیون کی ہی اور تیسرے یہ کہ دولہہ کے سر پر
مان اور بہنین یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولہہ کے سر پر دستار رکہتی ہین جان کہ اس
فعل سے دونون ملعون ہوتے ہین اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت خدا کی اوس مرد
پر کہ اپنے تئین مشابہ عورتون کے کرے اور لعنت خدا کی اوس عورت پر کہ اپنے تئین مشابہ مردون کے
کرے اور چوتھے یہ کہ انگوٹھا دولہن کا دودہ پانی سے دہوتی ہین اور دولہہ کو پلاتے ہین یہ
بھی رسوم گبرون سے ہی اور خوف کفر کا ہی اسمین اور پانچوین یہ کہ ڈلیان مصری کی
عورت کی بدن پر رکہتے ہین اور دولہہ اوسکو اپنے منہہ سے اوٹہاتا ہی ان افعال مین فاسق ہوتے ہین

مسئلہ

اور یہ بھی رسم ہے کہ گردن سے بیچ اور شانہ اور ہاتھ پاؤں کی ساتھ مہر کرتا ہے چھٹے بیٹے کہ وقت جلوہ کے
سہرا اور ہار لاتے ہیں اور دولہہ کے گلے میں ڈالتے ہیں اور شانہ تخت پر لٹا کر ہر ایک عضو کو
اعضائے دولہہ سے بلکہ اوسکے سر کو بھی باندھتی ہے اور عورتیں دیکھتی ہیں اور ہنستی ہیں
ان افعال میں سے بعضوں میں ہوتی ہیں ساتویں یہ کہ گالیاں سنتی دیتی ہیں تا آنکہ اہانت سمجھی جاتی ہے
سہرا باندھنا اور دستار کی کرتی ہیں اور اہانت ان چیزوں کی کفر ہے آٹھویں یہ کہ دولہہ کو گرد دولہن
سات بار پھراتی ہیں اور یہ رسوم کفار سے ہے اور خوف کفر ہے نویں یہ کہ فرج عورت کی شربت سے
دھوتی ہیں اور دولہن اسمیں پیشاب بھی کر دیتی ہے اور دولہہ کو پلاتی ہیں اسمیں بھی خوف کفر
کا ہے دسویں یہ کہ سرمہ سیاہ سے یعنی کاجل سے مرد کو زینت دیتی ہیں یہ بھی باتفاق مکروہ ہے
اگر کہیں کہ یہ ایک راہ ورسم ہے تو کافروں کی ہوئی گیارہویں یہ کہ دولہہ کو طوق نقرہ اور کنگنوں کو
لباس عورتونکا پہناتی ہیں یہ بھی بدعت سیئہ ہے تمام ہوئی عبارت سید آدم کی اور رسم آرسی
مصحف کی کہ رواج اس دیار کی ہے شریعت مطہرہ میں کچھ اصل اوسکی کسی کتاب میں دیکھی نہیں
گئی ہے وہ بھی بدعت ہے کہ ترک اوسکا انسب و الیق ہے اور اور بری رسم ہے دولہہ کو سرخ کپڑے پہننے
کہ مردوں کی لیے سرخ رنگ پہننا حرام ہے منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے وَإِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ
فَإِنَّهَا مِنْ زِينَةِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ یعنی بچو تم سرخ رنگ سے اسلیے کہ وہ زینت
شیطان سے ہے اسلیے کہ تحقیق شیطان دوست رکھتا ہے سرخ رنگ کو اور اور بری رسم ہے
ریشمی کپڑا پہنانا دولہہ کو اور لڑکے خوردسال کو بھی اور مہندی لگانی دولہہ کی ہاتھ میں یا
پاؤں میں اسلیے کہ استعمال ریشم کا اور مہندی کا بطور تزئین کے جائز نہیں ہے مرد کو اگرچہ
خوردسال ہو شادی میں ہو یا غیر شادی میں چنانچہ اشباہ والنظائر میں لکھا ہے فَمَا حَرُمَ عَلَى
الْبَالِغِ فِعْلُهُ حَرُمَ عَلَيْهِ فِعْلُهُ لِوَلَدِهِ الصَّغِيرِ فَلَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَسْقِيَهُ خَمْرًا

وَلَا اَنْ یُلْبِسَ حَرِیْرًا وَّلَا اَنْ یَّخْضِبَ یَدَہٗ بِالْحِنَّاۗءِ اَوْ رِجْلَہٗ یعنی یہ کچھ حرام کیا گیا ہی بالغ
پر کرنا اوسکا حرام کیا گیا ہی اوسپر کرنا اوسکا واسطے فرزند خوردسال اپنی کے پس نہین جائز ہی یہ
پلاوی اوسکو شراب اور نہ یہ کہ پہناوی ریشمی کپڑا اور نہ یہ کہ مہندی لگاوی اوسکی ہاتھ مین یا پاؤن مین
انتہی اور یہ بھی اس سی معلوم ہوا کہ شراب یا اور نشہ کی چیز بچی کو پلانی یا کھلانی جائز نہین جیسے
یہان بچی کو وقت ختنہ کے بھنگ پلاتی ہین یا معجون کھلاتی ہین یہ حرام ہی اسلیے کہ حدیث شریف
مین آیا ہی اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنی خمر وہ چیز ہی کہ ڈہانکی عقل کو اور آیا ہی کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ یعنی
نشا کرنیوالی حرام ہی انتہی اور گناہ اسکا پلانیوالی اور کھلانی والی پر ہوتا ہی چنانچہ نصاب الاحتساب مین آیا
وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّخْضِبَ یَدَ الصَّبِیِّ وَرِجْلَہٗ بِالْحِنَّاۗءِ وَیَحْرُمُ عَلَی الصَّبِیِّ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ
اَکْلُ الْمَیْتَۃِ وَالْاِثْمُ عَلَی الَّذِیْ اَسْقَاہُ وَاَکَلَہٗ یعنی جائز نہین ہی مہندی
لگانی لڑکی کی ہاتھ اور پاؤن مین اور حرام ہی لڑکی پر پینا شراب کا اور کھانا مردار کا اور گناہ اوسکا پلانیوالی
اور کھلانی والی پر ہی انتہی اور اور بری رسمین ہین سوار ہونا دولہہ کا گشت کی لیے ہمراہ براتیون کی
واسطی اظہار شوکت کی اور باجے بجوانی اور آتش بازی چھوڑنا اور ناچ رنگ کرنا اور داخل ہونا
اجنبی عورتونکا دولہہ کی پاس اور کلام کرنا اوس سی اور بہت خرافات وہان جاکر کرنی چنانچہ
مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بیچ بیان رسومات ممنوعہ نکاح کے لکھا ہی وَلَا یَجُوْزُ تَضْیِیْعُ
الْمَالِ بِاِحْرَاقِ الْبَارُوْدِ وَالْکَاغَذِ وَرُکُوْبُ الْخَیْلِ وَالطَّوْفُ بِالْبَلَدِ مِنْ غَیْرِ
حَاجَۃٍ قَالَ اللہُ تَعَالٰی وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ
النَّاسِ وَاِظْھَارُ الْمَعَازِفِ وَالْمَلَاھِیْ وَاِظْھَارُ لَعِبِ اللَّاعِبِیْنَ وَسَتْرُ حِیْطَانِ الْبَیْتِ
بِالثِّیَابِ الْجَمِیْلَۃِ تَزْیِیْنًا وَدُخُوْلُ النِّسَاۗءِ الْاَجْنَبِیَّاتِ عَلَی النَّاکِحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ
مِنَ الْعَقْدِ وَکَلَامُھُنَّ مَعَہٗ وَمَسُّ اَنْفِہٖ وَاُذُنِہٖ وَوَضْعُ النَّبَاتِ عَلٰی

بجسد الزوجة [illegible] الزوج بان تزينه بلباسه و[illegible] الابلاء [illegible] الزف

والزوجة [illegible] من [illegible] الزينات [illegible]

ضائع کرنا مال کا [illegible] اور [illegible] نہیں ہے سوا [illegible] گھوڑ دوڑ [illegible]

اور [illegible] شہر میں [illegible] کے فرمایا [illegible] اور [illegible] مانند اون لوگون کے کہ

[illegible] اپنی صورت سے [illegible] کھانا لوگون کا [illegible] جائز نہیں ظاہر کرنا باجے کا اور [illegible]

تماشا [illegible] کا اور [illegible] گھر کی دیوارونکا اچھے اچھے کپڑون سے زینت کرنے

اور [illegible] عورتون کا [illegible] پس بعد فارغ ہونیکے نکاح سے اور جائز نہیں ہے

کلام کرنا [illegible] اور [illegible] اور رکھنا مصری کا [illegible]

بدن پر اور [illegible] جائز نہیں ہے جمع ہونا [illegible]

[illegible] وقت خلوت کے [illegible] انتہی اور فتاوی [illegible]

[illegible] اور [illegible] کا [illegible] نقارے کا بجانا [illegible]

[illegible] آواز نقارے سے [illegible] سوتے ہیں پس ہے مقام [illegible] بجانا

نقارے کا [illegible] انتہی [illegible] اور [illegible] وغیرہ نقارے کے حکم میں ہے اسلیے کہ

یہ سب آلات [illegible] حرام ہیں [illegible] استعمال الالات التی تطرب من غیر

[illegible] والطبل والمزمار وعن مجاهد رض انه

قال [illegible] عمر رض صوت طبل فادخل اصبعیه فی اذنیه

وقال [illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع وعن مکحول

عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال استماع الملاهی معصیة والجلوس

علیها فسق والتلذذ بها [illegible] کفر یعنی اور حرام ہے استعمال ون باجونکا خوشی کرنے

بجائی جاتی ہین بغیر گانیکے مانند دہول اور طنبورا اور آلات سرود اور نقارا [illegible] اور مجاہد

سے منقول ہے کہ انہون نے کہا کہ سنی عبداللہ بن عمر نے آواز نقارہ کی [illegible]

اونگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنے کے اور کہا اسی طرح دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

کہ کرتے تہی اور روایت ہے [illegible] کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] یعنی باجو نکالتا ہے [illegible] اور لذت حاصل کرلی [illegible]

مین کتاب [illegible] سے نقل کیا [illegible] الأنكحة التي تنعقد في مجالس [illegible] الملاهي

تكون مختلفا فيها بوجهين أحدهما يفسق الولي لأنه [illegible]

والمعازف وأمرهم بذلك وأعطى المغنين على ذلك الأجر [illegible] والثاني أنه

الحاضرين صاروا فسقة لاستماعهم ذلك فلم يبق الولي وليا والحاضرون

شهودا عند [illegible] یعنی اور جو نکاح کہ منعقد ہوتی ہین بیچ مجلسون آلات لہو اور [illegible]

اختلاف ہے اونکے صحیح ہونی مین دو سبب سے ایک تو یہ کہ فاسق ہوتا ہے ولی اسلیے

کہ وہ ولی خود لایا ہے آلات لہو و ساز گانیکے اور حکم کیا ہے لوگون کو ساتھ مرتکب ہونے

اس امر کے اور دیا ہے گانیوالون کو گانے پر اجرت اور دوسری یہ کہ حاضرین مجلس تمام فاسق ہوے

بسبب سننے اوس گانے کے پس نہ رہا ولی لائق ولایت کے اور نہ حاضرین مجلس لائق گواہی دینے کے

نزدیک شافعی رح کے حاصل یہ کہ ایسا نکاح ان دو سببون سے نزدیک شافعی کے صحیح نہیں ہوتا

پس نکاح ایسا کرنا چاہیے کہ سبہون کی نزدیک درست ہو اور خزانة الروایة مین ظہیریہ سے منقول ہے

واعلم أن جنس هذه المسائل ثلاثة أنواع منها ما يكون خطأ ولكن لا يوجب

الكفر فيؤمر فاعله بالإنابة والاستغفار ومنها ما فيه اختلاف فيؤمر بإعادة

النكاح احتياطا وبالتوبة والإنابة ومنها ما هو كفر بالاتفاق [illegible]

یوجب احباط جمیع اعمالہ ویلزم اعادۃ الحج ان حج ویکون وطیہ مع امرأتہ زنا والولد المتولد فی ہذہ الحالۃ ولد الزنا فانہ ان اتی بکلمۃ الشہادۃ بعد ذلک بحکم العادۃ ولم یرجع عما قال او فعل لم یرتفع الکفر وہو المختار

یعنی جان کہ تحقیق جنس ان مسائل کی تین قسمیں ہیں بعضی نہیں ہیں [illegible] لیکن نہیں لازم کرتے کفر کو پس حکم کیا جاوے کرنیوالا اونکا ساتھ رجوع کرنیکے طرف خدا کی اور استغفار کی اور بعضے انمیں مختلف فیہ ہیں پس حکم کیا جاوے ساتھ تجدید نکاح کے احتیاطاً اور ساتھ توبہ کے اور رجوع کے طرف اللہ تعالیٰ کی اور بعضی انمیں سے کفر ہیں بالاتفاق تحقیق وہ لازم کرتے ہیں حبط کرنے اعمال اوسکے کو اور لازم آتا ہے اعادہ حج کا اگر کیا ہوا سنے اور ہوتی ہے صحبت کرنی اوسکی ساتھ بیوی اپنی کے زنا اور اولاد کہ پیدا ہوتی ہے اس حالت میں ولد الزنا ہوتی ہے پس تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہے کلمہ شہادت کا بعد اسکے بسبب عادت کی اور رجوع نہیں کرتا ہے اوس چیز سے کہ کہی ہے یا کی ہے دور نہیں ہوتا ہے کفر اوسکا اور یہی مختار ہے تمام ہوئی عبارت اربعین کی پس عورتونکو چاہیے کہ جہاں گانا بجانا وغیر ذالک رسمیات خلاف شرع ہوں وہاں کی جانے سے احتراز کریں اور خاوندونکو چاہیے کہ منع کریں اونکو وہاں کے جانے سے اور عورتیں فرمان برداری کریں اونکی اور تابع رسم و آئین برادری کی ہرگز نہوں کہ یہاں کی بدنامی سہل ہے ایسا کام نکریں کہ میدان حشر میں کہ اولین و آخرین سب وہاں جمع ہونگے ذلیل و رسوا ہوں کتاب اربعین مذکور میں لکھا ہے کہ اگر کوئی کہے کسیکو کہ ہمارے تئیں رسوم مروج اس دیار کی سے چارہ نہیں موافق شرع کی ہوں یا نہوں اسلیے کہ محفل شادی کی بدون ان رسوم کی مثل سوگ محفل میت کی ہوتی ہے اور ہم تابع رسوم اہل زمانہ کے ہیں شادی ہو یا غم تمکو اختیار ہے کہ اپنے گھروں میں جو کچھ چاہو کرو اور ہم اپنے گھر میں جو کچھ

جاوینگے کہ جنگے عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود جیسے حکو سنت تمہاری نہیں پہونچی ہی تو ایسے
کلمات کہنے از روی حکم شرع شریف کے نہایت برے ہین اسلیے کہ حکم خدا اور رسول
کو رسموں کی مقابلہ مین سہل و سبک جاننا اور رسوم مروجہ کو کہ اکثر اونکے مشتمل اوپر گناہون
اور بدعت اور ضلالت کی ہین محکم و مضبوط پکڑنا گویا کار دنیا کو امور آخرت پر ترجیح
دینی ہی پس اگر وہ اخیر عمر تک اسی طرح بسر کرے خوف زوال ایمان کا ہی معاذ اللہ من ذلک کتاب
وغیرہ مین ذکر کیا ہی وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِغَيْرِهٖ حُكْمُ الشَّرْعِ فِي هٰذِهِ الْحَادِثَةِ كَذَا
فَقَالَ ذٰلِكَ الْغَيْرُ من برسم کار میکنم بشرع نے كَفَرَ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَائِخِ یعنی
جبکہ کہے آدمی کسی سے کہ حکم شرع کا اس حادثہ مین اسطرح ہی پس کہی وہ شخص کہ مین
رسم پر چلتا ہون شرع پر نہین چلتا تو وہ کافر ہو جاتا ہی نزدیک بعضے مشائخ کی انتہی پس اسکو
لازم ہی کہ جلدی توبہ کرے اور رسوم خلاف شرع سے باز آوی اور اگر توبہ نکی اور اوسپر اصرار
کیا اور بیا اچھا جانا اوسکو پس کفر کی طرف کھینچ لیجاتا ہی چنانچہ فتاوے حمادیہ والی
نے رسالہ امام شہاب الملۃ والدین کی سے کہ اوسمین نوادر برہانی سے لایا ہی نقل کیا ہے
حُكِيَ عَنْ اَبِيْ نَصْرِ الدَّبُوْسِيِّ عَنْ قَاضِيْ ظَهِيْرِ الدِّيْنِ الْخُوَارَزْمِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
عَلَيْهِ مَنْ سَمِعَ الْغِنَاءَ مِنَ الْمُغَنِّيْ اَوْ مِنْ غَيْرِ الْمُغَنِّيْ اَوْ يَرٰى فِعْلًا مِنَ الْحَرَامِ
فَيَحْسُنُ ذٰلِكَ بِاعْتِقَادٍ اَوْ غَيْرِ اِعْتِقَادٍ يَصِيْرُ مُرْتَدًّا فِي الْحَالِ بِنَاءً عَلٰى اَنَّهٗ
اَبْطَلَ حُكْمَ الشَّرِيْعَةِ وَمَنْ اَبْطَلَ حُكْمَ الشَّرِيْعَةِ لَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا عِنْدَ كُلِّ مُجْتَهِدٍ
وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى طَاعَتَهٗ وَاَحْبَطَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّ حَسَنَاتِهٖ وَبَانَتْ مِنْهُ
امْرَأَتُهٗ فَاِنْ تَابَ لَا يَجِبُ الْقَتْلُ وَاِلَّا يُضْرَبُ عُنُقُهٗ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنْ قَتَلَهٗ قَاتِلٌ قَبْلَ عَرْضِ الْاِسْلَامِ كُرِهَ ذٰلِكَ

ولا شیء علیہ انتہی یعنی منقول ہے ابو القاسم دبوسی سے کہ روایت کی قاضی الحرمین
خوارزمی رح سے کہ جسنے سنا گانا قوال سے یا غیر قوال سے یا دیکھا کوئی فعل حرام پس
اچھا کہا اوسکو باعتقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ مرتد ہو جاتا ہے اوسی وقت بنابر اسکے کہ
اوسنے باطل کیا حکم شریعت کو اور جسنے باطل کیا حکم شریعت کو نہین ہوتا ہے وہ مومن
سب مجتہدون کے نزدیک اور قبول نہین کرتا اللہ تعالی عبادت اوسکی اور باطل
کرتا ہے اللہ تعالی تمام نیکیان اوسکی اور جدی ہو جاتی ہے اوس سے بیوی اوسکی
پس اگر توبہ کی واجب نہین ہوتا قتل اوسکا والا ماری جاوے گی دین اوسکی بسبب
فرمانے آنحضرت صلعم کے کہ جو کوئی تبدیل کرے دین اسلام کو پس مار ڈالو اوسکو پس
اگر قتل کیا اوسکو قاتل نے پہلے عرض کرنے اسلام کے اوسپر مکروہ ہے قتل اور نہین آتا
اوسپر کچھ تاوان نہین ہوتی ہے فان صحۃ التصدیق والاقرار بالتوحید لا یکون
مع انکار شیء من الشرائع فقال محمد رح فی السیر الکبیر من انکر
شیئا من الشرائع فقد ابطل قوله لا اله الا الله حکی ان موسی علیه
السلام لما رجع من میقات ربه غضبان اسفا واستمع الصیاح وکانوا یرقصون
حول العجل ویضربون الدفوف والمزامیر فقال هذا صورة الفتنة یعنی
پس تحقیق صحت تصدیق ور اقرار ساتھ توحید کے نہین ہوتا با وجود انکار کسی چیز کے
شرائع سے پس کہا محمد رح نے سیر کبیر بیچ ہین کہ جسنے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سے
پس تحقیق باطل کیا کہنا کلمہ لا اله الا الله کا منقول ہے کہ تحقیق موسی علیہ السلام جبکہ
پھرے یعنی کوہ طور سے غصہ ناک افسوس کرتے ہوے اور سنی آوازین اور تھے لوگ رقص کرتے گرد
گوسالہ کے کہ سامری نے بنایا تھا اور بجاتے تھے دف و مزامیر پس فرمایا یہ صورت فتنہ کی ہے جہان کے

اور تماشہ دیکھنا رقص اور آلات لہو کے قسم معازف و مزامیر سے کہ نقارہ و ڈھول اور تاشہ اور مرفہ
اور طنبورہ اور سارنگی اور ناچنا اور آتشبازی اور آرایش وغیرہ ہیں موجود ہوں خواہ بیچ مجلس عقد
نکاح اور خواہ اور شادیوں میں شریک ہونا اور جانا وہاں ازروی حکم شریعت کے جائز نہیں ہے
بلکہ حرام ہے چنانچہ فقہ اور حدیث کی کتابوں میں شرح مانند کو ہے اور فرمایا حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین میں هذا اذا كان خاليا عن المنكر
فان حضر منكر كالطبل والمزمار والعود والناي والرباب والمعازف و
الطنابير والشبين والشبابة والجعران الذي يلعب به الترك لا يجلس
هناك لان تحريم ذلك حتم یعنی حاضر ہونا مجلس وغیرہ میں اوسوقت ہے کہ خالی
ہو منکرات سے پس اگر موجود ہو کوئی منکر مانند نقارہ اور مزامیر اور عود اور نَے اور رباب
اور آلات سرود و طنبورہ اور شبین اور شبابہ اور جعران کے کہ کھیلتے ہیں ساتھ اوسکے
ترک نہ بیٹھے وہاں اسلیے کہ بسبب حرام ہیں انتہی اور ہر مسلمان کو واجب ہے کہ اوس منہیات
اور معصیت اور خصوصا صحبت اہل بدعت کی سے اگرچہ قرابت قریبہ رکھتے ہوں مانند ماں اور
باپ اور بہن اور بیٹی اور بیوی وغیرہ ذلک کے اجتناب کرے کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے
لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو
كانوا آباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشيرتهم الآية یعنی نہ پاویگا تو
اوس قوم کو کہ ایمان رکھتے ہیں ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے باین صفت کہ دوستی
کریں ساتھ اوس شخص کے کہ مخالفت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اگرچہ
ہوں وہ باپ اونکے یا بیٹے اونکے یا بھائی اونکے یا کنبے کے لوگ اونکے آخر
آیۃ تک کہ سورۂ مجادلہ میں اسی کا مذکور ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لما وقعت بنو اسرآئیل فی المعاصی فنهتهم علماؤهم فلم ينتهوا فجالسوهم
فی مجالسهم وآکلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم
ببعض فلعنهم علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا
یعتدون کذا فی المشکوٰۃ یعنی جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہون مین منع کیا
اونکو اونکے علمانے پس نہ باز رہے وہ پھر بیٹھا کیے اونکے ساتھ علما اونکے اونکی مجلسون مین اور اونکے ساتھ
کھایا پیا کیے پس سخت وسیاہ ہوگئے دل بعضونکے یعنی جنھون نے گناہ نہین کیا تھا بسبب شامت
گناہگارونکے یعنی پس ہوگئے سبھونکے دل سخت اور بعید قبول کرنے خیر ورحمت سے بسبب معاصی کے اور بسبب
مخالطت بعض اونکے بعض سے پس لعنت کی اللہ تعالی نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم
علیہما السلام کے یہ بسبب اونکی نافرمانی کی اونھون نے اور ہوئے وہ حد سے گذرنے والے یہ حدیث مشکوٰۃ
مین ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین یعنی پس نہ بیٹھ
بعد یاد لانیکے ہمراہ قوم ظالمونکے انتہی تنبیہ نرا گانا بغیر ساز کے جائز ہے یا نہین پس اسمین اختلاف
کیا ہے علمانے بعضون نے مباح مطلق کہا ہے اور بعضون نے مکروہ مطلق لیکن بحر الرائق مین لکھا ہے کہ
اصل مذہب حرمت ہے مطلقًا جیسے کہ نقل کیا ہے اسکو در المختار مین ومنهم من اباحه مطلقا
ومنهم من كرهه مطلقا وفی البحر والمذهب حرمته مطلقا فانقطع الاختلاف
بل ظاهر الهداية انه كبيرة ولو لنفسه انتهى عبارة الدر یعنی بعضے علما وہ
ہین کہ غنا کو اونھون نے مباح مطلق کہا ہے اور بعضے وہ ہین کہ اونھون نے مکروہ مطلق کہا ہے اور
بحر الرائق مین لکھا ہے کہ اصل مذہب حرمت اوسکی ہے مطلقًا پس منقطع ہوگیا اختلاف بلکہ
ظاہر ہدایہ یہی ہے کہ تحقیق وہ کبیرہ ہے اگرچہ واسطے نفس اپنے کے ہو تمام ہوئی عبارت در المختار کی اور
فتاوای حمادیہ مین یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے وما من رجل

یرفع

بیان بجانا دف وغیرہ شادی مین اعلان کیلیے

یرفعُ صوتہٗ بِالغِناءِ اِلّا بعثَ اللہُ علیہِ شیطانَینِ احدُہما علی ہٰذا المنکبِ والاٰخرُ علی ہٰذا المنکبِ فلا یزالانِ یضربانِہٖ بِاَرجُلِہما حتّٰی یکونَ ہُوَ الّذی یسکُتُ انتہٰی یعنی نہین ہی کوئی شخص کہ بلند کری آواز اپنی ساتھہ گانیکی مگر کہ بہیجتا ہی اور متعین کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو شیطان کہ ایکہ اونمین سی ایک شانی پر ہوتا ہی اور دوسرا دوسری شانی پر پس ہمیشہ دونون مارتی ہین اوسکو ساتھہ لاتون اپنی کی یہان تک کہ وہ چپ ہوتا ہی اور بجانا دف کا بغیر گانیکے واسطے اعلان نکاح کے مباح ہی جیسے کہ ہدایہ مین لکھا ہی کہ طبل غزاۃ اور دف کہ مباح ہی بجانا اوسکا شادی مین تاوان دیجاوین ساتھ تلف کرنیکے بلا خلاف (جمع غفاری ۱۲) پس عبارت ہدایہ اور دُرالمختار سے معلوم ہوا کہ غنا اصل مذہب مین حرام ہی اور بجانا دف کا بغیر گانیکے مباح ہی واسطے اعلان نکاح کی اور تنبیہ الانام مین سراجی سے لکھا ہی کہ مضایقہ نہین دف بجانے کا نکاح کی شب مین اعلان نکاح کے لیے وقتیکہ دف جہانجہ دار نہو اور اوسکے بجانے مین نیت لعب کی اور گانا نہو اسلیے کہ مکروہ ہی لعب اور گانا اور اوسی مین یہ بھی ہے کہ سننا باجونکا اور بیٹھنا اوسپر فسق ہی لیکن بجانا دفکا واسطی اعلان نکاح کی اسطرح چاہیی جیسے کہ طبل یعنی نقاری کو بجاتی ہین انتہی اور حمادیہ مین ہی کہ کہا معلی نی کہ کہا ابو مہاجر نے کہ خبر دی ہمکو ابان بن عباس رض نی مغیرہ بن شعبہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نے مکروہ رکھا تمہارے لیی شراب اور جوی اور مزامیر اور آلات سرود کو اور ڈھول اور دف کو پس پوچھا مینے ابو المہاجر سے کہ کیون کر بجاتی تھے دف بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تھی عورت جسوقت کہ ہوتی شادی لیتی چھلنی اور لکڑی پس چڑھتی اونچے پر اور مارتی لکڑی چھلنی پر سناتی لوگونکو کہ شادی ہی انتہی اور گانا ڈومنی کا ساتھہ دف کی اگرچہ عورتونکی محفل مین ہو جائز نہین اسلیی کہ اس

صورت مین جمع کرنا ہی مباح و حرام مین اور جہان کہ مباح و حرام جمع ہون حرام کو ترجیح دیتے
ہین جیسے کہ کہا اشباہ مین اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غُلِّبَ الْحَرَامُ وَبِمَعْنَاهَا
مَا اجْتَمَعَ مُحَرَّمٌ وَمُبِيحٌ اِلَّا غُلِّبَ الْمُحَرَّمُ انتہی یعنی جبکہ جمع ہو حلال و حرام غالب ہوتا ہی حرام
اور معنی اسکے یہ ہی کہ جمع نہین ہوتی ایک چیز حرام کرنیوالی اور مباح کرنیوالی مگر کہ غالب ہوتی ہے
حرام کرنیوالی تمام ہوئی عبارت اشباہ کی اور دینا کچھ ڈومنیون وغیرہ کو گانی پر اجرت گانیکی ہوتی
ہی اور دینا اور لینا اجرت کا گانے پر حرام ہے چنانچہ عبارت ہدایہ کی کہ کتاب الاجارہ مین ہی
اس معنی پر دلالت کرتی ہے وَلَا يَجُوزُ الِاسْتِئْجَارُ عَلَى الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ وَكَذَا
سَائِرُ الْمَلَاهِي لِأَنَّهُ اسْتِئْجَارٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ وَالْمَعْصِيَةُ لَا تُسْتَحَقُّ بِالْعَقْدِ
یعنی جائز نہین ہی نوکر و مزدور مقرر کرنا غنا اور نوحہ پر اور اسی طرح ہین تمام باجے اسلیے کہ
نوکر و مزدور پکڑنا ہی گناہ پر اور گناہ مستحق عقد کا نہین ہوتا انتہی تمام ہوئی عبارت اربعین کی
اور حضرت شیخ الاسلام نے کہ بڑے محدث ہین اولاد حضرت شیخ عبد الحق کی سے ترجمہ بخاری مین
لکھا ہی کہ فقہا کو کہ اہل فتوی اور امانت اور مقتدا لے دین ہین بیچ حرمت اور کراہت غنا
کی تشدید و تغلیظ ہے اور صحیح تر اور مشہور تر چارون اماموں سے قول ساتھ کراہت کے ہے
اور اطلاق حرام کا بھی آیا ہے قاضی ابو الطیب نے حرام ہونا غنا کا عامر شعبی اور سفیان ثوری
اور حماد اور نخعی اور مالکی سے نقل کیا ہی اور منقول ہی اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے بھی اور
بغوی نے معالم مین کہا ہی کہ غنا حرام ہی تمام ادیان مین اور قرطبی نے کہا کہ خلاف نہین ہی
بیچ حرام ہونے اوسکے کے اس لیے کہ وہ قبیل لہو و لعب کے سے ہی کہ مذموم ہی بالاتفاق تمام ہوا
قول حضرت شیخ الاسلام کا اور قاضی عصمت اللہ سہارنپوری نے ایک رسالہ حرمت غنا مین لکھا
ہی کہ اوسمین آیات اور احادیث و قول فقہا سے حرمت اوسکی ثابت کی ہی اگر کوئی اوسکو نظر انصاف سے

دیکھی تو راگ کی پاس نہ پھٹکے چنانچہ تھوڑا سا مضمون اوسکا بطور نمونہ کی لکھا جاتا ہی کہ روایت کیا
حکیم ترمذی نی نوادر الاصول[لف] مین کہ جسنی کان رکھا طرف آواز راگ کی نہین اذن دیا جاویگا اوسکو
یہ کہ سُنے آواز روحانیون کی جنت مین کہا گیا کہ کون ہین روحانی فرمایا قرّاء[ؐ] اہل جنت کی انتہی
اور اگر کوئی کہی کہ کیا دلیل ہی کہ جہان حرام و مباح جمع ہون تو حکم ساتھ حرام کی کرین ہم اور ساتھ
مباح کے نکرین اسکا جواب ہم یہ دینگی کہ تمام اماموں اصول فقہ کی نے اجماع کیا ہی اسپر کہ
جہان دو روایتین یعنی فقہ کی پاوین ہم یا دو حدیثین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ہمکو پہونچی
ہون کہ ایک اونمین سی دلالت کرتی ہو کہ فلانی چیز مباح ہی اور دوسری دلالت کرتی ہو کہ وہ چیز
حرام ہی اور تاریخ معلوم نہین کہ یہ حدیث اول صادر ہوئی ہے یا وہ تو اتفاق تمام علما کا ہی
اسپر کہ وہ حدیث کہ دلالت حرمت پر کرتی ہے راجح اور ناسخ ہی پس جہان کہ مباح و حرام
ایک چیز مین جمع ہون تو وہ چیز حرام ہوگی اور یہ بات اصول بزدوی[عالیہ ۱۲] مین ثابت ہوئی ہی
عالم کامل چاہیے تا اصول فقہ کو معلوم کرے تمام ہوا کلام قاضی عصمت اللہ کا پس اگر
بنظر انصاف دیکھیے تو ان روایتوں سی حرمت نری راگ کی بھی صراحۃً ثابت ہوتی ہی اور قطع نظر
اسکے جن علما نے کہ جواز اسکا لکھا ہی اونہون نی بھی تو بہت سی قیدین لگائی ہین ازانجملہ ایک یہ
قید ہی کہ اوس راگ مین جھوٹ اور فحش وغیر ذلک مضمون بد نہو پس اس وقت مین وہ کہان ہیں کہ
اکثر غزلین وغیرہ جھوٹ اور مبالغہ سی خالی نہین پس ضرور اس سی پرہیز کرنا چاہیے نہ مردون کو
سننا چاہیے اور نہ اپنی بیویون کی لیے روا رکھین خواہ اپنی گھر مین خواہ غیر کے گھر مین جا کر اور عورتونکو
اس بات مین بھی اطاعت کرنی چاہیے اپنے خاوندون کی اور بعض اوقات لوگ گانی بجانے
مین تو شریک نہین ہوتے لیکن اہتمام مین اوس محفل کے رہتے ہین یا بعضے مکان
یا فرش وغیرہ دیتے ہین وہ بھی شریک ہین اوس گناہ مین اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی اور آپس مین مدد کرو نیکی اور تقوی پر اور نہ مدد کرو گناہ اور ظلم پر اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی باعث اور سبب برائی کا ہوتا ہی اوسکو بھی اوتنا ہی گناہ ہوتا ہی کہ جتنا اوسکے کرنیوالی کو ہوتا ہی چنانچہ یہ حدیث مشکوۃ مین موجود ہی پس بالکل پرہیز کرنا چاہیے ان رسمیات بد سے کہ نہ مرتکب ہو اونکا اور نہ مہتمم و سبب یہ دنیا چند روزہ ہی کیون اسکی خاطر اپنی آخرت برباد کرے ایک روایت مین آیا ہی کہ بدترین آدمیونکا مرتبہ مین دن قیامت کی اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ غیر کی دنیا کی لیے اپنی آخرت برباد کرے عیاذاً باللہ منہ اور ایک چیز بری اور ہی کہ اوسکی برائی کا خیال بھی نہین کسیکو کہ وہ رسم پنچیری کی ہی کہ جب دولہہ دولہن بعد نکاح کے اول مجامعت کرتے ہین تو اوسکی خوشی مین بیٹی والے پنچیری وغیرہ بھیجتے ہین دولہہ کے ہان واہ کیا بیحیائی ہے ذرا اسکے قبائح کو سوچنا تو چاہیی کہ کیا کیا اسمین برائیان ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس امر کے اخفا کو فرمایا ہو اوسکو یہ شہرت دیتی ہین اور جو کہ باغیرت ہین اونکی جبلت مین اسکا اخفا ملحوظ ہوتا ہی پھر بھیجنے والے نے تو ایسی بیحیائی کی اب وہ پنچیری جسکے ہان جاتی ہے وہ مبارکبادی دیتا ہی خیال تو کرین کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی اوسوقت لیکن چونکہ رواج اس رسم کا بہت ہی شاید شرم نہ آتی ہو خیال کر کر دیکھین تو اوسمین بھی خوف کفر ہے کہ امر بیحیائی پر خوش ہونا اور مبارکبادیان دینی اور اچھا جاننا اوسکو ہوتا ہے غرضکہ جو ایسی رسمین ہین مردونکو چاہیی کہ منع کرین عورتونکو اونسی اور عورتونکو چاہیے کہ فرمانبرداری کرین اپنے خاوندونکی اونمین اور اکتفا کرین اون رسمون پر کہ جو حضرت کی اور صحابہ کرام کے وقت مین ہوتی تھین اور حضرت سے اس باب مین اسقدر ثابت ہوا ہی کہ جب حضرت فاطمہؓ کا نکاح کرنے لگی تو کچھ خوشبوی منگائی اونکی لیے اور حکم کیا لوگونکو جہیز تیار کرنیکا پس تیار کی گئی

ف بیان نکاح حضرت فاطمہؓ کا اور تعداد مہر مسنون

ایک چارپائی بنی ہوئی خرمائی رسی کی اور بچھایا ایک تکیہ اور توشک چمڑے کی کہ بھرا تھا اوسکے اندر لیف خرما یعنی پوست درخت خرما کا اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ جب تمہارے پاس فاطمہ آوین تو اوسے کچھ کلام نکرنا یہانتک کہ آؤں میں تمہارے پاس پس آئین حضرت فاطمہؓ ہمراہ ام ایمن کے یہانتک کہ بیٹھین ایک جانب گھر میں اور حضرت علیؓ ایک جانب میں تھی کہ اسحال میں آنحضرت تشریف لائی اور فرمایا کہ کیا ہین یہان بھائی میری یعنی حضرت علیؓ کہا ام ایمن نے کہ موجود ہین بھائی تمہارے کیا نکاح انکا کیا اپنی بیٹی سے فرمایا آنحضرتؐ نے ہان اور داخل ہوی آنحضرتؐ گھر میں پھر فرمایا حضرت فاطمہؓ کو کہ لا میرے پاس پانی پس اوٹھین فاطمہؓ طرف بڑی پیالہ چوبی کی کہ گھر مین رکھا ہوا تھا پس لائین پانی پس لیا حضرت نے اوسکو اور کلی کی اوسمین پھر فرمایا فاطمہؓ کو کہ آگی آؤ پس آگی آئین فاطمہؓ پس پانی چھڑکا آپ نے اوپر سینہ اور سر اونکے اور کہا اللّٰھمّ انّی اعیذھا بک وذرّیتھا من الشیطٰن الرجیم پھر فرمایا اونکو کہ پیٹھ پھیرو پس پیٹھ پھیری اونہون نے پس ڈالا پانی درمیان دونون مونڈھون اونکے کے پھر کیا مانند اسکے واسطے حضرت علیؓ کے پھر فرمایا حضرت علیؓ کو کہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس بنام خدا تعالی کی اور ساتھ برکت کی اور اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت علیؓ نے خواستگاری کی حضرت فاطمہؓ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھکو میری رب نے بھی یہی حکم کیا ہی پھر بعد چند روز کے بلوایا حضرت نے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور عبد الرحمنؓ اور چند انصار کو پس جب جمع ہوی وہ اور اپنی اپنی جگہہ پکڑی اور حضرت علیؓ غائب تھی پس آنحضرت نے خطبہ نکاح کا پڑہا پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ عز وجل نے حکم کیا مجھکو یہ کہ نکاح فاطمہؓ کا کروں میں علی ابن ابی طالب سے پس تحقیق گواہ رہو تم کہ تحقیق میں نے نکاح کیا انکا چارسو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو ساتھ اسکی علی پھر منگایا آنحضرتؐ نے طبق خرمای خشک کا پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹ لیا لوگون نے اور آئی حضرت علیؓ پس مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعیذھا بک یعنی پناہ دیتا ہون میں اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان راندے ہوے سے

روبرو اونکی پھر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حکم کیا مجکو یہ کہ نکاح کردون مین تیرا فاطمہ رض سے ساتھ مہر چار سو
مثقال چاندی کے آیا راضی ہوا تو ساتھ اسکے پس کہا علی رض نے کہ راضی ہوا مین ای رسول اللہ صلعم پس
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَکُمَا وَاَعَزَّ جَدَّکُمَا وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا
وَاَخْرَجَ مِنْکُمَا کَثِیْرًا طَیِّبًا یعنی جمع کرے اللہ تعالی پراگندگی تم دونونکی اور غالب کرے بزرگی
تم دونونکی اور برکت نازل کرے تم دونون پر اور نکالے تم دونون سے اولاد بہت پاکیزہ یہ مواہب لدنیہ
مین نقل کیا ہے پس خیال کرو ای بہائیو کہ حضرت بیوی صاحبہ کہ سردار ہین جنتی بیویون کی انکا
نکاح تو اس بے تکلفی سے ہوا اگر تم بہی انکی کچہہ محبت سچی رکہتی ہو تو اسی طرح کرو اور چارسو مثقال
چاندی کا جو حضرت بیوی صاحبہ کا مہر کیا اسکے ڈیڑہ سو روپے ہوتے ہین اگر بارہ ماشے کا روپیہ ہو مانند
دہلی وغیرہ کی اور مہر ازواج مطہرات کا سوا ام حبیبہ رض کی اور مہر سب صاحبزادیونکا سوا حضرت فاطمہ رض
کی پانسو درہم کا تہا جسکے روپے مذکور ایک سو اکتیس روپے چار آنہ ہوتے ہین اور مہر ام حبیبہ کا
[illegible] روپیہ کا لیکن یہان جو ہزارون لاکہونکی مہر باندہتے ہین بہت ہی بری رسم ہے کہ کثر
تا وقت آخرت کے وبال مین گرفتار ہونگے بسبب اسکے کہ اوس بیچارہ نے وہ روپے خواب مین بہی نہین دیکہے
بہلا وہ ادا کہان سے کریگا جب ادا نکیے تو آخرت مین جورو کے قرض کے بدلے پکڑا جاویگا مہر ہلکا باندہنا
سنت ہے زیادہ باندہکر کیون ثواب سنت سے محروم رہتے ہین اور مسلمانونکو ایذا دیتے ہین حضرت
عمر رضی سے منقول ہے کہ اونہون نے فرمایا آگاہ ہو نہ بہاری مہر باندہو بیویونکا اسلیے کہ اگر گران مہر
سبب بزرگی کا ہوتا دنیا مین اور موجب تقوی کا ہوتا نزدیک اللہ کے تو سزاوار ترین تمہارے
ساتہہ اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی نہین جانتا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح
کیا ہو کسی کا اپنی بیویون اور بیٹیون مین سے زیادہ بارہ اوقیہ سے کہ جسکی قریب پانسو درہم کی
ہوتے ہین اور اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ

برکۃ

بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مَؤُنَۃً یعنی بہت بڑی برکت کا نکاح وہ ہی کہ کم ہو محنت مین یعنی مہر اور راوخرچ
کم ہو اور تھوڑے پر قناعت کری یہ دونون حدیثین مشکوٰۃ مین ہین پس تعجب ہی کہ اپنی وہم سے
چیزین برکت و بھلائی نکاح کی لیے کرتے ہین اور حضرت نے جو ایک برکت کی بات بتائی تو ہرگز نہین کرتی
واہ کیا ایمان ہی بس عورتونکو چاہیے کہ اگر اونکی باپ وغیرہ نے زیادہ مہر بندھوایا ہی تو یہ بخشدین کہ بڑا
ثواب پاوینگی گویا جتنے روپے مہر کی تھے للہ دیدی اور للہ دینے کا کیا کچھ ثواب آیا ہی اور فرماتا ہی پاک پروردگار
جل جلالہ وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی یعنی اور معاف کرنا تمھارا قریب تر ہی واسطے تقوی کی
تفسیر مدارک مین اس آیۃ کی تفسیر یون لکھی ہے کہ یہ خطاب ہی خاوندونکو اور بیویونکو یعنی عفو
کرنا خاوند کا ساتھ دینے پورے مہر کے بہتر ہی اوسکی لیے اور عفو کرنا عورت کا ساتھ ساقط
کردینے سارے مہر کے بہتر ہے اوسکے لیے انتہی اور حضرت عمرؓ سے آیا ہی بطریق مرفوع کی یعنی
آنحضرت صلعم سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا آپ نے اگر ہوتا دعوی غیب کا کرنا تو گواہی دیتا مین واسطے
پانچ نفر کے کہ وہ اہل جنت سے ہین ایک تو اون مین سے فقیر ہے عیالدار اور دوسری وہ عورت
کہ راضی ہے اوس سے خاوند اوسکا اور تیسری وہ عورت کہ تصدق کری یعنی بخشدی مہر اپنا
اپنے خاوند کو واسطے رضای اللہ تعالی کے اور چوتھی وہ کہ راضی ہین اوس سے ماں باپ اوسکے
اور پانچوین توبہ کرنیوالا گناہ سے انتہی یہ روایت منبہات مین ابن حجر نے نقل کی ہے
اور غمی مین بھی بہت رسمین بری ہوتی ہین ایک تو پیٹنا اور بیان کرنا اور ہای وای کرنا اور چیخنا
چنگھاڑنا کہ حدیثونمین بہت برائی اوسکی آئی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعٰی بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ یعنی نہین
ہی ہم مین سے وہ شخص کہ جسنے پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور دوای ویل کی جاہلیت کی
سی اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاہِلِیَّۃِ

لَا یَتْرُکُوْنَھُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَۃُ وَقَالَ النَّائِحَۃُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِھَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْھَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ یعنی چار چیزیں میری امت میں امر جاہلیت سے ہیں نہیں چھوڑینگے لوگ اونکو ایک تو فخر کرنا حسبوں میں اور طعن کرنا نسبوں میں اور طلب کرنا مینہ کا ساتھ ستاروں کے یعنی یہ اعتقاد کرنا کہ فلانا ستارہ فلانی منزل میں آویگا تو اوسکی تاثیر سے مینہ برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ عورت نوحہ کرنیوالی جسوقت کہ نہ توبہ کرے پہلے موت اپنی کے کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے اسحال میں کہ اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ ہوگا خارش کا یعنی مسلط کیجاویگی اوسکے بدن پر خارش بعد ازاں ملینگے اوسپر قطران تا رنج زیادہ ہو اور آیا ہے کہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ یعنی لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوحہ کرنیوالی کو اور سننے والی کو اور آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ یعنی میں بیزار ہوں اوس عورت سے کہ سر منڈایا اور آواز بلند کی یعنی بین کیا اور چیخی چلائی روئی پیٹی اور کپڑے پھاڑ ڈالے پس ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بیان کرنا اور رونا پیٹنا بہت ہی گناہ ہے مرد کو چاہیے کہ منع کرے اوس سے اور عورت کو چاہیے کہ اونکی فرمانبرداری کرے خاوند کی نہ اپنے گھر میں بعد مرنے کسیکے یہ رسمیں کرے اور نہ کسی کے ہاں بتقریب تعزیت کے جاکر کرے بلکہ جہاں جاوے تو تسلی دے اوسکو اور صبر کرنے کو کہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ یعنی جو کوئی تسلی دے اور صبر کرنے کو کہے مصیبت زدہ کو پس واسطے اوسکے مصیبت زدہ کا سا ثواب حاصل ہوتا ہے اور جو کہ اس رسم کو جاری رکھے اور منع نکرے اس سے اور پھر اوسپر کوئی نوحہ کرے بعد مرنے اسکے کے تو اوسکو عذاب دیا جاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی جسپر نوحہ کیا جاتا ہے پس
تحقیق وہ عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کے دن قیامت کے اور اور روایت میں ہے
أَخْرَجَهُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَ
نَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهِ وَيَقُولَانِ أَهٰكَذَا كُنْتَ
یعنی نہیں کوئی میت مگر ایسی کہ کھڑا ہوتا ہے رونیوالا اونکا پس کہتا ہے ای پہاڑ میرے اور ای
سردار میرے اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسپر دو فرشتے کہ اوسکے سینہ
میں مکے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ایسا ہی تہ تو پس ای سوقت عاقبت اسی میں ہے کہ
ایسی جگہہ کے جانے سے پرہیز کرے اور گناہ لازم آتا ہے پھولوں اور چالیسویں وغیرہا میں کہ
لوگ جمع ہوتے ہیں اور نام و نمود کے لیے قرض کر کر تکلفات بجا کرتے ہیں اور داخل ہوتے
ہیں مضمون میں اس آیہ کے إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ یعنی بلاشبہ اسراف
کرنیوالے ہیں بھائی شیطانوں کے کرتے ہیں تکلفات اپنے نام و نمود کے لیے اور بہانہ کرتے
ہیں ایصال ثواب کا واسطے میت کے ذرہ انصاف کریں تو معلوم ہو کہ ایصال ثواب کو
کیا علاقہ اسمیں جہاں دخل ہوتا ہے ریا کو وہ عمل نابود ہوتا ہے اوسمیں متوقع ثواب کا
ہونا خطا ہے حقیقت میں یہ کھانا تو وہ ہے کہ جس سے حضرتؐ نے منع فرمایا ہے اس حدیث میں
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ یعنی
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے طعام دو شخصوں مقابلہ کرنیوالوں کے سے یعنی جو
مقابلہ کریں طعام میں اور چاہیں کہ ایک دوسری کی ضد پر بہت سا پکاویں تا غالب آویں ایک
دوسری پر یعنی اگر واسطے فخر و ستائش کے پکاویں دعوت اونکی قبول نکرنی چاہیے کذا ذکرہ الشیخ عبد الحق
اور بعض اوقات طعام حرام ہوتا ہے اور کھانا اوسکا گناہ کبیرہ یعنی اوس صورت میں کہ میت کے وارث بچے ہوں

اون یتیم بیچارونکو تو بہوشت بھی نصیب ہوتا اوسکی اور قرابتی وغیرہ اونکا مال ہضم کر جاتے اور [illegible]
اونچی کرنیکے لیے صرف کرتے ہین اسی کھانی وغیرہ ہین اور یہ نہین جانتے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ
نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا یعنی تحقیق جو لوگ کہ کھاتے ہین مال یتیمون کو [illegible]
سوا اسکے نہین کہ کھاتے ہین اپنے پیٹون مین آگ اور قریب ہے کہ داخل ہون [illegible]
اور بعض اوقات میت پر لگانیکے لیے مال قرض لیتے ہین اور پیچھے اوسکے [illegible]
حیران و پریشان ہوتے ہین کیا عقلین ماری گئی ہین کہ دین و دنیا کا نقصان کرتے ہین
ہین اور جو کوئی اونکو منع کرے تو کہتے ہین کہ یہ وہابی ہو گیا کیا سمجھتے ہین کہ [illegible]
دین و دنیا کی بانع خیرخواہ کو برا جانتے ہین اگر ذرہ تامل کرین تو اونکی خرابیان معلوم کرین [illegible]
جو حضرت نے فرمایا ہے حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ یعنی دوست رکھنا تیرا [illegible]
اور بہرا کر دیتا ہے وہ ان پر صادق آتا ہے اور بعض اوقات اہل مصیبت [illegible]
اوسکے گھر پر لوگ دھرنی دیتے ہین ایک تو اوسکا عزیز مرا اور اوسکا رنج اوٹھایا دوسرے یہ بیڑا [illegible]
اوسکا گھر لوٹنے لگے مردونکو چاہیے کہ منع کرین اپنی بیبیون کو ایسی رسمون مین شریک ہونیسے
اور عورتونکو ماننا چاہیے نہ یہ کسی کے ہان جاوینگی نہ کوئی اونکے ہان آویگا اوسوقت مین
عورتونکو تو کہین جانا ہی نہ چاہیے ایسی رسمون مین اگرچہ تعزیت سنت ہے لیکن اون کے
ساتھ کہان ادا ہوتی ہے یہ تو طرح بطرح کی گناہون کی مرتکب ہوتی ہین البتہ جہان یہ
خرابیان لازم آوین تو شوق سے جاوین لیکن صاحب مصیبت کی ہان جا کر رات کو رہنا
کہ یہ بہت برا ہے روایت کیا ہے اجری نے ابی موسیٰ اشعری صحابی سے کہ کہا اونہون نے کہ مرین بیٹ
عبداللہ بن عمرؓ کی پس کہا مین نے اپنی بیوی کو جا تو اور تعزیت کر اونکی اور رہ انکو دیکھ اونکے پاس

کہ ہم میں اور آل عمر میں بڑا ارتباط ہے پس وہ بیوی آئی یعنی وہ نفسی ہو کر پس کہا ابو موسیٰ نے
کہ کیا نہ علم کیا تھا میں نے تجھکو کہ رات کو رہنا اونکے پاس پس کہا اونکی بیوی نے کہ ارادہ کیا تھا
میں نے رات کو رہنے کا اونکے پاس پس آئے ابن عمرؓ اور نکالدیا اونکو اور کہا کہ تم لوگ اونکو میری
موت کو عذاب دیتے ہو اور ابن بخیری سے روایت ہے کہ رات کو رہنا اہل میت کا ... سے ہے
مگر وہ اہلبیت سی کہا اجری نے کہ یہ تمام امورات جو کہ ہو گئی ہیں لوگوں کی عادت سنت ... کے
ترک کرنیکو بدعت جانتے ہیں پس او لوٹ گیا حال ... ہو گئے ہیں جیسا کہا ابن عباسؓ نے کہ نہ
آتا لوگوں پر کوئی سال مگر کہ مارتے ہیں اوسمیں سنت کو اور زندہ کرتے ہیں اوسمیں بدعت کو یہانتک
کہ مر گئی ہیں سنتیں اور زندہ کی گئیں بدعتیں ... ہرگز نہیں عمل کیا جاتا سنتوں پر اور نہیں مٹایا جاتا
بدعتوں کو مگر جسپر کہ آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ غصہ اوٹھانا لوگوں کا اللہ وہ مخالفت کرتا ہے اونکی اوس چیز
میں کہ جو وہ ارادہ کرتے ہیں ... اور آگ کا کر دیتا ہے ... چیز سے کہ عادت پکڑی ہے اونہوں نے
الخ یہ روایتیں مولوی حید ... نے نقل کی ہیں اپنے رسالہ میں پھر اور بڑی رسم یہ ہے کہ
اگر ... حال انکہ حضرت نے فرمایا ہے لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم
الآخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا
یعنی نہیں درست واسطے اوس عورت کے کہ ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور روز آخرت پر اور یہ کہ
سوگ کرے کسی میت پر زیادہ تین رات سے مگر خاوند کے مرنے میں چار مہینے اور دس دن سوگ
کرے اور انکا سوگ تو سوگ ہی بڑا بھاری ہے کہ جو مسنون میں بھی شریک نہیں ہوتی
بلکہ مانع ہوتی ہیں یعنی کیا مقدور کہ برادری میں کوئی نکاح کر سکے اور یہ اوسمیں شریک ہوں
انکا سوگ خاصا ہندوؤں کا سا سوگ ہے ای صاحبو ہوشیار ہو خواب غفلت سے کہ تمہارے
پیغمبر صاحب فرماتے ہیں من تشبہ بقوم فہو منہم یعنی جو جس قوم کی مشابہت

کرتا ہے وہ ایسی [illegible] سے ہے حیا [illegible] کہ جب [illegible] یار اور [illegible]
کا خاوند مر جاوے تو عورتیں مانع ہوتی ہیں اور [illegible] اگر [illegible]
نہیں مانتیں اور اوسکو بہت برا جانتی ہیں کہ اگر وہ نکاح کرے تو اوسکو طعنہ دیتی [illegible]
ہو اور بعضی [illegible] اوس سے ملنا بھی چھوڑ دیتی ہیں اور کہتی ہیں [illegible] نافع [illegible]
ناک کٹائی جاتی ہیں [illegible] حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وانکحوا الایامی منکم [illegible]
کرو بے خاوندوں کا [illegible] بیاہ مردوں کا [illegible] سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی
یعنی نکاح میری سنت ہے پس جو کوئی منہ موڑے میری سنت سے پس نہیں وہ مجھ سے [illegible]
[illegible] انتہی [illegible] بیاہ [illegible]
گیا [illegible] کی بدنامی کے لیے [illegible] ہوتی ہیں حیا [illegible]
[illegible] حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی کے چار نکاح ہوئے [illegible]
[illegible] عزت [illegible] ہیں اور اونکے فعل کو برا جانتی ہیں کیا ٹھکانا ہے انکے ایمان کا
[illegible] رحمہ اللہ نے بیچ فائدہ آیہ وانکحوا الایامی کے لکھا ہے رسول [illegible] نے
فرمایا [illegible] تین کام [illegible] نماز فرض جب وقت آوے جنازہ جب موجود ہو اور رانڈ عورت
جب [illegible] اوسکی ذات کا [illegible] کوئی دوسرا خاوند کرنیکو عیب دے اوسکا ایمان سلامت نہیں
انتہی [illegible] مسلمان [illegible] کو چاہیے کہ اس [illegible] کو چھوڑیں اور امت محمدی میں شریک
ہوں اور قطع نظر اسکے [illegible] تو [illegible] کتنا [illegible] کہ بعضی عورتیں زنا اور
[illegible] میں گرفتار ہو جاتی ہیں واہ کیا سمجھ ہے کہ [illegible] ہونے کو [illegible] اور ناک کٹائی جانیں
اور [illegible] ہونیکو اچھا اور [illegible] ایک [illegible] کریں تو اوسکو کرنیکی [illegible] آدمی

کر لیکہ ہر بیان معلوم کرین فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَحْیٰی سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃً ضَلَالَۃً لَا یَرْضَاھَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِھَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْئًا یعنی جو کوئی زندہ کرے کسی سنت کو میری سنتون مین سے کہ مر گئی تھی بعد میری یعنی متروک ہو گئی تھی بعد میرے اور اسنے رواج دیا اسکو اور سنت والی لوگونکو اوسپر [illegible] ثواب حاصل ہوتا ہے مانند ثواب عمل کرنیوالونکی اوسپر بغیر اسکے کہ ناقص کرے اون ثوابون مین سے کچھ اور جو کوئی نکالتا ہے بدعت گمراہی کی کہ نہین خوش ہے اوس سے اللہ اور رسول اوسکا ہوتا ہے اوسپر گناہ مانند گناہ کرنیوالون اوسکے نہین ناقص کرتا یہ گناہ اون کے سے کچھ اور یہ بھی فرمایا ہے حضرت نے مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَھِیْدٍ یعنی جو کوئی خوب پکڑے میری سنت کو وقت فساد امت میری کے اوسکو سو شہید [illegible] کا سا ثواب ہوتا ہے یہ دونون حدیثین مشکوۃ مین ہین پس اگر کوئی ایسی سنت نکاح کو کہ بالکل متروک ہو رہی ہے اور سنت سنت کہ اپنے کنبے کی عورتونکو بالکل مٹ گئی ہے اور مانند اسکی کو رواج دیگا کیا کچھ ثواب پاویگا اور درصورت [illegible] کیسا لوٹا پاویگا بیدار ہونا چاہیے خواب غفلت سے اور عمل کرنا چاہیے اوسپر اور بعد [illegible] کے بعد مرنے کسی قرابتی کی چند روز تک اچار نہین ڈالتین اور دال نہین بگھارتین اور چرخا کاتتین وغیر ذلک بخیال اسکی کہ ان چیزون کی کرنے سے کوئی اور مر جاویگا یہ سب باتین بالکل شرک سے ہین بالکل انکو دور کرین حاصل یہ کہ ہر مسلمان کو ہر تقریب مین اتباع سنت چاہیے نہ اتباع رسم و آئین یہان کے اکثر مرد و عورت پھنس رہے ہین طرح طرح کے شرک و کفر

و بدعات کی باتون میں مردونکو چاہیے کہ اہل علم سے اول باتونکو [illegible]
اور وہ فرمان برداری اونکی کرین ہرگز انکار نکرین ورنہ [illegible]
کمال خراب ہونگے اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا وَاهْدِنَا اِلٰى سَبِيْلِ [illegible]

باب دوسرا بیچ بیان حق بیویوں کے خاوندون پر [illegible]

بیویونکو علم دینی سکھاوین کہ فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طَلَبُ
الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان
اور مسلمان عورت پر کذا فی المشکوۃ تا وہ بسبب جہالت کے کفر و گناہ میں گرفتار نہوں اور
دونونکی دنیا اور آخرت میں اچھی گذرے اور فساد دین و دنیا کا [illegible]
پہنچتے [illegible] اور بیویونکو پڑھانی سنانی ہیں پس [illegible] دنیا کی [illegible]
کرین اور حق ہے مردون پر کہ اپنی بیویون اور بچون اور گھر والون کو [illegible]
باز رکھین اور بجالانے طاعات کے تاکید کرین کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
یعنی اے ایمان والو بچاؤ اپنے نفسونکو اور اپنے گھر والونکو اوس [illegible]
ایندھن آدمی اور پتھر ہونگے اوسکی تفسیر میں صاحب مدارک نے یون لکھا ہے کہ آپ بھی
طاعات بجالاؤ اور ترک معصیت کرو اور اپنے گھر والون کو بھی طاعات کرنیکو کہو اور گناہ [illegible]
باز رکھو انتہی پس چاہیے کہ اپنی بیویون اور گھر والون کو نماز اور روزہ وغیرہ فرائض و
واجبات اور اچھی باتون کو کرنیکی تاکید کرو بلکہ کچھ تعزیر بھی دینی آئی ہے بیویکو ترک نماز وغیرہ
پر چنانچہ ملتقی الابحر میں لکھا ہے کہ جائز ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو ترک
کرنے زینت پر اور نہ قبول کرنے پر اسکے [illegible] اوسکو طرف بچھونے

اونکی مجلس مین صحبت کرے یا شب بیداری نہ ہو بے عذر حیض وغیرہ کے اور تعزیہ پر دی اوسکو ترک کرے نماز پڑھے
اور ترک کرنے پر بہت سے پسند نہ کرینگے اور روز گھر سے نکلجانے پر بلا اذان اسکی کے اٹھا یا اور سہیلیا وغیرہ
دیکھنے جانے اور اور شرک اور کفر اور گناہونکی باتونسی کہ اوپر گذرین اور تعزیہ اور مہندی پر چڑھانے
مین کرے عجیب حال ہے ان کے بعضے لوگونکا کہ اللہ تو فرماتا ہے کہ اپنی گھر والونکو دوزخ کی
آگ سے بچاؤ اور یہ برعکس اوسکے کرتے ہین کہ باعث ہوتے ہین اور بلاتے ہین دوزخ کی طرف
اونکو سو ایسے اعمال کی یہی کہ بعضے جاہل جورو بچونکے ساتھ ہوکر سہیلا پوجا انکو لیجاتے ہین
اور بعضے بدعتی وغیرہ کی پہنانیکو روا رکھتے ہین اور بعضے تعزیہ دکہانیکو لیجاتے ہین اور بعضے مہندی
دکہانیکو پس سہیلا پوجنے کو فتاوی عالمگیری مین کفر لکھا ہے اور اور شرک کی باتونکو بھی کیا
کتابونمین بہت منع کیا ہے اور تعزیہ داری اور مہندی کو مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہے
کہ بنانا تعزیہ کا اور علم وغیرہ کا درست نہین ہے اس لیے کہ تعزیہ داری عبارت اس سے ہے
کہ ترک لذائذ اور ترک زینت کرے اور صورت محزون وغمگین بناوے یعنی مانند عورتون
سوگ رکھنے والیون کے بیٹھے اور مرد کو کسی جگہ اسطرح کرنا شرع شریف سے ثابت نہین
ہوا مگر عورت کو بعد وفات زوج کے چار مہینے اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوای زوج کے
اگر کوئی اور قرابتی مرے تو تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد
تین دن کے اوسکو درست نہین حدیث شریف مین آیا ہے لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ الخ کہ ساری
حدیث مع ترجمہ کے اوپر گذر چکی ہے پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ ہے اور ایسی
بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا مین بسر کرتا ہے اور فرائض ونوافل اوسکے درگاہ
الٰہی مین مقبول نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ آوٰی
مُحْدِثًا عَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

لا یقبل اللہ منہ صرفا و لا عدلا یعنی جو کوئی نئی بات نکالتا ہے یعنی بدعت یا
جگہ دیتا ہے بدعتی کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگوں کی اور نہیں قبول کرتا
اللہ تعالی اوسکے فرض و نفل اور اور روایت میں آیا ہے من احدث فی امرنا ہذا ما لیس
منہ فہو رد یعنی جو کوئی نکالی اس امر دین ہمارے میں ایسی چیز کہ وہ نہیں ہے اوس میں سے پس وہ رد ہے
اور اوس مجلس میں بنیت زیارت اور گریہ و زاری کے بھی حاضر ہونا جائز نہیں اسلئے کہ وہاں زیارت
نہیں ہے کہ اوسکے لیے حاضر بلکہ وہ کہاں چیزیں قابل ازالہ کی ہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے
من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع
فبقلبہ وذلک اضعف الایمان یعنی جو کوئی دیکھے تم میں سے کوئی چیز خلاف شرع پس چاہیے
کہ بگاڑ ڈالے اوسکو اپنے ہاتھ سے اور اگر ہاتھ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی
نہ منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہ ضعیف تر درجہ ایمان کا ہے اور مجلس تعزیہ داری میں
جاکر مرثیہ اور کتاب سننی بھی جائز نہیں اسلیے کہ مرثیہ اور کتاب میں احوال واقعی نہیں ہوتا
بلکہ جھوٹ اور افترا اور حقارت بزرگوں کی ہے پس سننا اسکا بلکہ جانا بھی ایسی مجلس میں روا
نہیں چنانچہ حدیث شریف میں نہی واقع ہوئی ہے سننے اور پڑھنے مرثیوں کے سے عن ابی اوفی
قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المراثی یعنی ابی اوفی روایت
کرتے ہیں کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے اور اگر مرثیہ اور کتاب میں احوال
واقعی ہو تو سننا اسطرح کو مرثیہ اور کتاب کا فی نفسہ مضائقہ نہیں لیکن ہیأت اجتماعیہ جیسی کہ مبتدع
بناتے ہیں نہ بنانی چاہیے کہ مشابہت قوم مبتدعوں کی ساتھ ہوتی ہے اور اونکی مشابہت سے احتراز و اجتناب
ضرور ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے من تشبہ بقوم فہو منہم یعنی جو کوئی مشابہت کسی قوم
کی کرے پس وہ بھی انہیں میں سے ہے اور اس حدیث میں بھی داخل ہے من کثر سواد

قوم فهو منهم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل به یعنی جو کوئی مشابہت کرے
کسی قوم کی سو وہ بھی اونہیں میں سے ہے اور جو کوئی راضی ہو کسی قوم کے عمل کا سو تا ہے شریک عمل کرنیوالا کا
اور ایسی جگہہ فاتحہ درود پڑھنا بھی درست نہیں اسلیے کہ ایسی جگہہ قابل ازالہ ہونا وہ کرنیکی تھی
اور نجاست باطنی رکہتی ہے اور فاتحہ درود ایسی جای پڑھنی چاہیے کہ پاک ہو نجاست ظاہری و
باطنی سے پس جو شخص کہ پاخانہ میں کلام اللہ اور درود پڑھیگا ملامت کیا گیا اور طعن کیا گیا
ایسی ہی اس جگہہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابل ازالہ کی وہان بھی پڑھنا موجب ملامت اور
مطعونیت کا ہوگا کہ بے محل پڑا اور بدون بناؤ تعزیہ وغیرہ کی فقط اوس مکان میں کہ تبرک
صحیح مثل موی مبارک کی رکھا ہوا ہو اگر کیا ہو مجلس گریہ وزاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ درود
پڑھنا یہ بھی جائز نہیں اسلیے کہ یہ بھی بدعت سیئہ ہے اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ شہادت کا اور ختم کلام
وغیرہ پڑھنا مضایقہ نہیں اور تبرک صحیح مانند موی مبارک کی اکثر جای صحت کو نہیں پہونچا پس
تبرک ہونا اوسکا بنا بر اوہام عوام کالانعام کی ہے اوسکو تبرک جاننا نہ چاہیے جبتک کہ تبرکیت اوسکی
ثابت نہو اعتقاد اوسکی صحت کا نکرنا چاہیے اور جب تبرکیت اوسکی مفقود ہوئی محض مجلس گریہ و
زاری کی کرنی ہے اور وہ مجلس مرتب کرنی فقط واسطے گریہ وزاری کی سلف سے منقول نہیں ہے ہوئی
اور اگر تبرک صحیح مانند موی مبارک وغیرہ کی کہیں پیدا ہو تو اوسکی زیارت کی لیے جانا مضایقہ نہیں
اور تبرک کرنا زینت اور لذات کا مانند کھانی پان اور گلی اور گوشت وغیرہ سے بھی درست نہیں
جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور مددگار ہونا امور تعزیہ داری وغیرہ مین از خود یا بپاس خاطر اور
یا بپاس قرابت یا بسبب ہمسایگی اور ہمخانگی ہونے کے اور اسباب اپنا اوسکے لیے مانگے
دینا جائز نہیں اسلیے کہ اعانت معصیت پر ہوتی ہے اور اعانت معصیت غیر جائز ہے اور مرثیہ خوانی
اور کتاب خوانی بھی جائز نہیں کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع بھی کیا ہے

حضرت نے جیسے کہ اوپر گذرا اور اسمین جو تعظیم ہی وہ الگ کبیرہ ہی کیونکہ [illegible] آیا ہی اسپر کہ

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ یعنی لعنت کی رسول

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوحہ کرنیوالی اور سننے والی کو اور اجرت بھی جو نوحہ کرنے کی ہی

حرام ہی اسلیے کہ جو [illegible] ہی کہ اجرت لینی معصیت پر درست نہین جیسے کہ مزامیر وغنا

کہ حرام ہین اجرت انکی بھی حرام ہی اسی طرح ان چیزون کی بھی حرام ہی [illegible] روشن

کرنی حضرت سید عبد القادر جیلانی کی [illegible] اسلیے کہ جیسا شغف [illegible] تعزیہ

بنانے مین ہی ویسا ہی [illegible] سوال بہت سی بدعت حسنہ [illegible] اور اگر

سیئہ ہی تو [illegible] اسکی برائی حد [illegible] کو پہونچتی ہی اور فاعل اوسکا

مرتکب کبیرہ کا ہی یا مکروہ کا ویا فاعل اسکا صاحب صغیرہ کا ہی جواب یہ تمام امور بدعت سیئہ

ہین اور تفاوت امور بدعیہ مین باعتبار مفسدہ کے ہی جن بدعت مین کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہی

برائی اوسکی زیادہ تر ہوتی ہی اور جس بدعت مین کہ مفسدہ کم ہوتا ہی [illegible] کم ہوتی ہی

مگر مرتکب ہر بدعت کا [illegible] اور رحمت خدا کی اوسمین جانتا ہی تو مرتکب اوسکا خارج

دائرہ اسلام سے ہوجاتا ہی چنانچہ حدیث شریف سے کہ کتاب ابن ماجہ مین وارد ہی معلوم ہوتا ہے

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب

بدعۃ صوما ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا و

لا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین یعنی

روایت ہی حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ بدعتی

کا روزہ اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض اور نہ نفل نکلجاتا ہی وہ اسلام سے

ایسا [illegible] جیسے کہ اسمین نہین لگا رہتا [illegible] نکل آتا ہی آٹے سے [illegible] عام ہی کہ [illegible]

اعانت کیا ہو واسطے بدعت کو اعانت نہین کیا ہی بلکہ ویسا کیا ہی ڈریہ شخص یہ بند کرتا ہی اوسکو دونونکو
یعنی ہمیشگی اور حدیث ابن ماجہ مین یہ بھی آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَبَی اللّٰہُ
اَنْ یَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ حَتّٰی یَدَعَہٗ یعنی نہین قبول کرتا اللہ عمل صاحب
بدعت کا یہانتک کہ ترک کرے اوسکو اور مرتکب بدعت کو ضال فرمایا ہی حدیث مین اگر ضلالت
اوسکی اس حد کو پہونچی کہ اوسمین وعید نار آیا ہو تو وہ شخص مرتکب کبیرہ کا ہو والا صغیرہ کا ہوگا اور یہ
فرق اوس صورت مین ہی کہ بدعت کو اچھا نہ سمجھے یعنی اچھا سمجھنے والا کافر ہوتا ہی دونون صورتون مین
جیسا کہ اوپر صریح فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہی اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہی
تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام ہو اور جو عورتین وغیرہ کہ تعزیہ وغیرہ کی آگے لاتی ہین اور اوسپر نیاز دیتی ہین
اور رکھ چھوڑتی ہین اور شب عاشورا کی قابین حلوی کی تعزیہ کی تخت پر رکھ دیتی ہین اور صبح کو
اوٹھا کر تقسیم کرتی ہین پس بسبب بیجائی اوسکی کے آگے تعزیہ وغیرہ کی بلکہ آگے قبور حقیقیہ کی بھی تشبیہ
ساتھ کفار و بت پرستونکی ہوتی ہے اور اس جہت سی اسمین کراہیت پیدا ہوتی ہی واللہ اعلم تمام ہوئی
تقریر مولانا عبد العزیز مرحوم کی پس ای بھائیو غرض نقل کرنے اس کلام طویل سے یہ ہی کہ صاف
مولانا مرحوم کی تقریر سے یہ بات نکلتی ہے کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو اچھا جانکر بناوی یا دیکھنے جاوے
وہ خارج ہوجاتا ہی دائرہ اسلام سے پس تمکو آپ بھی اس سے بچنا چاہیے اور اپنے گھر والونکو
بھی بچاؤ کہ نہ جانے دو اور اسی طرح منع کرو اور گناہونکی باتونسی کہ انمین سے زناکاری اور بے حیائی
ہی جو کوئی روا رکھے اپنے گھر والون مین بیحیائی کی باتین وہ دیوث ہی کہ جسکے حق مین حضرت نے
فرمایا ہی ثَلٰثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ
الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِہِ الْخُبْثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ یعنی تین شخصون پر اللہ
تعالی نے جنت حرام کی ہے ایک تو ہمیشہ شراب پینے والا اور دوسرا نافرمان ماں باپ کا

اور نیز دیوث ہونا کبیرہ گناہ ہے دیوث وہ ہے جو اپنے اہل و عیال میں زنا کی کو نقل کی یہ احمد اور نسائی نے
ف اہل و عیال میں یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق میں روا رکھے زنا کو یعنی
زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کے اور انہیں کے حکم میں ہیں تمام گناہ مانند پینے
شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کی اور مانند انکے یعنی اگر مثلاً بیوی کو دیکھے شراب پیتے
یا ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نکرے تو وہ بھی دیوث کے حکم میں ہے اس لیے کہ کہا طیبی نے
کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے اپنی اہل میں چیز بری اور نہ غیرت کرے اوپر اور نہ منع کرے انکو اوس سے
انتہی یہ ملا علی قاری نے مرقات میں لکھا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر والون کو تمام بے حیائی
اور گناہونکی باتون سے منع کرنا چاہیے پس جو کہ زناکاری اور چپٹی بازی کو روا رکھے اپنے گھر والو
مین اوسکا دیوث ہونا تو ظاہر ہے اور جو کہ اپنے گھر والون کے لیے بے پردگی اور خلا ملا رہنے کو اور
ہم کلام ہونیکو ساتھ اجنبیون کے اور بری باتون کو روا رکھے وہ بھی دیوث ہے پس مسائل
ستر کے یہان لکھنے ضرور پڑے تو لوگ آگاہ ہون اوس سے جاننا چاہیے کہ اصل مسائل ستر کی
یہ دو آیتین کلام مجید کی ہین سورۂ نور مین قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا
فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ یعنی کہہ اے محمد مومنونکو کہ ڈھانکین
آنکھین اپنی یعنی دیکھنے اوس چیز کے سے کہ حرام ہے اور نگاہ رکھین اپنی سترونکو حرام سے یہ ڈھانکنا آنکھو
اور محافظت سترونکی پاکیزہ تر اور سودمند ہے اونکے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین تحقیق اللہ تعالی
خبر رکھتا ہے اون چیزونکی کہ کرتے ہین وہ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ
جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ الخ یعنی اور کہہ مومن عورتونکو کہ ڈھانکین
دیدے اپنے اور نہ دیکھین مردون نامحرم وغیرہ کو اور نگاہ رکھین اپنے سترونکو برائیون سے

اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت یعنی زیور اپنی کو کہ وہ مواضع سر اور کان اور گردن اور بازو اور
سینہ اور پہنچے اور پنڈلیان ہین مگر وہ کہ ظاہر ہون اونسے یعنی وہ اعضا کہ جاری ہوئی ہی عادت وجبلت
اونکی ظہور پر کہ وہ مونہہ اور ہتیلیان اور دونون قدم ہین اور چاہیے کہ اوڑھی رہین چادرین اپنی اپنی
گریبانون پر اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت اپنی کی مگر اپنے خاوندونکے لیے آخر آیت تک حاصل یہ کہ
ان آیتونمین حکم ستر ڈہکنے کا ہی اور تفصیل اوسکی در المختار وغیرہ مین یون لکھی ہے کہ دیکھے
مرد بدن مرد کا سوائے اوس جگہ کے کہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک اور اپنی بیوی کا اور ایسی
لونڈی کا کہ حلال ہی اوس سے صحبت کرنی جائز ہے دیکھنا تمام بدن کا ساتھ شہوت کے بھی اور بغیر
شہوت کے بھی لیکن نہ دیکھنا اوسکے ستر کا اولی ہے کہ باعث ہوتا ہی نسیان کا اور یہ جو قید لگائی
کہ حلال ہو صحبت کرنی اوسکے اس سے نکل گئی لونڈی مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشرکہ اور منکوحہ غیر کی
اور وہ کہ حرام ہو بسبب علاقہ دودھ کی یا مصاہرت کی پس حکم اونکا مانند اجنبی کی لونڈی کی ہی اور
دیکھی اپنی محرمہ کا سر اور منہہ اور سینہ اور پنڈلی اور بازو اگر امن ہو اپنی شہوت سے اور اوسکی شہوت سے
والا نہ دیکھے اور نہ دیکھے اوسکی پیٹھہ اور پیٹ سے زانو کے نیچے تک اگرچہ امن ہو شہوت سے کہ یہ ستر ہے محرمہ کا نسبت
محرم کی اور نہین مضایقہ اسکا کہ خلوت اور سفر کرے محرمہ کے ساتھہ پس اگر احتیاج پڑے اوسکی سوار
کرنیکی اور اوتارنیکی تو نہین مضایقہ اسکا کہ چھوئی اوسکو کپڑے پر سے اور پکڑے پیٹ اور پیٹھہ اوسکی اور ان
اعضا کو کہ نیچے ہین اون دونونکی بشرطیکہ امن ہو شہوت سے پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی
شہوت کا از راہ یقین کے یا ظن کے یا شک کے تو ان سب سے پرہیز کرے پھر اگر سوار ہو سکے وہ آپ سے
تو باز رہے مرد اس سے بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکی عورت تو تکلف کرے مرد ساتھہ کپڑونکی تاکہ نہ پہونچے
مرد کو حرارت عورت کے بدن کی اور اگر نہ پاوے کپڑا تو دفع کرے شہوت کو اپنی دل سے بقدر امکان کے
اور حکم غیر کی لونڈی کا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد ہو مانند محرمہ کے ہے اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی

مذکورہ کو نیز ان اعضا اوس عورت کا دیکھنا درست ہے چھونا بھی اونکا درست ہے اگر امن ہو شہوت سے اپنی
بھی یا دیر تک بھی اور اگر امن نہ ہو شہوت سے یا شک ہو شہوت کا تو نہیں حلال اوسکو دیکھنا اور چھونا
اونکا اور ستر عورت حرہ کا پیٹ اور پیٹھ ... کے سوا سارا بدن ہے مگر چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں
قدم بموجب ایک روایت کے پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہے مگر امن ہو شہوت سے اور اگر خوف ہو
شہوت کا یا شک ہو تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادائے شہادت کے اور حاکم کو وقت حکم کرنے کے اور نکاح
کے ارادہ کرنیوالے کو اگرچہ ... ارادہ خریدنیکا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ جہاں مرض ہو اوسکا اگرچہ ... اور
دیکھنا اون اعضا کا بھی اشخاص مذکورہ کو جائز ہے اگرچہ امن نہو شہوت سے اور نہیں جائز ہے چھونا
اونکا اگرچہ امن ہو شہوت سے اگر وہ عورت جوان ہو اور اگر بڈھیا ہو کہ خواہش ... نہیں آتی یا مرد بڈھا ہو کہ
امن رکھتا ہو اپنے اوپر اور اوسکے نفس پر شہوت سے تو جائز ہے چھونا اوسکے ان اعضا کا اور جسکا جائز ہوا چھونا اور
دیکھنا بڈھیا کے ان اعضا کا ... اوسکے اور خلوت کرنی جبکہ امن ہو اپنے پر اور اوسپر اور
نہیں تو نہیں اور اشباہ میں لکھا ہے کہ خلوت کرنی ساتھ اجنبیہ کے حرام ہے مگر ... ملازمت ... ہو
... کہ چلی جاوے ... یا ہو بڈھیا ... ہو پردہ کے پیچھے **مسئلہ** خلوت ساتھ محرم کے
مباح ہے مگر ساتھ دودہ شریک بہن کے اور ساس جوان کے نہیں مباح **مسئلہ** شرح ملتقی میں لکھا ہے
کہ نہ کلام کرے اجنبیہ سے مگر بڈھیا چھینکے یا سلام کرے تو جواب دے اوسکی چھینک کا اور سلام کا اور
بڈھیا نہو تو نہ جواب دے **ف** اگر مرد چھینکے تو عورت اوسکی چھینک کا جواب دے یرحمک
اللہ کہے اگر مرد نے الحمد للہ کہی ہو اور اگر عورت چھینکے اور وہ بڈھیا ہو تو مرد اوسکی چھینک کا
جواب دے اور اگر عورت جوان ہو تو اوسکی چھینک کا جواب دل میں دے اور یہ حکم غیر محرم کا ہے عالمگیری
مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت کے خریدنیکا تو جائز ہے چھونا اوسکے اون اعضا کا کہ حلال
ہے دیکھنا اونکا اگرچہ خوف ہو شہوت کا **مسئلہ** جائز ہے دیکھنا اور چھونا ایسی چھوٹی لڑکی کا

کہ جو اہر شخص ہو ولی ہو اوسکے پیچھے مسئلہ جائز ہے طبیب کو دیکھنا عورت کی جو جگہ بیماری کی ہے واسطے ضرورت
کے اور لائق ہے طبیب کو کہ سکھاوے ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا … اگر نہ ہو ایسی عورت …
تو چاہیے کہ چھپا دے تمام بدن اوسکا سوا اوس جگہ … اور
جہانتک ہو سکے نظر پھیرے اسلیے کہ دیکھنا بقدر ضرورت کے جائز ہے … اور ایسا ہی حکم دایہ کا
اور ختنہ کرنیوالے کا ہے اور اسی طرح جائز ہے … کو نظر کرنی … وقت حقنہ کرنے کے
مسئلہ غلام عورت کا مانند مرد اجنبی کے ہے اوسکے حق میں پس … اپنے مالک کے
اور نہ سفر کرے ساتھ مالک کے اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے غلام مانند محرم کے ہے مسئلہ … کا
بہ نسبت مسلمان عورت کے مانند … کے ہے بہ نسبت مرد کے یعنی مسلمان عورت کو بھی جو حصہ بدن کا زیر ناف
سے گھٹنے کے نیچے تک ہے دیکھنا درست نہیں اور عورت کافرہ مانند مرد اجنبی کے ہے … روایت میں پس
نہ دیکھے طرف بدن مسلمان عورت کی پس یہاں جو رسم ہے کہ حلال خوری و چماری وغیرہ کافرہ
کے سامنے عورتیں … بیٹھتی ہیں بہت برا کرتی ہیں یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے مرد اجنبی کے
سامنے ہوں اور نہیں لائق عورت صالحہ کو یہ کہ دیکھے طرف اوسکی عورت فاجرہ اسلیے کہ وہ بیان کریگی
اسکا آگے مردوں کے پس نہ اوتارے چادر اپنی آگے اوسکے مسئلہ دیکھے عورت مرد کو مانند دیکھنے مرد کے مرد کو
اگر امن ہو شہوت سے پس اگر امن نہ ہو یعنی خوف رکھتی ہو شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل
نہ دیکھے کہ حرام ہے دیکھنا مانند مرد کے مسئلہ بال لٹکے ہوئے عورت کے سر کے … بموجب روایت
صحیح کے مسئلہ جو عضو کہ نہیں جائز دیکھنا اوسکا پہلے جدا ہونیکے بدن سے نہیں جائز ہے
دیکھنا اوسکا بعد جدا ہونیکے بھی اگرچہ بعد موت کے ہو مانند بال زیر ناف کے اور عورت کے سر کے بال و
اور پہونچے کی ہڈی عورت آزاد مرد کی اور پنڈلی اوسکی کے اور کترے ہوئے ناخنوں پانوں
اوسکے کے نہ ہاتھ اوسکے کے مسئلہ نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کے ساتھ شہوت کے

حرام ہے **مسئلہ** خصی اور ستر کٹا اور مخنث نظر کرنیمین طرف عورت اجنبیہ کے مانند مرد صحیح الاعضا
کی ہے تمام ہوا مضمون در المختار وغیرہ کا اور حاصل اسکو ذکر کرنیسے یہ ہے کہ مردونکو چاہیے کہ موافق
ان مسائل کے اپنی بیویونکو پردہ کرواوین اور اس بارہ مین خالہ پھوپھی وغیرہا کی بیٹی اور
ہمسائیان اکثر گھرونمین آیا کرتی ہین جبتک کہ سفت کپڑا کہ جسمین رنگ بدنکا معلوم نہو نہ پہناوین او
تمام بدن ڈھکواوین دیوث کہلاوینگے بہت ضرور ہے اہتمام کرنا اسکا اور نصاب الاحتساب مین
بھی مسائل ستر وغیرہ کی خوب لکھی ہین وہ بھی یہان لکھی جاتی ہین تا لوگ اونپر عمل کرین لکھا ہے اوسمین
کہ سفر کرنا عورت آزاد کا ساتھ غیر محرم کے نہین جائز ہے اور عورت کا غلام اور اجنبی برابر ہین بیچ عدم جواز
سفر کے ساتھ اوسکے غلام ستر کہتا ہو یا ستر کٹا ہو یا خصی ہو **مسئلہ** عورت آزاد منع کیجاوے
کھولنے منھ اور ہتھیلیون اور قدمون کیسے وقت واقع ہونے نظر اجنبی کی اوسپر اسلیے کہ وہ
امن مین نہین ہوتی ہے شہوت بعضے دیکھنے والون کیسے طرف اوسکے مگر جبکہ ہو بڑھیا تو جائز ہے
نظر کرنی طرف منھ اوسکے کے اور حلال ہے مصافحہ اوسکا جبکہ امن ہو شہوت سے **مسئلہ**
منع کیا جاوے عورتون کو پہننے جھانجن اور گھنگرو کیسے حتی کہ چھوٹی لڑکی کو بھی پہنانا انکا مکروہ ہے
اور بالغہ عورت کے لیے اشد کراہت ہے اسلیے کہ بہنی حال عورتون کا ستر ہے اور اسمین
اظہار اونکا ہے مع ہذا جھانجن وغیرہ اسباب لہو سے بھی ہین اور اونکے منع ہونیکی روایت
مشکوٰۃ مین موجود ہے اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ
فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ
یعنی ناگہان آئی حضرت عائشہ رض کے پاس ایک لڑکی اس حال مین کہ اوسکے پانون مین
گھنگرو یا جھانجن تھے بجتے ہوئے پس کہا حضرت عائشہ رض نے اوس عورت سے کہ اوسکو

[illegible] الا اسکو [illegible] تو کھنگرو اسکی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
[illegible] داخل ہوتی تو سنتی اوس گھر مین کہ اوسمین گھنٹی یا کھنگرو ہون اور اسی طرح حضرت عمر رضی
ایک لڑکی کی [illegible] سے کھنگرو کاٹ ڈالے اور کہا کہ مینے سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے تھے ہر کھنگرو اور گھنٹی کے شیطان ہی کذا فی المشکوۃ **مسئلہ** لائق ہی یہ کہ خدمت کیلیے
گھرمین لونڈی رکھی نہ غلام اسلیے کہ خوف فتنہ کا غلام مین زیادہ ہوتا ہی نسبت آزاد اجنبی کی اور اسمین
[illegible] اور [illegible] برابر ہین **مسئلہ** نہین جائز ہی عورت عدت والی کو خواہ عدت موت کی ہو
خواہ طلاق بائن کی نکلنا خاوند کے گھر سے باذن خاوند کی اور نہ بغیر اذن اوسکے اور نہین چاہیے
اوسکو کنگھی کرنی [illegible] دندانونکی بلکہ کھلی دندانونکی کرے اور پرہیز کرے ہر زینت سے مانند سرمہ اور حنا اور
خضاب اور تیل اور خوشبو اور زیور اور پہننے لباس خوشبودار اور کسنبی اور زعفرانی کی **مسئلہ** اگر
دیکھے محتسب ایک مرد کو ساتھہ عورت کی باتین کرتے راہ مین پس کیا کرے معاملہ اوسکے جواب منقول ہی
کہ حضرت عمر رضی نے دیکھا ایک مرد کو باتین کرتے ساتھہ ایک عورت کی راہ مین پس مارا مرد کو انہونے درہ سے
پس کہا مرد نے کہ یہ بیوی میری تھی کہا اوسکو حضرت عمر رضی نے کہ اگر تھی یہ بیوی تیری تو کیون نہ لیگیا
تو اوسکو اپنے گھر مین تا نہ تہمت کرتا تجکو کوئی راہ مین **مسئلہ** عادت پکڑی ہی عورتون نے نکلنے کی طرف
بعضی قبرون متبرکہ کی پس آیا اونکو ثواب ہوتا ہی یا واجب ہی اونپر احتساب جواب ذکر کیا گیا ہی
کفایۃ شعبی مین بیچ باب خروج النساء الی المقابر یوم الخمیس کی کہ سوال کیے گئے قاضی امام جائز ہونے
نکلنے عورتونکی سے طرف مقابر کے دن پنجشنبہ کی پس کہا نہ سوال کر تو جواز اور فساد سے بیچ مثل اسکی کے
بلکہ سوال کر مقدار لعنت کو سے کہ لاحق ہوتی ہی اوسکو اسمین جان کہ عورت جب نیت کرتی ہی نکلنے
کی قبرونکی طرف ہوتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کی اور ملائکہ کی اور جبکہ نکلتی ہے گھیر لیتے ہین اوسکو شیاطین
ہر جانب سے اور جب آتی ہے قبر پر لعنت کرتی ہی اوسکو روح میت کی اور جب پھرتی ہے

فـ: [illegible] تحقیق [illegible]

ہوتی ہی اللہ تعالی کی لعنت مین اسی طرح یہانتک کہ پھر آوی اپنے گھر اور حدیث مین آیا ہی جو عورت
کہ نکلے طرف مقبرہ کی لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے ساتون آسمانونکی اور ساتون زمینون کے
پس چلتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالی کے اور جو عورت کہ دعاے خیر کرتی ہے میت کیلیے
اپنے گھر مین دیتا ہی اوسکے لیے اللہ تعالی ثواب حج اور عمرہ کا اور منقول ہی حضرت سلمان اور
ابی ہریرہ رضؓ سے کہ نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے اور کھڑے رہے اپنے گھر کے
دروازے پر پھر آئین حضرت فاطمہ رضؓ پس فرمایا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہانسے
آئی تو کہا نکلی تھی مین طرف مکان فلانی عورت کی کہ مرگئی ہی پس فرمایا حضرت فاطمہؓ کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا گئی تھی تو طرف قبر اوسکی کے پس کہا حضرت فاطمہ رضؓ نے معاذ اللہ اس سے
کہ کرون مین یہ بعد اسکی کہ سنا مینے آپ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر زیارت کرتی تو اوسکی
قبر کی سونگھتی تو بو جنت کی انتہی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو مباح نہین ہے جنازے
کی ساتھہ جانا اور مستملی شرح کنز سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کو زیارت قبرونکی مکروہ تحریمی ہی اور
مجالس الابرار کی مصنف نے بھی لکھا ہی کہ نہین حلال عورتونکو نکلنا طرف مقابر کے اور عینی
شرح بخاری مین لکھا ہی کہ کہا ابن عبد البرؒ نے وَلَقَدْ کَرِہَ اَکْثَرُ الْعُلَمَاءِ خُرُوْجَهُنَّ
اِلَی الصَّلٰوۃِ فَکَیْفَ اِلَی الْمَقَابِرِ یعنی مکروہ رکہا ہی اکثر علمانے نکلنا عورتونکا طرف نمازکے
پس کیا حال ہو مقابر کیطرف نکلنے کا اور بعد کلام طویل کے آخر مین لکھا ہی کہ حاصل کلام
اس سبب سے یہ ہی کہ زیارت قبرونکی مکروہ ہی عورتونکو بلکہ حرام ہے اس زمانہ مین خصوصاً
مصر کی عورتونکو انتہی اور نووی نے بیچ شرح مسلم کے تحت حدیث عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
کَیْفَ اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَعْنِیْ فِیْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِیْ اَلسَّلَامُ عَلٰی
اَهْلِ الدِّیَارِ الخ کے لکھا ہی بعد نقل کرنے اختلاف علماء کی بیچ زیارت قبور کی عورتون کے لیے

کہ بعضون نے مباح کہی ہے زیارت عورتونکی لیے اور بعضون نے حرام اور بعضون نے مکروہ اور جنہون نے
مباح کہی ہے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے اور حدیث کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ
فَزُوْرُوْهَا سے اور جواب اوسکا یہ ہے کہ نھیتکم مین ضمیر مذکر کی ہے پس نہین داخل
ہو سکتین عورتین بموجب مذہب صحیح مختار کی اصول مین انتہی اور یہ جو حدیث آئی ہے کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ یعنی لعنت کی اللہ نے یا لعنت
کرے اللہ عورتون قبرونکی زیارت کرنیوالیونکو عبد الرحیم طاہری نے بیچ شرح ترمذی کے
نیچے اسی حدیث کی بعد کلام طویل سے لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا کہ حدیث رخصت کی پہلی حدیث
لعن کی ہے پس صحیح عدم رخصت ہے عورتونکی لیے بیچ زیارت کی جیسے کہ مذہب جمہور کا ہے
اور مؤید ہے اسکو مذکر لانا صیغہ رخصت کا بھی یعنی فزوروہا اور شرح برزخ مین بیچ باب الرخصۃ
فی زیارۃ القبور کے لکھتا ہے کہ پھر جان تو کہ زیارت قبور کی اجازت ہے مردونکو اور اسپر اکثر
اہل علم ہین اور عورتونکا حکم یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی زوارات قبور کو
پس نہین جائز ہے اونکی لیے رخصت دینی بیچ زیارت قبور کے پھر بعض اہل علم کا قول نقل
کیا کہ اونہون نے اختلاف علماء کا نقل کر کر کہا کہ کہا جمہور علماء نے کہ جسنے ثابت کی ہے رخصت
عورتون کے لیے بیچ زیارت کی پس دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث نہیتکم الخ کے اور وہ استدلال
بلا قیاس ہے اسلیے کہ خطاب مردون کے لیے ہے نہین مشتمل ہے عورتونکو اور نہین روایت
کی گئی کوئی حدیث عورتونکی حق مین پس نہین عام ہے رخصت پس صحیح یہ ہے کہ نہین مباح
عورتونکے لیے زیارت قبور کی انتہی اور حجۃ العلماء مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ زیارت کی
پس گئے ہین بعضے علماء طرف عام ہونے رخصت کی مردون اور عورتون کے لیے لیکن جمہور نے
خاص کیا ہے زیارت کو واسطے مردون کے اور یہی صحیح تر ہے اسلیے کہ روایت کی گئی ہے

حدیث ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے زوارات قبور پر انتہی
ودر البحار میں لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مستحب ہے مردون کے لیے نہ عورتون کے لیے
کے انتہی اور بیچ حق الصراح شرح نور الایضاح کے لکھتا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبور کی مردون
کے لیے اور بعضون نے کہا حرام ہے عورتون پر لیکن صحیح یہ ہے کہ حرام ہے
اور بیچ درر البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفة الفقہا اور کنز العباد کے لکھتا ہے زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ
حَرُمَ لِلنِّسَاءِ انتہی یعنی زیارت قبرونکی اچھی ہے مردونکے لیے اور حرام ہے عورتونکے لیے اور حجة الاسلام مین
لکھا ہے کہ عورتونکو زیارت کیواسطے نہ جانا چاہیے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک عورت کو کہ زیارت کو جاتی تھی مردے اوسکو لعنت کرتے ہین اور شیاطین گرد جاتے ہیں
اور مسائل الاموات مین لکھتا ہے عورت کو زیارت قبور کی منع ہے مگر قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
انتہی اور کفایہ شعبی اور تاتارخانی اور ابراہیم شاہی اور مالابدمنہ مین بھی اسیطرح ہے اصلاح کہ قول کشفنا
ستملی اور نصاب الاحتساب اور مجالس الابرار اور قول عبد البر اور کلام عینی شارح بخاری اور امام
نووی اور عبد الرحیم طاہری شارح ترمذی اور صاحب شرح برزخ اور مصنف حجة العلماء اور فقہا
درر البحار اور شارح نور الایضاح اور صاحب درر البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفة الفقہا اور
کنز العباد اور حجة الاسلام اور خلاصة الفقہ اور مسائل الاموات اور ابراہیم شاہی اور مالابدمنہ کی
سمجھ ہی واضح ہوا کہ زیارت قبرونکی عورتونکے لیے حرام و مکروہ ہے بقول اصح کے اور بعضون نے
اگرچہ جائز لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ فقہا کے اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غُلِبَ الْحَرَامُ یعنی
جب جمع ہو حلال اور حرام غالب ہوتا ہے حرام بھی متعین و مقرر ہوا کہ زیارت قبرونکی عورتونکے لیے
حرام یا مکروہ ہے پس جناب مرشدنا حضرت مولانا اسحق رحمة اللہ نے جو مسائل اربعین مین عورتونکے
حق مین زیارت قبرونکی منع لکھی ہے اور اوسکو کسی بزرگ نے رد کیا ہے ان روایتون سے

حق گوئی اور باطل گوئی ہر ایک [illegible] ظاہر ہو جاویگی اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
وَجَنِّبْنَا عَنِ الضَّلَالَةِ الْعَقِيْمَةِ اٰمِيْن رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے شرح
[illegible] کہ جب مر جاوے عورت اور ہو اوسکا باپ یا بھائی یا بیٹا تو اور ذی رحم محرم تو اوسکی اولی
[illegible] ہے اوسکی قبر [illegible] غیرونکی اور اگر ذی رحم محرم نہو تو مضائقہ نہین ہے اجنبیونکو
[illegible] رکھنے اوسکے قبر مین اور احتیاج [illegible] رکھنے کو لیے مسئلہ ایک عورت داخل ہوئی
گہر غیر [illegible] بغیر اذن صاحب [illegible] احتساب کیا جاوے اوسپر یا نہین جواب
[illegible] کہ وہ عورت صاحب رحم محرم گہر والی [illegible] تو درست ہے اوسکو داخل ہونا گہر مین بغیر اذن گہر والے
[illegible] ہے جسوقت کہ [illegible] محرم یعنی گہر والے کا تو حلال ہے عورت کو داخل
ہونا [illegible] اوسکے [illegible] اور یہ مسئلہ عجیب ہے کوشش کیجاوے
[illegible] اسکے اور بیچ گہر غیر انکی [illegible] احتساب کیا جاویگا اوسپر جیسے کہ احتساب کیا جاوے
بسبب قول اللہ تعالی کے لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا مسئلہ
ذکر کیا گیا ہے بیچ کتاب الحج تجنیس [illegible] کہ عورت احرام والی اپنے منہہ پر کپڑا لٹکاوے لیکن الگ
رکھے کپڑا اپنے منہہ سے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو کہولنا منہہ کا اجنبیون کے سامنے منع ہے
مسئلہ پوچھے گئے حضرت ابو بکر [illegible] ایک عورت کی سے کہ اوسنے کتر ڈالے تہے بال اپنے
سر کے فرمایا کہ لازم ہے اسکو استغفار کرنی اللہ تعالی سے اور توبہ کرنی اور پھر ایسی حرکت نکرے
عرض کیا گیا کہ اگر کیا ہو اوسنے یہ باذن خاوند اپنے کے فرمایا لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ
الْخَالِقِ نہین فرمانبرداری بیچ مخلوق کی گناہ خالق مین پہر عرض کیا گیا اونسے کہ کیون نہین
جائز ہے یہ اوسکے لیے اونہون نے فرمایا اسلیے کہ اوسنے مشابہت کی ساتہہ مردون کی حال آنکہ
فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کرے اللہ تعالی اون مردون پر کہ مشابہت

کرین ساتھ عورتونکے اور اون عورتونپر کہ مشابہت کرین ساتھ مردون کے اور اسلیے منع ہے
کہ بال عورت کی لیے بمنزلہ داڑھی کے ہین مردون کے لیے پس جیسے کہ نہین درست ہے مرد کو مونڈانا
اور کترانا داڑھی کا اسیطرح نہین درست ہے عورتونکو کترنا اپنی بالونکا پہر کہا گیا حضرت ابوبکرؓ سے کہ
اگر ملاوی عورت بال اپنی بیچ کے بالونکے تو کیا حکم ہے کہا نہین درست اوسکو یعنی ایک عورت کے
بال دوسری عورت کے بالونمین ملاکے بڑہانیکے لیے درست نہین مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کتاب مغرب مین
کہ لعنت خدا کی ہے اوس عورتپر کہ بال چُنے منھ پرسے اور اوسپر کہ بال اوسکے چنواوی اور اوسپر
کہ دانت تیز کرے اور اوسپر کہ دانت تیز کرواوے اور اوس عورتپر کہ ملاوے بال اپنی ساتھ
بالون اور عورت کے لیکن دونونکے لیے اور اوسپر کہ ملواوے اپنی بالون کے ساتھ اور کی بال
اور گودنیوالی اور گدوانیوالی پر تمام ہوا کلام صاحب نصاب الاحتساب کا اور یہ جو لعنتین ان عورتونپر
مذکور ہوئین حدیثون مین آئی ہین چنانچہ مشکوٰۃ مین وہ حدیثین موجود ہین اور ان حدیثونکی
شرح مین ملا علی قاری اور حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے یون لکہا ہے کہ بال چُنے الخ یعنی بال
پیشانی کے یا بہوون کے منھ پرسے چننے مکروہ ہین اور اگر داڑہی یا مونچہین نکلین عورت کی تو اونکو
مونڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے اور تیز کرنا دانتونکا یہ کہ عرب مین رسم ہے کہ جب عورتین بڈہیا ہو جاتی
ہین اور دانت بڑہ جاتی ہین یا گہس جاتی ہین تو اونکو تیز کروالیتی ہین اور فرق کرواتی ہین دانتونمین
واسطے اظہار حسن و جوانی کے اور مشابہت کی ساتھ جوانون کے اور ملاوے بال اپنے الخ عام ہے
کہ آپ ملاوے یا اور کو حکم کرے ملانیکا کہا نووی نے کہ حدیثونسے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے ملانا
بالونکا مطلق اور یہی ظاہر مختار ہے اور ہماری علمائے نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر ملاوی بال آدمی
کی تو حرام ہے بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہے نفع اوٹھانا آدمی کی بالونسے اور تمام اجزا اوسکی سے بسبب
بزرگی اوسکی کے اور سوا آدمی کے جانور کے پاک بال ہون تو اوسکا یہ حکم ہے کہ اگر نہ ہو

عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اوسکو ملانا انکا بھی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہ ہے
کہ اگر ملاوے ساتھ اذن خاوند یا سید کے تو جائز ہے اور کہا مالک اور طبری اور اکثر علما رنے کہ
ملانا ہر چیز کا بالون مین ممنوع ہے خواہ بال ہون یا صوف یا چیتھڑی یا سوای اُسکے اور دلیل پکڑی ہے
انہون نے ساتھ حدیثون کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہے ساتھ بالونکے پس نہین مضایقہ
ہی ساتھ ملانے صوف وغیرہ کے انتہی اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ بالونمین آدمی کی بال ملانے
حرام مین برابر ہے کہ اپنے بال ملاوی یا اپنے غیر کے کذا فی الاختیار شرح المختار اور نہین مضایقہ ہی یہ
کہ ڈالے عورت اپنی مینڈھیون اور چوٹی مین کچھ دبر سے یعنی پشم اونٹ کی کذا فی فتاوی قاضی خان
انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ چوٹلہ بھیڑ کی پشم کا جو عورتین یہان ڈالتی ہین درست ہی مگر ترک اوسکا اولی ہے
اور گودنا یہ کہ سوئیان یا مانند انکے جلد مین چبھوئی جاتی ہین یہانتک کہ خون بہنے لگتا ہی پھر اوسمین
سرمہ یا نیل بھر دیتے ہین تمام ہوا کلام حضرت شیخ و ملا علی وغیرہما رحمہم اللہ کا پس یہ سب چیزین گناہ
کبیرہ ہین کہ لعنت آئی ہے فاعل و مفعول پر اور گناہ کی چیز ہی ظلم کرنا لونڈی غلام عرفی پر کہ حقیقت
مین لونڈیان شرعی نہین اور یہ لوگ لونڈیان سمجھکر ظلم کرتے ہین چنانچہ بیان مفصل اسکا رسالہ
منظر الحق مین لکھا ہے پس چاہیے خاوندونکو چاہیے کہ منع کرین اپنی بیویون کو اس ظلم سے کہ حدیث
شریف مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰی يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهٗ عَلَى
الْحَقِّ اَطْرًا اَوْ لَتَقْصُرُنَّهٗ قَصْرًا اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰی بَعْضٍ
ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ یعنی ہرگز نہین یون قسم ہی اللہ کی البتہ حکم کرو اچھی باتون کا
اور البتہ منع کرو بری باتونسے اور منع کرو ظالم کو ظلم سے اور کھینچو اوسکو حق کی طرف کھینچنا اور روکو
اوسکو حق پر روکنا والا سخت و سیاہ کردیگا اللہ تعالی دل بعضونکی یعنی جنہون نے

فساد نہیں کیا

گناہ نہیں کیے ہیں بسبب شماتت گناہگاروں کی یعنی خوش ہوا کرینگی مصیبتوں کی دل سخت

قبول کرنی خیر و رحمت کی سے بسبب معاصی کے اور بسبب شماتت بعضوں کی [illegible]

پھر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسے کہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کی باب الامر بالمعروف

میں ہے پس یہ چند چیزیں بطور مثال کے بیان کردی ہیں حاصل یہ کہ خاوند کو چاہیے کہ اپنی بیبیوں

کو اچھے کام کرنیکا حکم کریں اور سب گناہوں کی باتوں سے منع کریں یا بیبیوں کو خود اونکی شرارتیں [illegible]

یا غمی میں یا [illegible] والا مستحق اس وعید شدید کے ہونگے اور اور حق بیبیوں کی خاوندوں پر

یہ ہیں کہ جو ان حدیثوں میں آئی ہیں قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا

عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ

الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ یعنی کہا معاویہ قشیری نے کہ عرض کیا میں نے

یا رسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہماری کا اوسپر فرمایا کہ کھلاوے تو اوسکو جسوقت کہ

کھاوے تو اور پہناوے تو اوسکو جسوقت کہ آپ پہنے اور نہ مارے تو منھ پر اور نہ برا کہے تو اور نہ چھوڑ

بیوی تو مگر گھر میں یعنی خفگی میں اوسکو چھوڑکر گھر سے نکل جانا اور اور روایت میں آیا ہے

کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مت مارو اللہ کی لونڈیوں کو یعنی بیویوں کو پس آئی بعد

چند روز کے حضرت عمرؓ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ بیویاں نافرمان ہوگئی

ہیں خاوندوں کی کہ کہنا نہیں مانتیں پس اجازت دی آنحضرتؐ نے اونکے مارنیکی پھر آئیں بہت سی

عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت کی پاس شاکی اپنی خاوندوں کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ آئیں اہلبیت محمد کے پاس بہت سی عورتیں شکوی کرتیں ہوئیں اپنی خاوندوں کا

نہیں ہیں وہ مارنے والے اچھے یہ حدیث بھی مشکوٰۃ میں ہے اور اور روایت میں آیا ہے

کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنَهُمْ

خُلُقًا وَّ اَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ یعنی کامل ترین مسلمانوں کا ایمان ہین وہ جو کہ بہت اچھا خلق کرتا ہو

اور بہت مہربانی کرتا ہو اپنی اہل پر انتہی پس خاوندونکو چاہیی کہ فقط اپنی ہی حق کی حدیثین دیکھکر

مغرور نہ ہو جاوین بلکہ بیبیونکی حق کی بھی حدیثونمین تامل کرکر اونکی حق ادا کرین اور اونپر سختی بلاوجہ

شرعی نکرین اگر یہ ظلم کرینگے اونپر تو یہ بھی پکڑے جاوینگے اللہ تعالی نے اونکو حاکم کیا ہی اور اون بیچاریونکو

محکوم اور تابعدار انکو عدل کرنا اونکی مقدمہ مین ضرور ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ

وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ

وَالْمَرْأَةُ رَاعِیَةٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ

سَیِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ یعنی خبردار

ہو سب تمہاری نگہبان رعیت کی ہین اور تم سب پوچھی جاوگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو

لوگونپر نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاویگا احوال رعیت اپنی سی اور مرد نگہبان ہی اوپر گھر والون اپنی

کے اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق رعیت اپنی سے اور عورت نگہبان ہی اوپر گھر خاوند اپنی کے اور فرزندون

اوسکے کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سے اور غلام مرد کا نگہبان ہی اوپر مال مالک اپنی کے اور وہ

سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سوال کیے جاوگی رعیت اپنی سے

ف راعی کہتے ہین نگہبان اور امانت دار کو جو اوس چیز کے کہ اوسکی تصرف مین ہی پس لازم ہے

اوسکو ادا کرنا اوسکی حق کا اور یہ موجود ہے سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت ہی

سبکے لیے بیچ رعایت حقوق کی اور تنبیہ ہی اسپر کہ سب پوچھے جاوینگے یہ سید جمال الدین رح نے لکھا ہی

اور حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہی کہ علماء نے لکھا ہی کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضا و حواس

اپنی کے بھی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکی سے کہ کہان استعمال کیا تمنے اونکو اور کسطرح استعمال کیا

اور حدیث میں اسکو ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہے اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اِیَّاکَ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْئَلُ اللّٰہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ
حَقَّہٗ یعنی بچ تو بد دعا سے مظلوم کی پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ مانگتا ہے اللہ تعالی سے حق اپنا اور
تحقیق اللہ تعالی نہیں روکتا ہر حق والے سے حق اسکا انتہی یہی مضمون ہے فارسی شعر میں لکھا ہے
بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید انتہی اور اور روایت
میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا
مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا
وَسَفَکَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ
فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ
فِی النَّارِ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کون مفلس ہے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم میں وہ ہے کہ نہ درہم مسلم
ہو اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت نے کہ مفلس میری امت میں سے وہ ہے کہ آویگا دن قیامت کے
ساتھ نماز اور روزے اور زکوۃ کے اور حال یہ ہوگا کہ گالی دیا کرتا تھا اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا تھا
اور کسی کا مال کھا گیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا پس کچھ نیکیاں اسکی کسی کو
ملجاوینگی اور کچھ کسیکو پس اگر چکیں گی نیکیاں اسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاویگا ساتھ سزا کی گناہ کے
کہ اوسپر ہے لیے جاوینگے گناہ مظلوموں کے اور ڈالے جاوینگے ظالم پر پہر ڈالا جاویگا ظالم آگ دوزخ کی
میں اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَةٌ
دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ اِلَّا الْاِشْرَاکَ بِاللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ
اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَهُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ

مِنْ ... دِیوانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیمَا بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ فَذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ
اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْہُ یعنی صحیفے اعمال کے تین طرح کے ہین ایک صحیفہ تو ایسا ہے
کہ نہین بخشتا اللہ تعالی کہ وہ شریک کرنا ساتھ اوسکے فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ تحقیق اللہ تعالی نہین بخشنے کا
شرک کو اور ایک صحیفہ ایسا ہے کہ نہین معاف کرتا اوسکو اللہ کہ وہ ظلم کرنا بندون کا ہے آپسمین یہانتک
کہ بدلا لیوین ایکا بعض سے اور ایک صحیفہ ایسا ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ اوسکی کہ وہ ظلم کرنا بندونکا ہے
درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد ہے اللہ کی اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر
۲۷ شفقت علیہ ۱۲ کرے اوس سے انتہی اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ
یعنی نہین رحم کرتا اللہ تعالی اوسپر کہ نہین رحم کرتا ہے لوگونپر اور بہت سی حدیثین آئی ہین ظلم کی برائی
مین انمین غور کر کر باز رہے ظلم کرنے سے بیوی پر اور رحم کرے اوسپر اور حق ادا کرے سلوک و احسان کرے
اوسپر اور حاجت روائی کرے اوسکی کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ
مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِہَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ
سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ یعنی جسنے کہ حاجت روائی کسیکی میری امت مین سے
بارادہ اسکے کہ خوش کرے اوسکو بسبب اوس حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجھکو اور جسنے
خوش کیا مجھکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین
اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ
۲۸ محبت میان بیوی الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ یعنی خلق بمنزلہ عیال خدا کی ہے پس محبوب تر مخلوق کا
نزدیک اللہ کے وہ ہے کہ نیکی کرے اوسکی عیال سے انتہی اور حقیقت مین میان بیوی کی محبت للہ
فی اللہ ہے کہ بسبب حکم اوسکے یہ علاقہ ہوا ہے اور محبت للہ کی بہت سی فضیلت آئی ہے کہ ازانجملہ
ایک یہ حدیث ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ

الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلِّیْ یعنی تحقیق اللہ تعالے
فرماویگا دن قیامت کی کہ کہاں ہین آپسمین محبت رکھنیوالے بسبب بزرگی میری کی آج کی دن اپنے
سایۂ عاطفت ورحمت مین داخل کرونگا مین اونکو کہ آج نہین سایہ ہی سواے سایۂ رحمت میری کے
پس حیف ہی کہ جس محبت کا ایسا نتیجہ ہو اوسکو آدمی ترک کرے اور بدمزاجی اور بدزبانی سی پیش آوے
ہاں اگر کسی بدخلق پیش آوی اور انکی بدمزاجی پر صبر کری کہ بڑی فضیلت اسکی آئی ہے اور بدمزاجی
اور بدزبانی وعداوت کی برائی بیان فرمائی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اِنَّ
اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ
الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ یعنی تحقیق بہت بھاری چیز کہ رکھی جاویگی میزان مومن مین دن قیامت
کے خلق نیک ہوگا اور تحقیق اللہ تعالی بغض رکھتا ہی فحش گو بدخلق سے اور اور روایت مین
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ
قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ یعنی تحقیق مومن البتہ پاتا ہی بسبب حسن خلق اپنے کے درجہ رات
کی عبادت کرنیوالے اور دن کے روزہ دار کا سا اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ یَّحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْهِ عَلٰی كُلِّ
هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ یعنی کیا نہ خبر دون مین تمکو اوسکی کہ حرام ہو آگ دوزخ پر اور اوسکی کہ
حرام ہووے آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر باوقار بردبار قریب نرم خو کے یعنی لوگون میں ملا رہتا ہی
اور نرمی کرتا ہی معاملات مین پس باوجود ملے رہنے کے صبر کرنا لوگونکی ایذا پر اور نرمی کرنی بڑا کام
ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ
اِلَیَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا یعنی تحقیق بڑا محبوب تم مین کا طرف میری اچھا تم مین کا ہی اخلاق مین
اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ

حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ یعنی جسکو نصیب ہوئی نرمی دیا گیا وہ نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کا اور جو کوئی بے نصیب
ہوا نرمی سے محروم رہا نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کی سے یہ حدیث شرح السنۃ میں ہے اور ایک روایت
میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَیْنِ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ
شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَلْقِيَا یعنی عرض کیے جاتے ہیں سامنے اللہ تعالی کے اعمال
لوگوں کے ہر ہفتہ میں دو بار پیر کے دن اور جمعرات کے دن پس بخشش کی جاتی ہے واسطے ہر بندے
مومن کے مگر نہیں بخشش ہوتی اوس بندے کی کہ درمیان اوسکے اور درمیان مسلمان بھائی اوسکے
کے عداوت ہوتی ہے پس کہا جاتا ہے یعنی فرشتوں سے کہ چھوڑو انکو یہانتک کہ ملیں یہ دونوں اور ایک روایت

م رواہ الترمذی و ابن ماجہ

میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ
عَلٰی اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ یعنی وہ مسلمان
کہ ملا رہتا ہے لوگوں میں اور صبر کرتا ہے اونکی ایذا پر افضل ہے ثواب میں اوس سے کہ نہیں
ملا رہتا ہے اونمیں اور نہیں صبر کرتا اونکی ایذا پر اور اور روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ

م رواہ الترمذی و ابو داؤد

علیہ وسلم نے مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَّهُوَ يَقْدِرُ عَلٰی اَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰی رُءُوْسِ
الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰی يُخَيِّرَهٗ فِیْ اَیِّ الْحُوْرِ شَاءَ یعنی جو شخص کہ روکتا ہے غصہ کو
اس حال میں کہ وہ قادر ہے اوپر جاری کرنے اوس کے کی بلاویگا اوسکو اللہ تعالی روبرو خلائق کے دن قیامت
کے تاکہ مختار کردے اوسکو بیچ پسند کرنے جس حور کو کہ چاہے اور اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ
شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ

فاستوصوا بالنساء یعنی قبول کرو وصیت بیچ حق عورتوں کی بھلائی کی اسلیے کہ تحقیق عورتیں
پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑھی ہے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے پس
اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور اگر چھوڑے تو پسلی کو اپنے حال پر
ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتوں کے **ف** یعنی حضرت حوا کہ اصل
اور اول سب عورتوں کی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئی ہین کہ وہ بہت ٹیڑھی
ہوتی ہے پس انکی اصل مین ٹیڑھا پن ہے کوئی اوسکو تغیر نہین کرسکتا اور ٹیڑھی پسلی کا حال
یہ ہے اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اوسکو چھوڑے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی
رہیگی اسی طرح حال عورتوں کا ہے کہ انکی اصل خلقت مین کجی اعمال و اخلاق مین ہے اگر چاہین
مرد کہ راست و درست کرین انکو تو توڑ ڈالینگے کہ مراد اس سے طلاق ہے جیسا کہ حدیث زیادہ
مین کہ مشکوٰۃ مین ہے مذکور ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اوٹھانا ساتھ عورتوں کے مگر ساتھ
چھوڑنے انکے ٹیڑھا پن پر جبتک کہ اوس ٹیڑھا پن مین گناہ نہ لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے
تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ انسے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو انکی ٹیڑھی پن
پر اور یہ توقع اوٹھا دو کہ سب باتون مین تمہاری مرضی موافق کام کرینگی یہ شرح اس حدیث
کی حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری نے لکھی ہے اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یدخل الجنۃ الجواظ ولا الجعظری یعنی نہین
داخل ہونگے بہشت مین سخت کو بدخلق اور نہ متکبر اور بہت سی حدیثیں آئی ہین بیچ فضیلت
خلق نیک و صبر کے اور بیچ برائی بدخلقی اور بدزبانی اور نہ صبر کرنے کو جسکو اللہ تعالی توفیق نیک
دیگا اوسکو یہی بس ہے بیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہے کفایت ۔ نادان کو کافی نہین
دفتر نہ رسالہ ۔ اور بعضے لوگ بے گناہ و بے تقصیر خفا ہوا کرتے ہین بیبیون سے روٹھتے ہین

اور غصہ چڑہکر نکل جاتے ہیں کہ برسوں صورت اونکی نہیں دیکھتے یہ بھی بہت بری بات ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ یعنی نہیں درست مسلمان کو یہ کہ ترک ملاقات و کلام کرے اپنے بہائی مسلمان سے اوپر تین دن ہی کے پس جسنے ترک کیا اوپر تین دن کے اور مرگیا داخل ہوگا آگ دوزخ میں اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ھَاجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ یعنی جو کوئی ترک ملاقات کرے اپنے بہائی مسلمان سے ایک برس تک پس وہ مانند قتل کرنے اوسکی کے ہے یعنی مستوجب عذاب میں اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں خفگی اور جدائی کی برائی میں پہر افسوس آتا ہے اس شخص پر کہ ایسی وبال کا اپنے کو مستحق کرے اور ثواب صبر اور حسن خلق سے کہ اوپر مذکور ہوئے محروم رہے اور اور حق بیوی کا یہ ہے کہ جسکی ایک زیادہ دو سے بیبیاں ہوں تو اوسکو عدل کرنا چاہیے اونمیں کہ نوبت بنوبت ہر ایک کے ہان رہے یہ جو یہان معمول ہے کہ جس سے دل کو لگاو ہوتا ہے اوسکے پاس رہتے ہیں اور دوسری پڑی رہتی ہیں بات بھی اونکی نہیں پوچھتے یہ بہت گناہ کی بات ہے اس کام کی بری سزا پاوینگے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَھُمَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَشِقُّہٗ سَاقِطٌ یعنی جسوقت کہ ہوں ایک شخص کے پاس دو بیویاں اور نہ عدل کیا اوسنے درمیان اونکے آویگا دن قیامت کے اس حال میں کہ آدہا بدن اوسکا گرا اور جہکا ہوگا **ف** یہ سزا دو ہی عورتوں کی بے انصافی کرنے پر نہیں موقوف ہے اگر تین ہونگی یا چار اور اونمیں انصاف نکریگا تو بھی یہی سزا ہوگی اور اوسکو ایسے واجب ہے برابری کرنی نوبت میں باعتبار رات کے رہنے کے نہ صحبت کرنیکے کہا ہے ملا علی قاری نے اور ہدایہ اور ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق رح کی میں لکہا ہے کہ بیویوں کے پاس باری باری سے رہنا رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیبیوں کی یا زیادہ کے لیے اور ایک کی نوبت دوسری کو

ع
رواہ احمد وابو داؤد

ع
رواہ ابو داؤد

ف اس بیان میں کہ بی بی کا حق بھی اونکے شوہروں پر ہے

ع
رواہ الترمذی و ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی

گھر مین رات کو رہنا جائز نہین اور نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہی مگر باذن و ارادہ اونکے کے جائز ہی اور نہین حق ہی عورت کو بیچ نوبت کے حالت سفر مین خاوند جس بیوی کو چاہے ساتھ لیجاوے اور اولی یہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان بیویون کے پھر جسکا نام قرعہ مین نکلے اوسکو ساتھ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کے حق مین رات ہی اور دن تابع ہی لیلی کا اور اگر ایک شخص رات کو کسی کام مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیداری وغیرہ کی تو اوسکے حق مین دن اصل ہی انتہی اور تاتارخانیہ مین لکھا ہی کہ واجب ہی برابری کرنی رات کے رہنے مین بیوی کے پاس نہ کھلانے اور پہنانے مین اور صحبت مین جماع کرنے مین اور محبت مین بلکہ [illegible] اور ساقط ہوجاتا ہی حق عورتونکا ساتھ ایکبار جماع کرنے کے اور واجب ہی جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدت ایلا کی یعنی چار مہینے مگر ساتھ رضا عورت کی اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہین جائز ہی صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی کی اور رہوے ہر ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایک دن اور اگر چاہے تین رات اور تین دن اور نہ رہے ایک کے پاس زیادہ مگر باذن دوسری کے لیکن لازم برابری کرنی رات ہی مین ہی یہانتک کہ اگر آوے ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے اور دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کی اوسنے قسم یعنی نوبت اور نہ جماع کرے بیوی سے غیر نوبت اوسکی مین اور اسی طرح نہ جاوے بیوی کے پاس رات کو غیر نوبت اوسکی مین مگر واسطے عیادت اوسکی کے جاوے اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضایقہ ہے کہ رہے اوسکے پاس یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مر جاوے اور یہ اوس صورت مین ہی کہ نہو اوسکے پاس کوئی غمخوار اور اگر خاوند اپنے گھر مین بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اوسکی نوبت مین اور باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی اور مسلمہ اور کتابیہ تقسیم مین برابر ہین امام اعظم رح کے نزدیک انتہی اور اگر بخشے ایک بیوی نوبت اپنی سوکن کو تو جائز ہے بشرطیکہ نہو یہ ساتھ دینے رشوت کے خاوند کی طرف سے اور جائز ہے واسطے عورت بخشنے والی نوبت کی یہ کہ رجوع کرے جب چاہے کہا یہ ملا علی قاری رح اور حضرت شیخ نے رح فصل واجبات

نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا بیوی کیلیے خاوند پر اگرچہ چھوٹا ہو خاوند اور بیوی خواہ مسلمان ہو یا
کافرہ ہو بڑی ہو یا چھوٹی ہو لیکن ہو لائق جماع کے جبکہ سپرد کر دی خاوند کو نفس اپنا اوسکی گھر مین یا نہ جبکہ
کرے بسبب حق اپنی کے یا بسبب عدم طلب مہر کی اور واجب ہوتا ہی نفقہ وغیرہ بقدر حال خاوند اور
بیوی کی یعنی اگر دونون تونگر ہین تو نفقہ تونگرون کا سا واجب ہوگا اور اگر دونون درویش ہین تو درویشونکا
سا ہوگا اور اگر عورت درویش ہی اور خاوند تونگر یا بالعکس اسکی ہو تو بین بین اسکے ہوگا یعنی تونگر
سی کم اور درویش سے زیادہ اور نفقہ ہر مہینے مین دیا جاوے اور لباس ہر چھے مہینے مین اور مستحب یہ ہے
کہ جو آپ کھاوے پہنے سو بیوی کو بھی کھلاوے پہناوے اور بیوی کے ایک خادم کا بھی نفقہ واجب ہی اگر
خاوند تونگر ہو اور نہین ہی نفقہ واسطے بیوی ناشزہ یعنی نافرمان کی کہ نکل جاوی خاوند کے گھر سے
ناحق اور بے اذن شرعی کے اور جو عورت کہ منع کرے خاوند کو اپنے پاس آنے سے اور خاوند اوسکے
گھر مین ساتھ اوسکے رہتا ہی تو وہ ناشزہ ہی لیکن اگر اسلیے منع کرے کہ اوسکو خاوند اپنے گھر لیجاوے یا گھر اوسکے
لیے کرایہ لی تو اس صورت مین ناشزہ نہین ہی اور نہین ہوتی عورت ناشزہ بسبب نکلنے کے بے اذن خاوند کے
واسطے حاجت ضروری کی مانند سیکھنے مسائل ضروریہ کی اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اوسکو
سکھاوے اور مانند ملاقات یا عیادت یا تعزیت ماں باپ کی اور لینے دینے حق کے وغیر ذالک اور بیوی
چھوٹی کہ وطی اوسکی ممکن نہو اور یا وہ عورت کہ قرض کی لیے محبوس ہو یا وہ عورت کہ اوسکو کوئی
غصب کر کر لیگیا یا بغیر خاوند کے حج کو جاوے یا بیمار ہو اور اوسکو سپرد خاوند کی نہین کیا ہی نفقہ ان
سبھونکا واجب نہین ہوتا اور جو عورت کہ خاوند کی ساتھ حج کو جاوی اوسکے لیے نفقہ ہی حضر یعنی وطن
کا سا نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا **مسئلہ** خاوند پر واجب ہی کہ بیوی کو رکھے ایسے مکان مین کہ
خالی ہو دونو کی اہل سے **مسئلہ** منع کرے بیوی کے ماں باپکو اوسکے پاس آنیسے ملاقات کے
لیے ہر ہفتہ مین ایکبار اور اسی طرح اوسکی بیوی اپنی ماں باپ کی ہان جاوے تو منع نکرے اوسکو

جاوے ہر ہفتہ میں ایکبار اور اگر بیوی سوای ماں باپ کی اور محرم قرابتیوں کی ہان جایا چاہے
یا اونکو بلا دے اپنے ہان تو منع نکرے آمد و رفت اونکی سال بھر میں ایکبار اور بعضون نے
کہا کہ ہر مہینے میں مسئلہ واجب ہی نفقہ اور سکنی یعنی مکان واسطے اوس عورت کے
کہ عدت میں ہو طلاق کی اور اسکو یہ کہ جاری ہوئی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق اور بلوغ
کی نہ واسطے اوس عورت کی کہ عدت میں ہو موت کی یا جاری ہوئی ہو بسبب گناہ کی مانند حرمت
ہو جانے کے اور بوسہ لینے خاوند کے بیٹے کے اور مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس نامحرم کو دخل
نہ دے اور ابتدا سے امر سے غافل نرہے اور عورت کو اپنی سیاست میں رکھے اوسکو مخفی بالکلیہ
نکر دے اور گہر سے باہر نکلنے دے یعنی جیسے بازار میں عوام کی بیویاں بے تستر و بے تکلف پہرتی ہیں والا
اوسکی ساتھ معصیت میں شریک ہوگا اور واجب ہے جب دلہن کو گہر لاوے تو طعام ولیمہ بقدر مقدور
اپنے کے کہلاوے اور نکاح علی الاعلان کرے اگرچہ اعلان ساتھ دف کی ہو اور عورت کی کج خلقی پر
صبر کرے اور اوسکی بیوقوفیوں سے درگذر کرے اور اوسکی ساتھ مہر و شفقت سی گذران کرے
اور بالکل اوسکو تابع بیوی کا نہو جاوے کہ وہ بسبب جبلت اپنی کے فساد اوٹھاویگی اور اوپر امور
شنیعہ اور منکرات کی عورت کو منع اور تادیب کرے اسطرح کہ اول ساتھ نرمی اور وعظ کے
پیش آوے اور اگر باز نہ آوے تو ڈراوے اور تنبیہ کرے اور بسبب ترک نماز اور بعضے اور امور کے مارنا
بھی جائز ہے لیکن منھ پہ نمارے اور نہ اعضا اوسکی توڑے اگر اس سے قصہ فیصل نہووے تو ایک حکم
اپنی طرف سے اور ایک حکم بیوی کیطرف سے مقرر کرے تو صلح اور موافقت کروادیں اور اگر موافقت
نہو تو تفریق کریں اور خاوند کو چاہیے کہ عورت کو کوٹھے اور دریچے سے جہانکنے ندے اور نفقہ اور بیوی
اور عیال کے حتی المقدور اپنے تنگ نکرے اور افضل یہ ہے کہ جو کچھ آپ کہاوے اوسکو بھی کہلاوے
بلکہ ایک دسترخوان پر کہاوے اور بیوی کے ساتھ سونا بھی سنت ہے بلا عذر جدا نسووے بعضے جاہل

[illegible]

رسم ہے کہ بیویاں گہرمین سوتی ہین اور مرد باہر جا کرتے ہین ساتھہ سونے سے یہ بھی رسوم کفار سے ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویون کے ساتھہ سویا کرتے تھے اسکو عار جاننا بہت ہی برا ہے اور
بیبیوں اور عیال کو احکام شرعیہ نماز اور روزہ اور حیض ونفاس کے اور آداب صحبت کے اور مانند انکی کے
سکہاوے اور وقت جماع کے اول ساتھہ ملاعبت کی شروع کرے کہ اسمین خوب انسیت اور
لذت حاصل ہوتی ہے اور بسم اللہ کہکر دخول کرے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر کوئی تم مین سے
ارادہ صحبت کا کرے اپنی بیوی سے تو کہے اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ
مَا رَزَقْتَنَا پس اگر مقدر ہوگا درمیان اون دونون کی فرزند اس صحبت مین تو نہین ضرر کریگا
یعنی نہین گمراہ کریگا اوسکو شیطان کبہی اسمین اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر ہونے لڑکے کے بسبب
برکت ذکر اللہ کے اور رو بقبلہ جماع نکرے اور حیض ونفاس مین بہی جماع نکرے اور جب ایکبار
جماع کرکر دوسری بار ارادہ جماع کا کرے تو چاہیے کہ پیشاب کرکر ذکر دہوکر اور فرج عورت کی دہلوا کر جماع
کرے اور خانیہ مین آیا ہے کہ مضایقہ نہین ہے اسکا کہ مرد اپنی بیویونکی ستر کو ہاتھہ لگاوے یا بیوی ہی
مرد کے ستر کو ہاتھہ لگاوے تا شہوت حرکت مین آوے اور کفایہ شعبی مین لکہا ہے کہ جس عورت کی
دونون راہین ایک ہوجاوین جماع اوس سے نکرنا چاہیے مگر کہ خاوند یقیناً جانے کہ جماع قبل مین
واقع ہوگا اور پیدا ہونے بیٹے کے سے خوش اور پیدا ہونے بیٹی کی سے ناخوش نہو بلکہ بیٹی کو طعام
اور میوے وغیرہ کے دینے مین مقدم رکہے کہ بیٹیوان کی خبرگیری اور خاطرداری کی بڑی فضیلت
آئی ہے اور بیوی کے طلاق دینے مین جلدی نکرے کہ طلاق خدای تعالی کے نزدیک ابغض
مباحات سے ہے مگر آنکہ لاچار ہووے اور بستان ابو اللیث مین آیا ہے کہ جس عورت نے دو خاوند
کیے ہوے تو قیامت مین اخیر خاوند کے پاس ہوگی اور بعضے علماء کے نزدیک جسکو اختیار کریگی اوس
پاس رہیگی اور حق خاوند کا بیوی پر یہ ہے کہ ہمیشہ اوسکی اطاعت مین رہے اور جسوقت کہ چاہے کہ

وطی سے مانع نہ آوے مگر کہ عذر شرعی ہو اور خاوند کے گھر سے بغیر رضا اوسکی کے کسیکو کچھ نہ دے
اور عمل نفل بغیر اوسکی اذن کی نکرے کہ مقبول نہین اور بلا اذن اوسکی باہر نکلے پردہ مین رہے اور زیادہ
قدر حاجت سے خاوند سے طلب نکرے اور بیوی کے وارثون پر لازم ہے کہ پہلے نکاح کرنیکے اوسکو آداب
گذران کرنیکے ساتھ خاوند کے سکہاوین اور کہوین کہ تو مرد بیگانہ کی پاس جاتی ہے اطاعت
اوسکی اپنے پر لازم کرنا اور جسطرح وہ کہے رہنا اور جو کام و کلام کہ اوسکو ناخوش آوے اوس سے دور رہنا
یہ مسائل منیة الطالب اور فتاوی عالمگیری اور ملتقی الابحر سے لکھے گئے ہین **خاتمہ**
جاننا چاہیے کہ کسی بزرگ نے اللہ رحمت کرے اونپر اور بخشے اونکو ایک خطبہ مین حدیثین بیان
بیویونکی نصیحت کی جمع کی ہین شاید کہ منظور اونکو یہ ہوگا کہ وقت نکاح کے یہ حدیثین اونکو آگے پڑہکر
سمجھاوین چونکہ اس عاجز نے دیکھا کہ حدیثین اوسکی از بس مفید ہین خاتمة الکتاب مین
اوسکو لکھنا مناسب جانا وہ خطبہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه
سب تعریف واسطے اللہ کے ہے حمد کرتے ہین ہم اوسکی اور مدد مانگتے ہین ہم اوس سے اور بخشش مانگتے ہین ہم اوس سے اور ایمان رکھتے ہین ہم ساتھ اوسکے اور توکل کرتے ہین ہم اوپر
ونعوذ به من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له
اوسکے اور پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اوسکے اپنے نفسونکی بدیون سے اور برائیون عملون اپنے کی سے جسکو ہدایت کرے اللہ پس کوئی نہین گمراہ کرنیوالا اوسکا
ومن يضلله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین ہدایت کرنیوالا اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی نہین ہے معبود لائق بندگی کے سوائے اللہ کے ایک ہے وہ نہین شریک کوئی اوسکا
واشهد ان محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلم
اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق محمد بندہ اوسکے ہین اور رسول اوسکے رحمت کرے اللہ اوپر اونکے اور آل اونکی پر اور یاران اونکی پر اور سلام بھیجے

اما بعد

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ هَدْیَهٗ

بعد اسکے پس تحقیق بہتر طریقہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جسنے پیروی کی طریقہ اونکی کی

وَسُنَّتَهٗ فَقَدْ فَازَ وَاَفْلَحَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِکَلَامِهٖ فَقَدْ نَجَا وَاُنْجِحَ اَنْتِ اُخْتِیْ وَ

اور سنت اونکی کی پس تحقیق کامیاب ہوا وہ اور فلاح کو پہونچا اور جسنے چنگل مارا ساتھ کلام حضرت کے پس تحقیق نجات پائی اور مطلب کو پہونچا اے بی بی تو بہن اور

حَبِیْبَتِیْ اُحِبُّ لَکِ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ اُعْبُدِیْ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکِیْ بِهٖ شَیْئًا لَا جَلِیًّا

پیاری میری ہے دوست رکھتا ہوں میں تیری لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہوں اپنے لیے عبادت کر اللہ کی اور نہ شریک کر اوسکا کسی چیز کو نہ ظاہر میں

وَلَا خَفِیًّا اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ

اور نہ باطن میں تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا تحقیق اللہ تعالی نہیں بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے سوائے

ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِیْدًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

شرک کی جسکے لیے چاہے اور جسنے شرک کیا ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ ہونا بڑا فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ بَرِیَٔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آیا کاہن پاس پھر سچ جانا جو کہا اوسنے پس تحقیق الگ ہوا

مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی

اوس چیز سے کہ نازل ہوئی اوپر محمد صلعم کے یعنی قرآن اور شریعت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی آیا

عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

چوری کی خبر دینے والے کے پاس پس پوچھا اوس سے کسی چیز سے قبول نہوگی نماز اوسکی چالیس دن رات کی اور فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلطِّیَرَةُ شِرْکٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے شگون بد لینا شرک ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

وسلم نے کہ نہیں مرض لگتا کسی کا کسیکو اور تاثیر اختیار نہیں ستارہ کو کسی چیز میں اور نہ نحوست ماہ صفر کی ہے اور نہ غول بیابانی ہے اور فرمایا رسول خدا

صلى الله عليه وسلم من علق شيئا وكل إليه وقال رسول الله صلى الله

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکایا کسی چیز کو تو سونپا جاتا ہے طرف اوس چیز کی

عليه وسلم يدخل الجنة من أمتي سبعون ألفا بغير حساب هم الذين

علیہ وسلم نے داخل ہونگے جنت میں میری امت سے ستر ہزار آدمی بیحساب کے اور وہ وہ ہیں

لا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون فاستيقن أن الله هو

کہ نہیں منتر پڑھواتے ہیں اور نہ شگون بد لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسا رکھتے ہیں پس یقین کر کہ تحقیق اللہ ہی

هو الملك الحق الرزاق السميع البصير لا يعلم الغيب إلا هو ولم يكن له شريك

بادشاہ روزی دینے والا سننے والا دیکھنے والا ہے کوئی نہیں جانتا غیب کو سوا اوسکے اور کوئی نہیں ہے شریک اوسکا

في الملك وهو النافع والضار ويعز من يشاء ويذل من يشاء وإن يمسسك

بادشاہت میں اور وہ نفع دینے والا اور ضرر پہونچانے والا ہے اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے جسکو چاہے اور اگر پہونچاوے تجکو

الله بضر فلا كاشف له إلا هو وإن يردك بخير فلا راد لفضله وأن تمشي

اللہ ضرر پس کوئی نہیں رفع کرنیوالا اوسکا مگر وہی اور اگر چاہے تیرے ساتھ بھلائی پس کوئی نہیں رد کرنے والا اوسکے فضل کو اور یہ کہ چلے تو

في سبيل الله وتتوكل عليه إن الله يحب المتوكلين ومن يتوكل على الله

راہ خدا میں اور بھروسا کرے اوس پر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے بھروسا کرنیوالوں کو اور جو بھروسا کرے اللہ پر

فهو حسبه وقولي إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين وأدي

پس وہ کافی ہے اسکو اور کہہ تو کہ نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہے اور ادا کر

الصلوة المكتوبة فإنك تسئلين عنها يوم القيمة أولا وقال رسول الله

نماز فرض اسلیے کہ تحقیق تو سوال کی جاویگی اوس سے دن قیامت کے پہلے سب اور فرمایا رسول خدا

صلى الله عليه وسلم من توضأ فأحسن الوضوء خرجت خطاياه

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچھا کیا وضو نکل گئے سب گناہ اوسکے

مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
بدن اسکے سے یہانتک کہ نکل جاتی ہیں نیچے ناخونوں اوسکی کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا
وسلم نے نہیں کوئی مسلمان جبکہ حاضر ہو وقت نماز فرض کا پس اچھا کرے وہ وضو اوسکا اور خشوع اوسکا

وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اور رکوع اوسکا مگر کہ ہوتی ہے وہ نماز کفارہ اوس گناہ کا کہ پہلے اوسکے ہیں جبتک کہ نہ کرے گناہ کبیرہ اور فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی جنت کی نماز ہے اور فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَصَلِّ قَاعِدًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ نماز کھڑے ہوکر پھر اگر نہیں طاقت رکھتا کھڑے ہونیکی اور پڑھ بیٹھکر پھر اگر نہیں طاقت رکھتا

فَعَلٰى جَنْبٍ وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تو کروٹ پر لیٹکر نماز پڑھ اور روزہ رکھو تم رمضان کا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
جو کوئی روزہ رکھے رمضان کا ازراہ یقین کے اور توقع ثواب کے بخشے جاوینگے جو پہلے کیے ہیں گناہ اوسنے اور فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روزہ رکھنا ڈھال ہے اور بو روزہ دار کے منہ کی بہت خوشبودار ہے نزدیک اللہ کے

مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ
خوشبو مشک کی سے۔ اور جب ہو دن روزہ ایک تمہاری کا تو ہرگز فحش نہ بکے اور نہ شور و غل کرے

فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَاَدُّوا الزَّكٰوةَ اِذَا
پھر اگر سخت کہے اوسکو کوئی یا لڑے اوس سے پس چاہیے کہ کہے تحقیق میں ایک شخص روزہ دار ہوں اور ادا کرو تم زکوۃ جب

كُنْتِ ذَاتَ نِصَابٍ ۚ وَلَا تَقْرَبِي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ قَالَ
ہو تو صاحب نصاب اور نہ نزدیک جا تو بدکاریوں کے جو ظاہر ہیں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہیں فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اللہ نے اوس عورت پر کہ بال جوڑ کر کسی کے سر میں لگاوے اور لگواوے

وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ
اور عورت گودنے والی اور گودوانے والی پر اور لعنت کی ہے اللہ نے ان عورتوں پر کہ بال پیشانی کے اکھیڑتی ہیں اور دانتوں کو کشادہ کرتی ہیں

الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَلَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ
بدلتی ہیں پیدائش خدا کو اور لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ کرنیوالیوں کو

بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ ۚ وَلَا تَكُونِي فَاحِشَةً
ساتھ مردوں کو عورتوں میں سے اور تشبیہ کرنیوالوں کو ساتھ عورتوں کو مردوں میں سے اور نہ ہو تو فحش گو

وَلَا طَعَّانَةً وَلَا بَذَّاءَةً وَلَا لَعَّانَةً ۚ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور نہ طعن کرنیوالی اور نہ زبان دراز اور نہ لعنت کرنیوالی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِيِّ ۚ
نہیں ہے مومن یعنی کامل طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان دراز

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی چیز بہت بھاری ترازو میں مسلمان کی

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ ۚ
دن قیامت کے خلق نیک سے پس تحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے فحش گو زبان دراز کو

وَالْزَمِي الْحَيَاءَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ
اور لازم پکڑ حیا کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حیا اور ایمان

قُرِنَا جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باہم قرین ہیں پس جب اوٹھایا جاوے ایک دونوں میں سے اوٹھایا جاوے گا دوسرا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَالْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ ۞ وَكُفَّ لِسَانَكَ فَإِنَّهُ مِلَاكُ

وسلم نے حیا نہیں لاتی ہے مگر نیکی کو اور حیا خوبی تمام ہے اور روک تو زبان اپنی کو اسلیے کہ تحقیق وہ اصل

الْخَيْرِ كُلِّهِ ۞ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ

سب بھلائیوں کی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کرتا ہے ابن آدم پس تحقیق

الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ

سب اعضا التجا کرتے ہیں سامنے زبان کے پس کہتے ہیں ڈر اللہ سے ہمارے مقدمہ میں اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں پس اگر

اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا ۞ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدھی رہیگی تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے ہونگے ہم اور فرمایا رسول خدا صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا

اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آدمی البتہ کہتا ہے ایک بات نہیں دیکھتا اوسمیں کچھ مضایقہ

يَهْوِي سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ ۞ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ يَرْضَى اللّٰهُ

پڑتا ہے بیچ گہراؤ ستر برس کی راہ کی آگ میں اور راضی رہ ساتھ اوس چیز کے کہ قسمت میں کی ہے اللہ نے تیرے راضی ہوگا اللہ

عَنْكَ وَلَا تَتَمَنَّ مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ غَيْرَكَ عَلَيْكَ وَاصْبِرْ إِنَّ اللّٰهَ

تجھسے اور نہ آرزو کر اوس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ نے ساتھ اوس کے غیر تیرے کو تجھپر اور صبر کر تحقیق اللہ

مَعَ الصَّابِرِينَ ۞ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسْتَعَانُ

ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے اور جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ تو ساتھ اللہ کے تحقیق اللہ وہی ہے مدد چاہا گیا

وَاقْنَعْ وَلَا تُسْرِفْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۞ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور قناعت کر اور نہ بیجا خرچ کر تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے بیجا خرچ کرنیوالوں کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عليه وسلم رب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة ولا تحقرن الدنيا

علیہ وسلم نے بہت عورتیں پہننے والی ہیں دنیا میں ننگی ہونگی آخرت میں فقط اور نہ دوست رکھو دنیا کو

فانه ... قال الله تعالى متاع الحيوة الدنيا قليل وفانى

اسلیے کہ ... اور سوا اسکے نہیں کہ فائدہ زندگانی دنیا کا تھوڑا ہے اور فانی

والآخرة خير لمن اتقى وان الدنيا اهون على الله من ... قال

اور آخرت بہتر ہے ... اور بیشک دنیا بہت ذلیل ہے نزدیک اللہ کے ... فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ کے برابر پر

بعوضة ما سقى كافرا منها شربة ماء وقال رسول الله صلى الله عليه

مچھر کے تو نہ پلاتا کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم ما الدنيا في الآخرة الا مثل ما يجعل احدكم اصبعه في اليم فلينظر

وسلم نے نہیں ہے دنیا مقابلہ میں آخرت کے مگر مانند اوسکے کہ ڈالے ایک تمہارا انگلی اپنی دریا میں پس چاہیے کہ دیکھے

بما يرجع وعن عائشة قالت ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم

وہ کہ کتنا پانی لگا لائی ہے انگلی اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا نہیں پیٹ بھرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

من خبز الشعير يومين متتابعين حتى قبض وعنها قالت كان فراش

روٹی جو کی سے دو دن برابر یہانتک کہ وفات پائی اور عائشہ سے ہے کہا ... [illegible]

رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى ينام عليه ادما حشوه

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ... بچھونا کہ ... ابرہ ... اوسکا

ليف وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا دار من لا دار له

پوست درخت خرما کا تھا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا گھر اوسکا ہے کہ نہیں ہے گھر اوسکا آخرت میں

وقال من لا مال له ولها يجمع من لا عقل له وان تحبين الدنيا فتكون
اور مال اوسکا ہی کہ نہین ہے مال اوسکو آخرت مین اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین ہے عقل اوسکو پس اگر دوست رکہیگی تو دنیا کو اور

مُدبِرةً الى ونكوني ذات كنوز وجاه وحشمة وسعي باقصى مراتبها
پہیرنیوالی ہوگی آخرت سے اور ہو تو صاحب خزانہ اور جاہ اور حشمت کی اور سعی کیجیو تو نہایت مرتبے دنیا کو

لتكوني مثل قارون وفرعون وشداد وان كنت موحدة وعابدة
تو البتہ ہوگی تو مانند قارون اور فرعون اور شداد کے اور جب ہوگی تو ایک جاننے والی خدا کی اور عبادت کرنیوالی

وزاهدة ومطيعة وراضية وقانعة وصابرة وشاكرة وعفيفة
اور پرہیز کرنیوالی دنیا مین اور اطاعت کرنیوالی اور راضی ہونیوالی برضاء مولا اور قناعت کرنیوالی اور صبر کرنیوالی اور شکر کرنیوالی اور پاکدامن

ومتقية لكنت من خدمة سيد العالمين ومقبولات رب العالمين
اور پرہیزگار تو البتہ ہوگی تو لونڈیون سردار عالمون کی سے اور ہوگی مقبولون رب العالمین سے

فاختاري ايهما اولى وافضل هداك الله ثم اعلمي ان لله ولرسوله
پس اختیار کر تو ان دونون مین سے اولی اور افضل کو ہدایت کرے تجکو اللہ پہر جان تو یہ تحقیق اللہ اور اوسکے رسول کا

عليك حق وطاعة وبعدهما لزوجك عليك حق وطاعة فاطيعي
تجہپر حق ہے اور تابعداری کرنی اور بعد دونکے خاوند کا تجہپر حق ہے اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر

الله ورسوله في كل حال واطيعي زوجك من كل وجه في كل حين
اللہ اور رسول اوسکے کی ہرحال مین اور اطاعت کر تو خاوند اپنے کی ہر وجہ سے ہر وقت مین

وان لم يامرك بالاثم والعصيان يؤتك الله اجرا حسنا
اور ہر ساعت مین جبتک کہ نہ حکم کرے تجکو ساتھ بدی اور گناہ کے دیگا تجکو اللہ اجر اچہا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت آمرا احدا ان يسجد
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مین حکم کرتا کسیکو سجدہ کرنیکا

لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

واسطے کسیکے تو البتہ حکم کرتا مین عورتکو سجدہ کریگا واسطے خاوند اپنے کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ

وسلم نے کہ جب رات گذارے عورت اور خاوند اوسکا اوس پر غصہ ہو تو لعنت کرتے ہین اوس عورتکو فرشتے

حَتّٰى تُصْبِحَ ۞ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَاْذَنَ

صبح تک اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہے عورتکو یہ کہ اذن دے غیر کو

فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

اپنے خاوند کے گھر مین مگر ساتھ اذن خاوند کے اور نہین حلال ہے عورتکو نفل روزہ رکھنا اوس حال مین کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر

وَلَا تَكْفُرِي الْعَشِيْرَ ۞ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور نہ ناشکری کر خاوند کی الخ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا گذرے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ

صلی اللہ علیہ وسلم عورتون پر پس فرمایا ای گروہ عورتونکی صدقہ دو تم پس تحقیق

اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ

دکھلایا گیا ہون مین کہ تم اکثر اہل دوزخ سے ہو پس کہا اون عورتون نے اور کس واسطے یا رسول اللہ فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور

تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ ۞ وَاسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ

ناشکری کرتی ہو خاوند کی اور پناہ مانگتی رہو ساتھ اللہ کے شیطان راندے گئے سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن

مُضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ

گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بچھاتا ہے

عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ

تخت اپنا اوپر پانی کے پھر بھیجتا ہے لشکر اپنے کو تو کہ فتنہ مین ڈالین آدمیونکو پس قریب تر اونمین اوسسے طرف اوسکے

مرتبۃ

منزلة اعظمهم فتنة يجيء احدهم فيقول فعلت كذا وكذا فيقول

مرتبہ مین وہ ہی جو بڑا فتنہ انگیز ہو آتا ہی ایک اونمین کا پس کہتا ہی کیا مینے ایسا اور ایسا پس کہتا ہی

ما صنعت شيئا ثم يجيء احدهم فيقول ما تركته حتى فرقت بينه

کچھ نہین کیا تونے پھر آتا ہی ایک اون مین سے پس کہتا ہی نہین چھوڑا مینے اوسکو یہانتک کہ جدائی دلوادی مینے درمیان اوسکے

وبين امرأته فيدنيه منه ويقول نعم انت فيلتزمه وايضا قال

اور درمیان عورت اوسکی کے پس نزدیک کرتا ہی اوسکو اپنے سے اور کہتا ہی کیا اچھا ہی تو پس گلے سے لگاتا ہی اوسکو اور یہ بھی فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يجري من الانسان مجرى

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہی انسان مین جگہ جاری ہونے

الدم فلا تغفلي عن ذكره واستعيني بالله عليه وايضا الك على زوجك

خون کے پس نہ غافل رہ ذکر اوسکے سے اور مدد مانگ ساتھ اللہ کے اوپر اوسکے اور تیرا اوپر خاوند کے بھی

حق وفقه الله بادائه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق على المرء

حق ہے توفیق دی اللہ تعالی اوسکو تیرے حق ادا کرنیکی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہے مرد پر یہ کہ

ان يحسن في طعامها وكسوتها وايضا قال صلى الله عليه وسلم خيركم

اچھی طرح کھلاوی اور پہنا دے بیوی کو اور یہ بھی فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ ہی

خيركم لاهله وانا خيركم لاهلي وايضا قال رسول الله صلى الله

کہ بہتر ہو واسطے اہل اپنی کے اور مین بہتر ہون تم مین واسطے اہل اپنی کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عليه وسلم خياركم خياركم لنسائهم وايضا قال صلى الله عليه وسلم

علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ ہی کہ بہتر ہو واسطے عورتون اپنی کے اور یہ بھی فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان من اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله وايضا قال

تحقیق بہت کامل مومنون مین از روے ایمان کے وہ ہی کہ بہت اچھا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اہل اپنے پر اور یہ بھی فرمایا

صلى الله عليه وسلم إذا أعطى الله أحدكم خيرا فليبدأ بنفسه وأهل

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دے اللہ کسی کو تم میں سے مال پس چاہیے کہ شروع کرے اپنی جان سے اور گھر

بيته وأيضا قال صلى الله عليه وسلم نفقة الرجل على أهله صدقة

اپنے کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کرنا مرد کا اوپر اہل اپنے کے صدقہ ہے

وأيضا قال صلى الله عليه وسلم استوصوا بالنساء خيرا فإنهن

اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نصیحت قبول کرو تم بیچ حق عورتوں کے نیکی کی پس تحقیق وہ

خلقن من ضلع وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه فإن ذهبت تقيمه

پیدا کی گئی ہیں پسلی سے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی میں اوپر کی پسلی ہے پس اگر چاہے تو سیدھا کرے اوسکو

كسرته وإن تركته لم يزل أعوج فاستوصوا بالنساء خيرا واعلم

توڑ دیگا تو اوسکو اور اگر چھوڑ دے تو اوسکو ہمیشہ رہیگی بہت ٹیڑھی پس نصیحت قبول کرو واسطے عورتوں کے نیکی کی اور جان تو

أن لخدامك عليك حق فراعه وأحسن إليهم إن الله لا يضيع أجر

کہ تحقیق واسطے خادموں تیرے کی تجھ پر حق ہے پس رعایت کر تو اوسکی اور بھلائی کر طرف اونکی تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا اجر

المحسنين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إخوانكم جعلهم

نیکوں کا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی تمہارے ہیں کیا اونکو

الله تحت أيديكم فمن جعل الله أخاه تحت يديه فليطعمه مما يأكل

اللہ نے زیردست تمہارا پس جس شخص کہ کیا اللہ نے بھائی اوسکے کو زیردست اوسکا پس چاہیے کہ کھلاوے اوسکو اوس چیز سے

وليلبسه مما يلبس ولا يكلفه من العمل ما يغلبه فإن كلفه

اور پہناوے اوسکو اوس چیز سے کہ پہنتا ہے آپ اور نہ تکلیف دے اوسکو ایسے کام کی کہ عاجز کردے اوسکو پس اگر تکلیف دے اوسکو

ما يغلبه فليعنه عليه وأيضا قال صلى الله عليه وسلم من قذف

اوس کام کی کہ عاجز کرے اوسکو پس چاہیے کہ مدد کرے اوسکی اوسپر اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بہتان لگاوے

[illegible] ثم قال [illegible] ان يكون كما قال وابتغنا

[illegible] جیسا کہ کہا تھا اور یہ بھی

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم خادمه بطعامه ثم جاء به وقد

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تیار کرے واسطے کسی کے خادم اوسکا کھانا پھر لاوے اوسکو حال آنکہ تحقیق

ولي حره ودخانه فليقعده معه فليأكل فإن كان الطعام مشفوها

[illegible] پس چاہیے کہ بٹھاوے اوسکو ساتھ اپنے پھر چاہیے کہ کھاوے پس اگر ہو کھانا کم [illegible]

قليلا فليضع في يده منه أكلة أو أكلتين وكان رسول الله صلى الله

پس چاہیے کہ رکھ دے بیچ ہاتھ اوسکے اوس میں سے ایک لقمہ یا دو لقمے اور تھے رسول خدا صلی اللہ

عليه وسلم يقول في مرضه الصلاة وما ملكت أيمانكم [illegible] علي

علیہ وسلم فرماتے بیچ مرض موت اپنی کے کہ نگاہ رکھو نماز کو اور غلاموں کی حق کو پس جان تو یہ بات

أن عليك حافظين كريمين كاتبين ما تقولين وتفعلين فقولي معروفا

کہ تحقیق اوپر تیرے دو نگہبان ہیں بزرگ لکھنے والے اوسکو کہ کہتی ہے تو اور کرتی ہے تو پس کہہ تو اچھی بات

واعملي كل الخيرات والحسنات إن الحسنات يذهبن السيئات

اور کر سب بھلائیاں اور نیکیاں تحقیق نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو

ذلك ذكرى للذاكرين بارك الله لنا ولكم في القرآن العظيم ونفعنا و

یہ ہی نصیحت واسطے نصیحت قبول کرنیوالوں کو برکت دے اللہ واسطے ہمارے اور واسطے تمہارے بیچ قرآن عظیم کے اور نفع دے ہمکو

إياكم بالآيات والذكر الحكيم إنه تعالى جواد كريم ملك بر رؤوف

اور تمکو ساتھ آیتوں اور ذکر باحکمت کے تحقیق اللہ تعالی ہے بڑا سخی کریم بادشاہ سلوک کرنیوالا بہت مہربان

رحيم اللهم بارك لهما في دينهما ودنياهما وأصلح ذات بينهما إصلاحا

رحم کرنیوالا یا الہی برکت کر واسطے ان دونو کے بیچ دین ان دونو کے اور دنیا ان دونو کی اور سنوار [illegible] ان دونو کا سنوارنا

اللهم اكفهما بحلالك عن حرامك واغنهما بفضلك عمن سواك

الٰہی کفایت کر ان دونوں کو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے اور غنی کر ان دونوں کو ساتھ فضل اپنے کے اپنے سوا کسی سے

وافتح لهما ابواب فضلك ورحمتك ولا تكلهما الى نفسيهما طرفة

اور کھول انکے لیے دروازے فضل اپنے کے اور رحمت اپنی کے اور نہ سونپ انکو طرف نفسوں انکے کے ایک پلک

عين واصلح لهما شأنهما كله وآتهما في الدنيا حسنة وفي الآخرة

اور سنوار انکے لیے سب کام انکے اور دے انکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں

حسنة وقهما عذاب النار برحمتك يا ارحم الراحمين وببركة

بھلائی اور بچا انکو عذاب دوزخ سے ساتھ رحمت اپنی کے اے ارحم الراحمین اور ساتھ برکت

حبيبك رحمة للعالمين صلى الله تعالى عليه وآله واصحابه اجمعين

حبیب اپنے کے کہ رحمت ہیں عالموں کے لیے رحمت بھیجے اللہ تعالی اوپر انکے اور اونکی اولاد اور اونکے اصحاب سب

وآخر المرام الحمد لله ذي الانعام والصلوة والسلام على رسوله سيد

اور آخر مقصد حمد ہے اللہ صاحب انعام کی اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو سردار ہیں

الانام وآله واصحابه الكرام والسلام على من اتبع الهدى

سب لوگوں کے اور اونکی آل اور اصحاب بزرگ پر اور سلام اوس پر کہ پیروی کرے ہدایت کی

خاتمة الكتاب

بحمد اللہ ... کہ یہ رسالہ تمام ہوا یا الٰہی جو اس میں بھول چوک ہوئی ہو مجھ سے اپنے کرم عمیم سے معاف فرمانا اور قبول کرنا اور اس پر عمل نصیب کرنا ہم سب کو وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمة الطبع احسان خدا کا کہ یہ رسالہ نافعہ فلاح ومناصح دارین اعنی تحفۃ الزوجین من تصانیف جناب قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء الوذعی الالمعی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دام فیضہ
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں ماہ ربیع الثانی ... ہجری مطابق ماہ جولائی ... عیسوی میں طبع ہوا